UNIVERSAL LIBRARY
OU_222072
UNIVERSAL LIBRARY

[جملہ حقوق محفوظ ہیں .]

بس کا روکھم

(ہندستان کی مشترکہ زبان کا نمونہ)

فدا علی خاں

الہ آباد

کتابستان

۱۹۳۱ ع

[قیمت ایک روپیہ .]

یا

زہریلا درخت

بنگال کے مشہور ناول نویس بنکم چندر چٹرجی
کا ایک بےمثل ناول

جس کو

فدا علی خان، ایم اے (علیگ)
صدر شعبۂ فارسی و اردو، ڈھاکہ یونیورسٹی

نے

بڑی جانفشانی سے اُس زبان میں، جو سارے ہندستان
کی مشترکہ زبان ہو سکتی ہے، ترجمہ
کر کے نمونے کے طور پر پیش کیا۔

الہ آباد
کتابستان
سنہ ۱۹۳۱ع

[جملہ حقوق محفوظ]

Cover and title printed by
Rashid Khan, at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad,
and the book printed by Muhammad Ibrahim,
at the Moslem Hitaishi Press,
Mahottuly, Dacca.

تمہید

اپنے مونہہ میاں مٹھو بنا جیسا برا ہے ہر ایک جانتا ہے
ہم یہاں اپنے نا چیز ترجمہ کے نہ گیت گانا چاہتے ہین نہ منگل -
فقط اتنا ہی کہنا چاہتے ہین کہ ہم نے اس پر کیون ہاتھہ ڈالا
جبکہ اس ناول کا ترجمہ اس سے پہلے ہی اردو مین ہوچکا ہے
اور وہ ترجمہ اگرچہ آنکہہ سے تو نہین دیکہا مگر کانون سے سنا ہے
کہ بہت اچہا ہے - اور جو چیز آنکہون دیکہی ہی نہین اوس سے
ہم اپنے مال کو نہ اچہا بتا سکتے ہین نہ بتانا چاہتے ہین - بات
اتنی ہے کہ ہم نے یہ کام نہ کسی کی ریس سے کیا ہے نہ کسی
کا مونہہ چڑانے کے لئے نہ اپنی واہ واہ کرانی ہے - بلکہ یہہ دکہانا
ہے کہ اگر ہندو مسلمان اپنی اپنی ہٹ چہوڑ دین نہ ہندو
سنسکرت پراکرت اور بہاکہا کی بہرمار کرین نہ مسلمان عربی
فارسی کی بوچہاڑ' تو اردو بغیر ہلدی پہٹکری لگے سارے
دیس کی زبان بنسکتی ہے - یہ تو سب ہی جی سے چاہتے
ہین کہ سارے ملک کی زبان ایک ہو جاے مگر جو چیز ایسا
کرنے سے روکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہندو چاہتے ہین کہ سارے
بدیسی لفظون کو دودہ مین سے مکہی کیطرح نکال پہینکین
اور اونکی جگہہ ہندی کے اٹ پٹے لفظون کو دین - یہہ نہ
سمجہہ بوجہہ کا کام دکہائی دیتا ہے نہ ملنساری کا - وہ لفظ
جو انپڑہ لوگون کی کیا کہ گاون والون تک کی زبانون پر

چڑھے ھوے ھین اگر ھندی سے نکالدئے جائین تو اوسکی سوبھا
بہی بہت کم ھو جائیگی اور دھن دولت بہی - اسکے سوا یہ
کوششین کبہی پہل لانے والی بہی نہین - جیتے جاگتون کو مارنا
اور مرے ھوؤن کو جلانا جیسی بے تکی بے سمجہی کی بات ھے
کہنے کی ضرورت نہین - اسی طرح وہ مسلمان جو اسپر تلے ھوے
ھین کہ ھندی لفظون کے ھوتے ساتے بہی فارسی عربی کے
پتہر برسائین بڑی بہاری بے سمجہی کرتے ھین - یہ لوگ اردوکو
جتنا عام بول چال سے الگ کرتے اور ھٹاتے جاتے ھین اوتنا ھی
اوسکو ملک کی زبان بننے سے روکتے ھین - ھم نے اس ترجمہ
مین کوشش کی ھے کہ فارسی عربی کے وھی لفظ کام مین لاے
جائین جو انپڑہ اور گنوار لوگ بہی برابر برتتے ھین اور بنگالی
مرھٹی گجراتی ھندی مین بہی برابر بولے اور برتے جاتےھین
ھم دکہانا چاھتے ھین کہ عربی فارسی کے وہ سب لفظ جو عام
بول چال مین نہین آتے اگر اردو سے نکال بہی دئے جائین
تب بہی یہ زبان سہج مین سارے کام دیسکتی ھے اور جو کچہہ
کہنا ھو دل کہولکے کہہ سکتے ھین یعنی تہوڑی سی کاٹ
چہانٹ کتر بیونت سے ھم اردو کو ایک ایسی زبان بنا سکتے ھین
جو ھندوستان کے ھر کہونٹ مین آسانی سے سمجہی اور
بولی جاسکے - اردو اور ھندی دو مونہہ بولی بہنین ھین -
اوکسانے لمسانے والے دونون کو اوبہارے دے دیکر نہ لڑاتے
بہڑاتے تو نہ انمین جوتیون مین دال بٹتی نہ تو تو مین
ھوتی - اب بہی اگر پہوٹ سے ھاتہہ اوٹہا لیا جاے تو ابہی

سب بکھیڑا چکا جاتا ھے - اردو فارسی کا اور ھندی سنسکرت کا اورا نہ لے " کچھہ ھم سمجھے کچھہ تم سمجھے " کچھہ یہ دبے کچھہ وہ لپچے چلئے چھٹی ھوئي - مگر برا ھو لڑانے والون کا کہ بچاریون کو گلے ملنے ھي کو نہین چھوڑتے - نجانے انکي سمجھہ پر کیا پتھر پڑے ھین - اتنا نہین سوجھتا کہ جبتک سارے ملک کی بولی ایک نہو نہ اسکا بول بالا ھو سکے نہ لوگون مین سچا ایکا اور بہائی چارہ *

فدا علیخان

۷۸۶

◎ بس کا روکه ◎

پہلی فصل

نگندر کا دریائی سفر

نگندر دت کشتی مین بیٹھا چلا جاتا تھا - جیٹھ کا مہینہ آندھی مینہ کے دن - اوسکی بیوی سورج مکھی نے اپنے سر کی قسم دیکر کہدیا تھا کہ دیکھو ناؤ جو کسی سے ایسا نا آندھی اوٹھتی دیکھتے هی کنارے لگالینا اور آندھی کے وقت کبھی ناؤ مین نه رهنا - نگندر اقرار کرکے ناؤ مین بیٹھا تھا نہین تو سورج مکھی جانے هی ندیتی اور کلکته بن جانے بھی ضروری تھی کیونکه بہت سے کام تھے *

نگندر ناتھه بڑا روپیه پیسه والا زمیندار تھا - گووندپور مین رها کرتا تھا یه گاؤن جس ضلع مین تھا اوسکا هم نام نه لینگے هری پور کہکر ذکر کرینگے جوان آدمی تھا تیس برس کی عمر تھی - بجرے مین بیٹھا چلا جا رها تھا - پہلے دو دن چین چان سے گزرے - سیدھا تا

دیکھتا چلا گیا - ندی کا پانی سراتے سے بہاجاتا ہے دوڑتا ہے
ہوا میں ناچتا دھوپ میں ھنستا اور بھنور میں چیختا چلاتا
ہے - ان تھک بے تہا اور کھیل کی امنگ میں ڈوبا ھوا ہے -
پانی کے آس پاس کنارے کنارے اورکھیت کھیت گوالے گائین
چرا رھے ھین - کوئی پیڑ کے تلے بیٹھا گیت گا رھا ہے -
کوئی تمباکو پی رھا ہے - کوئی کسی سے گھوسم گھا سا ھاتھا پائی
کررھا ہے - کوئی چبینا چاب رھا ہے کسان ھل چلا رہے
ھین گائے بیلون کو مار پیٹ رھے ھین
آدمیون سے بڑھکر اونہین گالیان سنا رھے ھین - کھیت
جتانے والون کوبھی اون کے حصہ کی دیتے جاتے ھین -
گھاٹ پر کسانون کی بیگمات پھٹے پرانے چیتھڑے چاندی
کے نونگے ناک کے پھول پیتل کی پہنچیان دومہینہ کے میلے کچیلے
کپڑے سیاھی کو شرمانے والے کالے لوکٹ بدن اور چکتے
ھوے بال لئے کہڑی براج رھی ھین کوی حسن کی دیبی
کیچڑ تھوپے سرمل رھی ہے - کوئی بچون کو مار پیٹ کربھگا
رھی ہے - کوئی پڑوسن سے جونہ وھان ہے نہ اوسکا نام ہے
یاد پڑتا ہے تصور مین لڑ رھی ہے - کوئی پٹے پر کپڑے
پھچاپھچ مار رھی ہے کہین بستی کے بھاے مانسون کی
بھو بیٹیان گھاٹ پر اوجالا کررھی ھین - بوڑھیان لیکچر دے
رھی ھین - آدھیڑین شیوجی کی پوجا کر رھی ھین -
جوانین گھونگٹ نکالے ڈبکیان لگارھی ھین - لڑکے لڑکیان

اودھم مچا رہے ھین - کیچڑ مل رہے ھین - پوجا کے پھول
سمیت سمیت کو اکہٹے کر رہے ھین - تیر رہے ھین - اور
پانی اوچھال اوچھالکے سب پر چھپا کے مار رہے ھین
کبھی کبھی کسی سگھڑ کے سامنے سے جو آنکھین میچے دھیان
مین مگن ھے شیوجی کی کیچڑ کی بنائی ھوئی مورت
اوڑا لے جاتے ھین - برھمن جو صورت سے خاصے بھلے مانس
معلوم ھوتے ھین جی ھی جی مین منتر پڑھ رہے ھین پوجا
کر رہے ھین اور گلے گلے پانی مین کھڑے کنکھیونسے بار بار
کسی جوبن والی کو گھور گھور لیتے ھین - آسمان مین سفید
بادل دھوپ سے گرماے .بوکھلاے دوڑے چلے جاتے ھین
اونکے نیچے پرند کالے کالے دھبے سے دکھائی دیتے اوڑ رہے ھین
چیل جو ناریل کے پیڑ پر بیٹھی ھے بادشاھی وزیر کیطرح
چارون طرف نظر دوڑا رھی ھے کہ کسکی کس چیز پر جھپٹا
مارون - نیچ ذات بگلا کیچڑ تلے اوپر کر رھا ھے - منچلی
پنڈبی ڈبکیان مار رھی ھے - اور دوسری ذاتونکے ھلکے
پھلکے پرند ادھر سے اودھر بھراتے مار رہے ھین - پینٹ کو جانیوالی
ناؤ اپنے کام کو جا رھی ھے اسلئے شپاشپ کرتی چلی جاتی ھے
گھاٹ سے پار اوتارنے والی پراے کام کو جارھی ھے اسلئے
ھاتھی کیطرح جھومتی جھامتی جاتی ھے
بوجھ ڈھونے والی صرف کھیپ والے کے کام کو جارھی ھے
اسلئے چلتی ھی نہین *

نگندر پہلے تو دو ایک دن تک سیر تماشا دیکھتا چلا گیا - اُسکے بعد ایک دن آسمان مین بادل اوتہے - بادلون نے آسمان کو ڈھانک لیا - ندی کا پانی کالا پڑگیا - درختون کی چوتیان بہوری ہوگئین - بگلے بادل کی گودمین اوڑنے لگے - ندی پر سناٹا چھاگیا - نگندر نے حکم دیا " ناؤ کنارے لگاے رکہنا " - رحمت ملا اوسوقت نماز پڑہ رہا تہا - بات کا جواب ندیسکا - رحمت نے اور تو کبہی ملاح گری کی نتھی - اوسکے نانا کی خالہ ملاح کی بیٹی تہی - اسی گھمنڈ پر ملاح گری کا دم بھرنے لگا تہا - اور قسمت سے کام بہی چل نکلا تہا - رحمت چیخ پکار مین کسی سے پیچھے نہ تہا - سلام پہیرتے ہی بابو کیطرف مڑکے بولا " ھجور کچھ ڈر کی بات نہین آپ نچنت رھین " رحمت ملا کے اتنے جیوٹ پنے کا سبب یہ تہا کہ کنارہ پاس تہا - ناؤ کو کنارے لگاتے کچھ دیر نہ لگی - ملاحون نے اوترکر اوسے رسیون سے باندہ دیا *

رحمت ملا اور دیوتا سے معلوم ھوتا ھے کچھ لاگ ڈانٹ تہی - آندھی زور سے اوٹھکر آندھو دھاندو بڑہ آئی کچھ دیرتک درختون کے گدّون کے ساتھہ ریل پیل دھینگا مشتی کے بعد اپنے مان جائے بھائی مینہ کو پکارکے بلا لائی پہرتو دونون بھائی بہن نے ملکر خوب ھی اودھم مچایا - بہیا مینہ بہینا آندھی کے کاندھون پر چڑھکر اوڑنے لگا - دونون

درختون کے سر اکہسوتنے ڈالیان توڑنے - بیلین تتربتر کرنے پہول اوڑاتے ندی کا پانی اوچہالنے اور طرح طرح کے ھتہہ کہنڈے دکہانے لگے - بہن ملا کی توپی اوڑا لیگئی بہائی نے اوسکی داڑھی مین ندی نالے بہا دئے - کہینے والے بادبان لپیت کے بیتہ گئے - بابو نے سب کہڑکیان ڈالدین - نوکر چاکر ساماان کی دیکہ بہال کرنے لگے *

نگندر عجب جہنجہت مین پہنس گیا - آندھی کے ڈر سے ناؤ سے اوترتا ھے تو ملاح ڈرپوک سمجہینگے - نہ اوترے تو سورج مکہی سے مونہہ کالا ہوتا ھے - بعض لوگ پوچہینگے کہ " اس مین ھرج ھی کیا ھے "؟ یہ تو ھم بہی نہین جانتے مگر نگندر کچہہ ھرج سمجہتا تہا - رحمت ملا اسوقت آپسے آپ بولے " ھجوررت پرانے ھین - کون جانے کیا ھو - آندھی بہت زور پکڑ گئی ھے ناؤ سے اوتر ھی لیتے تو اچہا تہا " اسلئے نگندر کو اوترتے ھی بنی *

بے کسی بچاؤ کے ندی کنارے آندھی مینہہ مین کہڑا رھنا کسی کے بہی بوتے کا روگ نہین - جب شام ھو جانے پر بہی آندھی مینہہ نہ تہما تو بچاؤ کا ڈھونڈنا ضروری جانکر نگندر گاون کیطرف مونہہ کرکے چلا - گاون ندی کنارے سے تہوڑی دور تہا - کیچڑ بہرے راستہ پر پیدل چلنے لگا - مینہہ تہم گیا - آندھی بہی کچہہ یونہین سی رھگئی مگر بادل آسمان پر چہاے ہوت تہے اسلئے رات کو پہر برسنے کا ڈر تہا پہر بہی وہ پیچہے نہ پلٹا چلا ھی گیا *

بادل جو آسمان پرچھاے ہوے تھے تو شام ہوتے ہی
رات کالی بلا بنگئی گاون جھونپڑا ایکہ بتیاندی کچھ بھی
نہ سوجھتا تھا - صرف جگنوؤن سے ڈھکے ہوے بن کے
درخت لال جڑے مصنوعی درختون کیطرح جگمگا رہے تھے -
صرف بجلی اون کالے اور سفید بادلون نے کلیجون مین
جنکی گرج تھم چکی تھی وہ رہکر تڑپ اٹھتی تھی کیونکہ
عورت کی جھنجلاہٹ ایکا ایکی نہین تھمتی - صرف مینڈک
نئے مینہ کی خوشی مین پھولے بیٹھے ٹرا رہے تھے - جھینگر
کی جھنکار کان لگاے سے سنی جاتی تھی کہ راون کی ارتھی
کیطرح رزن رزن کئے چلی جاتی ہے - کوئی کان دیکرنہ
سنے تو سنے مین نہ آتی تھی - جو آوازین کا نون
مین آتی تھین وہ یہ تھین :- درختون کے اوپری
حصون پر جو مینہ کی بوندین باقی رہگئی تھین اون کے
پتون پرگرنے کی ٹپ ٹپ درختون کے نیچے کھڑے ہوے
پانی مین پتون سے ٹپکنے والی بوندون کی پھچ پھچ
رستہ پرٹھہرے ہوے پانی مین گیدڑ کے چلنے کی شپا
شپ درختون پر بیٹھے ہوے پرندون کے پرون سے پانی
جھاڑنے کی پٹ پٹ کبھی کبھی ٹھہری ہوئی ہوا کا
سپاٹا اور اوسکے ساتھ پتون سے بوندون کے ایک ساتھ
جھڑنے کی ٹپ ٹپ ٹپ ٹپ — ہوتے ہوتے نگندر کو دور
سے ایک اوجالا دکھائی دیا - اوسی جل تھل مین رستہ

بنا تا اور درختون کے نیچے سے چیخ اوٹھنے والے گیدڑون کی چلّی پکار سے چمک چمک اوٹھتا اور ڈرتا جھجکتا وہ اوسی اوجالے کی طرف مونہ کرکے چلا - خدا خدا کرکے پاس پہنچا تو دیکھا کہ اوجالا ایک اینٹ کے بنے ہوے پرانے مکان مین سے آرہا ہے - مکان کا دروازہ بند ہے - نوکر کو باہر چھوڑ کے اکیلا اندر گیا تو گھر کی حالت نہایت بہیانک دکھائی دی *

دوسری فصل

گھر بہت معمولی تونہ تھا مگر اب اوس مین سکہ چین کا کہین نام نشان نتھا - کوٹھریان سب ٹوٹی پھوٹی میلی کچیلی تھین اور انسانون کے رہنے سہنے کی کوئی نشانی نہ پائی جاتی تہی - فقط الوؤن - چوہون اور طرح طرح کے کیڑون مکوڑون سے بھری پڑی تہین - صرف ایک کوٹھری مین اجالا ہو رہاتہا اوسی مین نگندر گیا - کوٹہری مین جیتے جی کے کہڑاگ مین سے دو ایک چیزین دکھائی دین مگر سب پر نیستی برس رہی تہی - دو ایک ھانڈیان ایک ٹوٹا پہوٹا چولہا تین چار تانبے پیتل کے برتن بس یہی گھر کی سجاوٹ تہی - دیوارون پر کلونچ کونون مین جالون کی جہالرین ہین - چارون طرف کیڑون

مکڑون مکڑاون چھپکلیون اور جوھون نے ددما چرکری مچا رکھی ھے - ایک پھتے پرانے بچھونے پر ایک بوڑھا لیٹا ھوا ھے - دیکھے سے معلوم ھوتا ھے کہ اوسکا وقت برابر ھوچکا ھے - آنکہ نڈھال ھے سانس چڑہ رھی ھے ھونٹ کانپتے ھین - بچھونے کے پاس ھے کھرکی دیوارسے جھڑ پڑنے والی اینٹون مین سے ایک اینٹ کے ٹکڑے پر ایک مٹی کا دیا رکہا ھے جس مین تیل نبڑ چکا ھے - بچھونے پر زندگی کے چراغ کی بھی یہی حالت ھے - بچھونے کے پاس ایک دیا اور بھی ھے یعنی مدھم چاندنی کے روپ اور کہلاتے ھوئے بے عیب رنگ کی ایک کمسن بچی - تیل نبڑ جانے والے دئے کے دھندلے اوجالے کے سبب سے ھویا سرپرکھڑی جدائی کے ڈرسے گھر مین رھنے والے درنون کے دل نڈھال اور آپے مین نہونے کے سبب سے اوسے گھر مین گھستے کسی نے نہ دیکہا - کنواڑکی آڑ مین کھڑا ھوکر مرتے دم **بوڑھے** کے منہ سے نکلنے والے درد بھرے لفظ کان لگا کے سنے لگا - اس آباد اور لوگون سے کھچاکھچ بھرے ھوے جگ مین ان دونون یعنی بوڑھے اور بچی کا نہ کوئی ڈھارس دینے والا ھے نہ بات پوچھنے والا - ایک زمانہ تہا کہ یہ بھی چین سے تھے - نوکرچاکر اور سکھ چین کے درست سب سامان موجود تھے - مگر چلبلی بے چین لچھمی (دولت کی دیبی) گئی کرپا کے ساتھ ھی سانہ سب

ایک ایک کرکے چل بسے - تھوڑے ھی دنون مین کنگالی
کے تھپیڑے کھانے کھاتے بچون کے مکھڑے پانی نہ ملنے والے
کنول کے پھول کیطرح مرجھاتے ھوے دیکھتے دیکھتے گھرکی
بیوی سب سے پہلے ندی کنارے ریتی کی سیج پر
جا سوئی اور اس چاند کے ساتھ ھی ساتھ سب تارے بھی
چھپ گئے - سارے گھرانے کا نام لیوا ایک بیٹا جو مان کی
آنکھ کا تارا اور باپ کے بڑھاپے کی ٹیک تھا وہ بھی باپ کی
آنکھون کے سامنے خاک کی خوراک ھوگیا - کوئی نرھا
صرف بوڑھا اور سب کا جی لبھانے والی کم عمر بچی اس
ڈھنڈار مین رھنے کو بچگئی جو چارون طرف جنگل اور بن سے
گھرا ھوا تھا - آپ ھی ایک دوسرے کا سہارا رھگئے -
کند نند نی بیاہ کی عمر سے آگے بڑھ چکی تھی مگر وھی
باپ کے بڑھاپے کی ایک لاٹھی اور اوسکا سنسار کے ساتھ
اکیلا ناتا تھی اسلئے بوڑھے کا دل کسیطرح نہ مانتا تھا کہ
اوسے دوسرے کو سونپ دے - " اور کچھ دن جانے
دو - کند کو دوسرے کے ھاتھ مین سونپ کر کہان رھونگا
اور کسے لیکر رھونگا " - بیاہ کے خیال کے ساتھ ھی ساتھ یہ
باتیں بوڑھے کے جی مین آتی تھین - یہ نہ سوجھتی تھی کہ
جب میرا بلاوا آجائیگا تو کند کو کہان رکھکر جاؤنگا - آخر جمدوت
(موت کا قاصد) آج اچانک سرپر آ کھڑا ھوا - اب کون
پوچھے کہ آپ تو سدھارے کند نندنی کل کہان رھیگی *

مرنے والے کے آخری سانس سے بھی اسی نہ مٹنے
والی فکرکی بات نکل رھی تھی - ھمیشہ کے لئے بند ھونے والی
آنکھون سے آنسوون کی جھڑیان لگی تھین - وہ تیرہ برس کی
بچی سر سے پیر تک پتھرکی مورت بنی باپ کے مونہ کیطرف
جسپر موت کی گھٹا چھا رھی تھی ٹکٹکی باندھے دیکھ
رھی تھی - نہ تن من کی سدھ تھی نہ اسکی فکرکہ
کل کہان جاؤنگی دنیا سے جانیوالے کا مونہ تک رھي
تھي - ھوتے ھوتے بوڑھے کی زبان گنگرائی - سانس
سینہ مین اٹکی - آنکھ سے نیل ڈھلا - اوردکھ درد مین
پھنسي ھوئی جان سب جھگڑون بکھیڑون سے چھوٹ گئی *

اوسی اوجاڑ سنسان کوٹھری اور ٹمٹماتے ھوے دئے
کے دھندلے اوجالے مین کندنندنی باپ کا مردہ گودمین لئے
رات کے اندھیرے گھپ مین اکیلی بیٹھی رھگئی - رات اب
اندھیرے کے موٹے گھٹاٹوپ مین مونہ چھپا چکی ھے - باھر
اکا دکا بوند پڑ رھی ھے - درختون کے پتون پرٹپ ٹپ سنائی
دیتی ھے - ھوا رہ رھکر بھائین بھائین کرتی ھے - ٹوٹے پھوٹے
گھر کے کنواڑ بھی سب کھڑکھڑا رھے ھین - کوٹھری مین دئے
کا دم توڑنے والا بے چین بے سکت اوجالا منٹ منٹ مین
مردے کے مونہ پرپڑتا ھے اور پھر اندھیراگھپ ھوجاتا ھے -
دئے کو دیرسے تیل نہ ملا تھا اسلئے اب دو چار بار لوبھڑکا کے
اکبارگی بجھ گیا - نگندرد بے پاون دروازہ سے آگے بڑھا *

تیسری فصل

آدھی رات کا وقت ہے - اوجاڑ کھنڈر میں کند نندنی ہے اور باپ کا مردہ - کند نے پکارا "بابا" - کچھ جواب نہ ملا - سمجھی بابا سوگئے - پھر خیال آیا "شاید دم......" آگے کا لفظ مونہہ سے نہ نکلا - اب نہ پکار ھی سکتی تھی نہ سمجھ ھی کام کرتی تھی - باپ جیتے جی جہاں لیٹا تھا اور جہاں اب اوسکا مردہ پڑا تھا وھین اندھیرے مین پنکھا ھاتھ مین لئے جھلنے لگی - آخر یہی سوچتے سوچتے کہ مرگئے تو میری کیا گت ھوگی سونے کی ٹھہرا دی - دن رات کے جاگنے اور آج کی اوستھا سے بچی کو اونگ آنے لگی - رات دن جاگکر باپ کی خدمت کرتی رھی تھی - نیند سے چور ھوکر کھجور کا پنکھا ھاتھ مین لئے اوسی کھری اور ٹھنڈی بے فرش زمین پر اپنے نیلوفر کی شاخ کو شرمانے والی باہون پر ماتھا رکھکر سوگئی *

سوتے سوتے اوسے ایک خواب دکھائی دیا - دیکھتی ہے کہ نہایت اوجلی چاندنی رات ہے - آسمان نکھرا ھوا نیلا ہے اس روشن نیلے آسمان پر ایک چاند کا گھیرا پیدا ھوتا ہے - اتنا بڑا چاند اوس نے کبھی نہ دیکھا تھا - اوسکی روشنی نہایت جگمگاتی ہے پھر بھی آنکھونکو ٹھنڈک پہنچاتی ہے مگر اس دل کھینچنے والے بڑے چاند کے

گھیرے میں چاند نہیں ہے اوسکی جگہ ایک نورانی دیبی کی صورت نظر آئی - چاند کا گھیرا اوس نورانی صورت کو لئے اونچے آسمان کو چھوڑ کر معلوم ہوتا تھا کہ آھستہ آھستہ نیچے اوترتا چلا آتا ہے - تھوڑی دیر میں ھزاروں ٹھنڈی کرنیں پھیلاتا ھوا اوسکے سرپر آگیا - تب کند نے دیکھا کہ اوسکے اندر براجنے والی تاج اور دوسرے گہنوں سے سجی ھوئی نور کی صورت عورت کی صورت رکھتی ہے - اوسکے مونہ پر رحمدلی اور مہربانی برس رھی ہے - پیار بھری مسکراھٹ ھونٹوں سے پھوٹ رھی ہے - کچھہ ڈر اور کچھہ خوشی کے ساتھ کند نے پہچانا کہ یہ رحم پیاروالی اوسکی ماں کے سے ھاتھ پاؤں آنکھ ناک وغیرہ رکھتی ہے جسے مرے ھوے مدتیں ھوچکی تھیں - نور کی صورت نے پیار برستے چہرہ سے اوسکو زمین سے اوٹھاکر گود میں لے لیا - مدتوں سے ماں کے سایہ سے چھوٹی ھوئی کند نند نی نے " اماں " کہا اور اس لفظ کے زبان پر لاتے ھی ایسا معلوم ھوا کہ سب دل کی مرادیں پا گئی - چاند کے نورانی گھیرے میں براجنے والی نے اوسکا مونھہ چومکر کہا " بیٹی تو نے بہت دکھہ اوٹھاے اور میں جانتی ھوں کہ ابھی اور بہت سے دکھہ جھیلنے پڑینگے - یہ تیرا بچپن اور یہہ پھول سا نازک بدن اس سے یہ دکھہ سہے جائینگے ؟ - اسلئے اب یہاں نرہ دنیا کو چھوڑ کے میرے ساتھہ چل" - کند بولی " کہاں چلوں "

ماں نے ستاروں کیطرف اونگلی سے اشارہ کرکے کہا
" اوس دیس مین " کند اوس مسافر کیطرح جو نا وقت پہنچکر دور سے کہڑا سمندر کو دیکه رہا ہو ستارون کے بےجانے پہچانے عالم کو دیکہکر بولی " مجہسے اتنی دور نہ جایا جائیگا مجہ میں اتنی سکت نہین " یہ سنکر ماں کے ہنستے ہوے مگر بہاری چہرہ پرنا خوشی سے بل پڑ گئے اور نرم مگر بہاری آواز سے بولی " اچہا بیٹی جو تیرا جی چاہے وہی کر مگر میرے ساته چلتی تو اچھا تہا - ایکدن ایسا آئیگا کہ اسی ستارون کے عالم کو دیکہکر تو رہاں جانے کے لئے بے چین ہو گی - مین پہر ایکبار تہجے نظر آونگی - جب تو دلی رنجون کے صدمون سے ملیامیٹ ہو کر مجہے یاد کریگی اور میرے پاس آنے کے لئے روئیگی تو پہر ایکبار دکھائی دونگی اوس وقت میرے ساتہہ چلی انا - اب میری اونگلی کی سیدہ پر آسمان کیطرف غور سے دیکه - دو انسانون کی صورتیں دکہاتی ہون - یہی اس جگ مین تیرے برے بہلے دکه سکه کی جڑ ہونگے - جہانتک ہوسکے ان دونون سے زہریلے سانپ کیطرح بچنا - وہ جس راستہ پر جائین اوس سے کترا کے اور بچکے نکلنا "

یہ کہکے نرز کی مورت نے اونگلی سے آسمان کیطرف اشارہ کیا - کند نے اونگلی کے سیدہ پر دیکھا تو

آسمان کے نیلے صفحہ پر ایک دیوتاؤن کو شرما دینے والے انسان کی تصویر نظر آئی - اوسکا اونچا چوڑا چکلا بھاری بھرکم ماتھا، سیدھی پیار بھری نظر، ھرن کیسی لانبی بانکی گردن، اور دوسرے بھل منسی کے لچھن دیکھکر کسی کو یقین نہ آتا کہ اس سے بھی کوئی کھٹکا ھو سکتا ھی - اسکے بعد یہ تصویر آھستہ آھستہ پانی کے بلبلہ کیطرح آسمان کے صفحہ سے مٹ گئی - ماں نے کہا " اسکے دیوتاون کے سے پیارے روپ پر نہ بھولنا - بھلامانس ھونے پر بھی یہ تیرے لئے جان کا جنجال ھی ھے - اسلئے زھریلا سانپ جانکر اس سے بھاگنا " - اسکے بعد نورکی عورت نے پھر " وہ دیکھ " کہکے آسمان کیطرف اونگلی اوٹھائی اور کند کو آسمان کے نیلے صفحہ پر ایک اور تصویر دکھائی - مگر اب کی بار مرد کی تصویر نہین - اوسکی جگہ ایک کھلتے ھوے سانولے رنگ کی نیلو فری آنکھ والی جوان عورت نظر ائی - اسے دیکھکر بھی وہ ڈری جھجکی نہین - ماں نے کہا " یہ سانولے رنگ والی عورت کے بھیس مین ڈاین ھے - اسے دیکھتے ھی سرپر پاون رکھکر بھاگنا "

یہ باتین ھوھی رھی تھین کہ ایکا ایکی آسمان مین اندھیرا ھوگیا - چاند کا گھیرا آنکھون سے چھپ گیا اور اوسکے اندرکی نورانی عورت بھی چھپ گئی - اتنے مین کند کی آنکھ کھل گئی

چوتھی فصل

یہ وھی ھے

نگندر نے گاؤن مین چکر لگایا - سنا کہ گاؤن کا نام جھجھم پور ھے - اوسکے کہنے اور مونہ دیکھے کی شرم سے گاؤن والون مین سے کوئی کوئی آکر مرنیوالے کے کریاکرم کا بندوبست کرنے لگا - پاس پڑوس والیون مین سے ایک عورت کند کے پاس رھی - کند نے جو دیکھا کہ باپ کی لاش کو پھونکنے کے لئے لیگئے تو ایسی پھوٹ کے روئی کہ روکے نرکتی تھی

سویرے سویرے پڑوسن تو اپنے گھر کے کام کاج کو چلی گئی - اپنی بیٹی چمپا کو کند کے دلاسے کے لئے بھیجدیا - چمپا کند کی ھمجولن اور اوسیکی عمر کی تھی آتے ھی طرح طرح کی باتین نکالکے اوسکا جی بھلانے لگی - مگر دیکھا کہ وہ کسی بات پر کان دھرتی ھی نہین برابر روے چلی جاتی ھے اور رہ رھکر اسطرح آسمان کیطرف دیکھتی ھے جیسے کسی کے انتظار مین ھو - چمپا نے حیران ھوکر پوچھا " آسمان کیطرف تاک لگاکر سو سو بار کیا دیکھتی ھو " کند بولی " کل امان آسمان پر سے آئی تہین

مجھسے پکارکے کہتی تہین میرے ساتہ چل - میری سمجھ پرنہ جانے کیا پتھرپڑ گئے تہے کہ ماں کے ساتہ نہ گئی اب کی بار آئین تو ضرور چلی جاؤں - اسیلئیے بار بار آنکہ اوٹھا اوٹھا کے آسمان کیطرف دیکہتی ہون "-

چمپا بولی " اونہ ! کوئی مرکے بہی پھرا یا کرتا ھے "

اسپر کند نے خواب مین جو کچھ دیکہا تہا سب اوس سے کہا سنکر چمپا نے اچنبہے سے پوچہا " آسمان پر جس مرد اور عورت کو دیکہا تہا اونہین پہچانتی ھو ؟ "

کند، نہین مینے اس سے پہلے اونہین کبہی دیکہا ھی نہین - اوس مرد کیطرح خوبصورت تو شاید ھی کوئی اور دنیا کے پردہ پہ ھو - ایسا روپ مینے تو کبھی نہین دکہا -

ادھر نگندر نے سویرے مونہ اندھیرے گاؤن والون کو بلاکر پوچہا " مرنیوالے کی لڑکي کا کیا ھوگا ؟ کہان رھیگي اوسکا کوئی اپنا پرایا ھی ؟ - سب نے ایک مونہ جواب دیا " اوسکا کہین ٹکہکانا نہین - اپنا پرایا کوئی نہین "

نگندر نے کہا " تو تم مین سے کوئی اوسکو رکہ لے اور بیاہ دے جو خرچہ پڑیگا مین دونگا - اور جتنے دن تم لوگون کے یہان رھیگی اوسکے کہانے کپڑے کے لئے مہینہ بھی کچھ دونگا " اوس نے نقد روپیہ آگے ڈالدیا ھوتا تو بہت سے اوسکے کہے پرراضی ھوجاتے اور اوسکے جاتے پیچھے

کندہ کو یا تو نکال باھر کرتے یا اونڈی بنا لیتے - مگر اوس نے یہ بیوقوفی تو کی نہین اسلئے کسی کے بھی اوسکی بات نہ مانی اور بھروسہ نکیا *

اخر نگندرکو لاچار دیکھکر ایک آدمی بولا "شام بازار مین اوسکی ایک خالہ کا گھر ھے - خالو کا نام بنود گھوش ھے - آپ کالکتہ تو جاتے ھی ھین ۔ سے بھی ساتھ لیتے جائین اور وھان چھوڑ دین تو ایک کایتہ کی لڑکی بھی ٹھکانے لگجاے اور آپ ایک اپنی ذات والی کا بھلا بھی کردین *

مجبور نگندرکو اسی پر گلا دھرنا پڑا اور یہی بات کہنے کو اوس نے کندہ کو بلوایا - چمپا اوسے ساتھ لئے آئی - آتے آتے نگندرکو دورسے دیکھتے ھی کندہ ایکایکی کھمبا بنکے کھڑی ھوگئی - پاون آگے نہ بڑہ سکے - پاگلون کیطرح اچنبھے سے آنکھین پھاڑے نگندرکو تکتی رھگئی *

چمپا نے پوچھا " یہ کیا! ٹھٹککر کیون رھگئین ؟"

کندہ نے اونگلی سے بتا کرکہا " یہ وھی ھے "

چمپا نے پوچھا "وھی کون" - کندہ بولی "جسے رات اماں نے آسمان پر دکھایا تھا"

یہ سنکر چمپا بھی گھبرائی اور جھجککر کھڑی ھوگئی - نگندر نے جو دیکھا کہ لڑکیان ٹھٹککر رھگئین آگے نہین بڑھتین تو آپ اون کے پاس گیا اور ساری بات کندہ کو ھندی کی

چندی کرکے سمجھائی - وہ کوئی جواب ندیسکی صرف آنکہین پہاڑ پہاڑکے اوت گہورتی رھے *

پانچوین فصل

طرح طرح کی باتین

مجبور نگندر کند کو اپنے ساتہ کلکتہ لیکرایا پہلے تو اوسکے خالو بنود گہوش کو بہت ڈہونڈا مگر شام بازار مین بنود گہوش نام کا کوئی آدمی نہ پایاگیا - ھان ایک بنود داس ملاتو اوس نے سرے سے رشتہ ھی سے انکار کیا اسلئے کند نگندر کے گلے کا ھار بنگئی *

نگندر کی ایک مان جائی بہن تہی جو اوس سے چہوتی تہی اور کملامنی نام رکہتی تہی - کلکتہ مین اوسکی سسرال تہی اور خاوند کا نام سریش چندر تہا - سریش بابو پلندر فیرلی کے کارخانہ مین متصدی تہا - کارخانہ بہاری اور سریش خوب پیسہ والا تہا - نگندر سے اور اوس سے بڑا یارانہ تہا - اسلئے وہ کند کو وھین لیکرگیا - کمل کو پکارکے اوسکا حال بیان کیا اور جان پہچان کرائی *

کمل کی عمر اتہارہ برس کی ھی - ڈیل ڈول نگندر ھی کا ساھی - دونون بہائی بہن اول نمبر کے خوبصورت ھین مگر خوبصورتی کے ساتہ ھی ساتہ کمل کے لکہنے پڑھنے کی بہی دھوم ھے نگندر کے باپ نے مس ٹیمپل نامی ایک

اوستانی رکھکر اوسے اور سورج مکھی دونون کو بڑی کوشش سے لکھنا پڑھنا سکھوایا تھا - کمل کی ساس جیتی ھین مگر سریش کے باپ دادا والے گھر مین رھتی ھین کلکتہ مین کمل ھے گھرکی بیوی ھے *

کند کا حال بیان کرکے نگندر نے کہا " اگر اب تم نے بھی جگہ ندی تو اس کا کہین ٹھکانا نہین - گھر جاونگا تو اپنے ساتھ گوبند پور لیتا جاؤنگا "

کمل پرلے سرے کی چلبلی اوردل لگی کرنیوالی تھی - نگندر نے پیٹھ پھیری تھی کہ وہ کند کوگودمین اوٹھا لیگئی - ایک ٹب مین تھوڑا سا گنگنا پانی پڑا تھا جھٹ اوس مین لیجا کے پھینک دیا - کند کی مارے ڈر کے جان نکل گئی - کمل ھنستی جاتی ھے اور ٹھنڈی خوشبو والا صابون ھاتھہ مین لئے اوسکا بدن دھوتی جاتی ھے - اوسے آپ اسطرح کام مین لگا دیکھکر ایک نوکر گھبرا گھبرا کے " مین نہلائے دیتی ھون - مین نہلائے دیتی ھون " کہتی ھوئی دوڑی آئی - کمل نے اوسی گنگنے پانی کا چھینٹا نوکر پر پھینک مارا - نوکر دم دبا کے بھاگی *

کمل اپنے ھاتھ سے نہلا دھلا کے پاک صاف کرچکی تو کند اوس مین نہائے ھوئے کنول کے پھول کیسی بہار دکھانے لگی - اسپر کمل نے صاف ستھرے کپڑے

پہنا کر اور خوشبو دار تیل لگا کر بال بنا دئے اور کچھ گہنے پہنا کر کہا " جا دادا کو سلام کر آ - مگر دیکھنا کہین گھر والے بابو کو سلام نکر بیٹھنا - وہ انکہ پڑتے ہی بیاہ کی ٹہرا دیگا "

نگندر نے اوسکی ساری کتھا سورج مکہی کو لکہی ھردیو گہوشال نامی اوسکا ایک دلی دوست تہا جو کسی دور کے دیس مین رھتا تہا - اوسے بہی چٹھی لکہتے وقت کند نندنی کا حال اسطرح لکہا :— " بہلا بتاو تو عورت ذات پر کس عمر مین جوبن ھوتا ھے - تم کہو گے چالیس سے اودھر کیونکہ تمہاری برھمنی کی عمر مین اب دو ایک برس اور بہی بڑہ چکے ھین - کند نندنی نام کی جس لڑکی کا مینے اوپر ذکر کیا اوسکی عمر تیرہ برس کی ھے - اوسے دیکہکر معلوم ھوتا ھے کہ جوبن کے یہی دن ھین - جوانی کی پہلی لہر اوٹہنے سے ذرا پہلے جو بہولا پن ھوتا ھے وہ بعد مین نہین رھتا - کند کا بہولا پن دیکہکر حیرت ھوتی ھے - وہ اچہا برا کچھ سمجہتی ھی نہین آج تک سڑک پر بچون کے ساتہ کہیلنے جاتی ھے اور کوئی ڈانٹ دے تو وھین سہمکے رہجاتی ھے - کمل منی اوسے لکہنا پڑھنا سکہاتی ھے - وہ کہتی ھے کہ لکہنے پڑھنے مین اوسکی سمجھ بہت اچہی ھے - مگر اور کوئی بات سمجہتی ھی نہین - مین کچھ کہون تو دونون بڑی بڑی نیلی

انکھین جو کنول رنگ کے چاند کیطرح ھمیشہ صاف ستہرے
پانی مین تیرتی رھتی ھین میرے چہرے پر جما کے تکتی
رھتی ھے مونہہ سے کچھ نہین بولتی - مین وہ آنکھین دیکھتے
ھی دیکھتے آپے سے نکل جاتا ھون کچھ سمجھنا بوجھنا نہین
سکتا - تم میرے اوسان کی اس پائداری کا حال سنکے
ضرور ھنسوگے - اور نہ کیون ھنسو کہ گتھیا کے ررگ سے کئی
ایک بال سفید کرکے دوستون پر رموزین پھینکنے کا پتہ
حاصل کرچکے ھو - لیکن اگر تمہین اون آنکھون کے سامنے
کہڑا کرسکتا تو تمہارے اوسان تہکانے رھنے کی بہی قلعی کہلجاتی
ابتک میری سمجھہ مین نہ آیا کہ وہ انکہین کیسی ھین
کبھی دوبارا اونہین ایک سا ندیکھا - معلوم ھوتا ھے وہ اس
دنیا کی نہین - اس دنیا کی چیزون کو وہ نظر بھر کے دیکھتین
بھی نہین - ایسا معلوم ھوتا ھے کہ آسمان مین کچھ دیکھ پایا
ھی اوسی کی دھن مین لگی رھتی ھین - یہ نہین کہ وہ
دنیا سے بڑھکر بے عیب حسین ھے - نہین بہت لوگ ایسے
نکلینگے کہ اون سے ملایا جاے تو اوسکا چہرہ آنکھ ناک وغیرہ
سراھنے کے لایق نہون - پھر بھی مین سمجھتا ھون کہ
ایسی حسین میرے دیکھنے مین تو نہین آئی - وہ اس
دنیا کی چیزون کے سوا کوئی اور چیز ھے - اوسکا بدن خون
اور گوشت سے بنا نہین معلوم ھوتا بلکہ چاند کے بنانے والے نے
نجانے کن پہولون کی خوشبو کو جسمانی صورت دیکر اوسے

گڑھا ہے اوس سے تشبیہ دینے کے لئے ایکا ایکی کوئی چیز سمجھہ میں نہین آتی - وہ بے مثل چیز ہے - کسی جھیل کے نتھرے اور ٹھہرے ہوے پانی کی حالت کو جبکہ کنوار کا تک کے چاند کی کرنین اوسپر پڑرہی ہون غور سے دیکھو تو شاید اوسکی سر سے پیرتک ٹہیری ہوئی ٹھنڈی طبیعت کو کچھ سمجھہ سکو - اور توکوئی چیز تشبیہ کے لئے نہین ملتی *

نگندر نے سورج مکھی کو جو خط لکھا تھا کچھ دن بعد اوسکا جواب یہ آیا " کچھ سمجھہ مین نہین آتا کہ لونڈی سے آپ کے قدمون کی کیا ایسی بے ادبی ہوئی ہے - جب اتنے دن کلکتہ مین ٹہیرنا ہوگا تو پھر مین آکرکیون جوتیان سیدھی نکرون - اس کو میری دلی آرزو اور تمنا سمجھئے حکم پاتے ہی سر کے بل دوڑی چلی آؤنگی *

ایک چھوکری کہین سے کیا ہاتہ لگ گئی کہ مجھے بھول ہی گئے - سچ ہے بہت سی چیزون کی چاہت جب ہی تک ہوتی ہے کہ کچی ہون - ناریل کچا ہی ٹھنڈا ہوتا ہی - نکمی عورت ذات بھی معلوم ہوتا ہی کچی ہی میٹھی ہوتی ہے - نہین تو چھوکری کے ہتے چڑھتے ہی مجھے کیون بھلا دیتے *

اچھا اب ٹھٹا تو جانے دو - یہ بتاؤ کہ لڑکی کو کیا تم نے ہاتہ اوٹھا کے کسی کو دے ہی ڈالا ؟ اگر ایسا نہو تو

مین گڑگڑا کے مانگتی ہون - اوس سے مجھے ایک کام ہے جوچیز بھی تمہارے ہاتھ آے اوسپر میرا حق ہے مگر آجکل تو دیکھتی ہون تمہاری بہن ہی ہر چیزکی مالک بن بیٹھی ہین - اور جو پوچھو کہ لڑکی سے مجھے کیا کام ہے تو مین تاراچرن کے ساتھ اوسکا بیاہ کرونگی - یہ تو آپ جانتے ہی ہین کہ مین کب سے اوسکے لئے ایک اچھی لڑکی ڈھونڈتی ہون - اب بدھاتا (خدا) نے اچھی لڑکی ملادی ہی تو میری آس نہ توڑنا - کمل اگر چھوڑ دے تو آتے وقت ساتھ ہی لیکرانا - یہی درخواست کمل کو بھی لکھ چکی ہون - گھنے بنوا نے اور بیاہ کے دوسرے سب سامان کرنے مین لپٹی ہوئی ہون - کلکتہ مین بہت نہ ٹھہرنا کیونکہ چھہ مہینے وہان رہلے تو آدمی جانگلو ہوجاتا ہے - اور جوآپ ہی کند کے ساتھ بیاہ کرنے کو جی چاہتا ہوتو ویسا لکھو کہ بری سجا رکھون "

یہ تو ہم بعد مین بتائینگے کہ تارا چرن کون ہے وہ جو کوئی بھی ہو سورج مکھی کی تجویز پرنگندر اور کمل منی دونون راضی ہوگئے - اسلئے ٹھہرگئی کہ گھرکو جاتے وقت نگندر کند کو ساتھ لیتا جاے - سب ہنسی خوشی راضی ہوگئے تو کمل نے بھی کچھ گہنے اوسے بنوا دئے - مگر انسان بھی کیسا جنم کا اندھا ہے - کئی برس کے بعد ایک دن ایسا آیا کہ کمل منی اور نگندر دونون

هاتھ ملتے سر پیٹتے تھے کہ کیا بری گھڑی تھی جب کند ہاتھ آئی - کیا بری گھڑی تھی کہ سورج مکھی کے لگنے پر راضی ہوے *

اسوقت کمل منی سورج مکھی اور نگندر تینون نے ملکے بس کا بیج بویا ھے - آگے چلکر تینون ھی تو بہ تلا کرینگے - غرض بجرا سجا کند کو ساتھ لئے نگندر گوبند پور کو چل کھڑا ھوا *

کند اپنا خواب قریباً بھول گئی تھی - نگندر کے ساتھ چلتے وقت پھر ایکا ایکی یاد آگیا - مگر اوس کے چھرہ کی چمک دمک کو دیکھکر - بس سے رحمدلی برستی تھی اور لوگون کے ساتھ برتاؤ پر نظرکر کے کسی طرح اعتبار نہ آتا تھا کہ اس سے مجھے نقصان پھنچیگا - سچ تو یون ھے بعض لوگ پروانہ بنکر آنکھون دیکھتے جلتی آگ مین کود پڑتے ھین *

چھٹی فصل

تارا چرن

کالیداس شاعر کی ایک مالن تھی جو روز پھول لا کر دیا کرتی تھی - کالیداس ایک غریب برھمن تھا اسلئے پھولون کی قیمت نہ یسکتا تھا - اوسکی جگہ اپنے بناے ھوے اشلوک (شعر) مالن کو پڑھ کے سنا دیا کرتا

تھا - ایک دن مالن کے تالاب مین ایک بے مثل کنول کا پھول کھلا - اوس نے کالیداس کو لاکر نذر دیا - شاعر انعام مین اپنی میگھدوت (کالیداس کی ایک نظم) پڑھکر سنانے لگا - میگھدوت شاعری کے رس کا سمندر ھے مگر سب جانتے ھین کہ پہلے کئی ایک اشلوک ذرا پھیکے سے ھین - مالن کو اچھے نہ لگے ناک بھون چڑھا کے اوٹھ کھڑی ھوئی - شاعر نے پوچھا " کیون بی مالن چلدین " مالن بولی " تمھارے شعرون مین خاک مزا نہین

شاعر — مالن تم کبھی سرگ (جنت) مین نہ جاسکوگی

مالن — یہ کیون ؟

شاعر — سرگ کی ایک سیڑھی ھے - لاکھون پایے چڑھکر سرگ مین جانا ھوتا ھی - میری میگھدوت کی بھی جو شاعری کی سرگ ھی ایک سیڑھی ھے - وہ سیڑھی یھی پھیکے شعر ھین - اس معمولی سیڑھی پر نہ چڑہ سکین تو لاکھون پایے والی سیڑھی پر کیسے چڑھوگی *

مالن کو ڈر لگا کہ کہین ایسا نہو برھمن کی بددعا سے سرگ ھی ھاتہ سے جاتا رھے اسلئے اوس نے ساری میگھدوت شروع سے آخرتک کان لگاکر سنی - سنکر ایسی لٹو ھوئی کہ دوسرے دن مدن موھن نام کا رنگا رنگ ھار گوندھکر شاعر کے گلے مین لاکر پہنا گئی *

همارا یہ معمولی قصہ نہ سرگ ھی ھے نہ لاکھون
پایون کی سیڑھی ھی رکھتا ھے - رس بھی تھوڑا ھی
سیڑھی بھی چھوٹی سی ھے - وہ سیڑھی کیا ھے یہی کئی
ایک بے مزا فصلین - پڑھنے والون مین جو صاحب مالن کی
مانند ھون اونھین جتاے رکھتے ھین کہ اگر اس سیڑھی
کو پار نہ کیا تو مزا نہ اوٹھا سکینگے *

سورج مکھی کا میکا رام نگر مین تھا - اوسکا باپ ایک
بھلا مانس کایتہ تھا - کلکتہ کے ایک سوداگر کے کارخانہ مین
تحویلدار تھا - سورج مکھی اوسکی اکلوتی بیٹی تھی - ایک
کایتہ کی رانڈ لڑکی اوسکے گھر مین نوکر کیطرح رھا کرتی تھی
سورج مکھی کو بچپن سے اوسی نے پالا پوسا تھا - تاراچرن
اوسکا دودہ پیتا بیٹا تھا - وہ سورج مکھی کا ھمجولی تھا
اور بچپن سے ساتہ کھیلتے کھیلتے وہ اوسے بھائی کیطرح
چاھنے لگی تھی - شری متی خاصی قبول صورت تھی
اسلئے بہت دن نھرے تھے کہ گاون کے ایک پیسہ والے
بد چلن کی نظر چڑھکر سورج مکھی کے باپ کے یہان سے نکل
بھاگی - یہ تو کوئی بھی نہ جان سکا کہ کہان گئی مگر پھرپلٹ
کر نہ آئی *

شری متی تاراچرن کو چھوڑکے چلی گئی تھی اسلئے
وہ سورج مکھی کے باپ ھی کے یہان رھا - سورج مکھی کا
باپ نہایت رحمدل آدمی تھا - اوس نے اس بے مان

باپ کے بچےکو اپنی اولاد کیطرح پالا اور نوکروں کیطرح نیچے کاموں میں نہ جوتکر لکھنے پڑھنے میں لگایا - تاراچرن ایک مشن اسکول میں بے فیس انگریزی پڑھنے لگا *

کچھ دن بعد سورج مکھی کا بیاہ ھو گیا - بیاہ کے دو ایک برس بعد اوسکے باپ کا انتقال ھو گیا - تاراچرن اسوقت انگریزی کی شدبد حاصل کر چکا تھا مگر کسی کام کاج کی گون نہ تھا - سورج مکھی کے باپ کے مرجانے پر جب اور کوئی سہارا نرھا تو وہ سورج مکھی کے پاس چلا آیا - سورج مکھی نے نگندر کو اوبہار کے گاوں میں ایک اسکول کھلوایا تاراچرن اوس میں ماسٹر مقرر ھوا آجکل سرکار سے مدد پانیوالے اسکولوں کی بدولت تیرھی مانگ نکالنے والے تیہ بُزکورے بھلے مانس " ماسٹر بابو " گاؤں گاؤں مارے مارے پھرتے ھین مگر اون دنوں " ماسٹر بابو " ھر بے در بے نظر نہ آتا تھا - اسلئے تاراچرن گاؤں میں ایک دیوتا سمجھا جانے لگا - خاصکر اسلئے کہ وہ " سٹیزن آف دی ورلڈ " اور " اسپکٹیٹر " پڑہ چکا تھا اور اسکا بھی بازارھات میں چرچا پھیل چکا تھا کہ اقلیدس کے تین مقالے جانتا ھے انھی سب گنون کی بدولت دیبی پور کے زمیندار دیبندر بابو کے برھمو سماج میں لے لیا گیا اور بابو کے مصاحبوں میں گنا جانے لگا - ھراتھوارے رانڈوں کے بیاہ عورتوں کے لکھانے پڑھانے اور بتوں کی پوجا چھوڑنے پر مضمون لکھکر سماج

مین پڑھا کرتا تھا اور " ھے پرم کارونیک پرمیشور "
(ای ارحم الراحمین) سے شروع کرکے بڑے لمبے چوڑے
دھوان دھار لیکچر دیا کرتا تھا - جن مین سے کوئی تو اوسی
مضمون کی کسی کتاب سے لکھہ لیا کرتا تھا کوئی اسکول
کے پنڈت سے لکھا لیا کرتا تھا - مونہ سے برابر بکا کرتا تھا
" اینٹ پتھر کی پوجا چھوڑو - راند بہو بٹیون چچیون پھوپیون
کے بیاہ کرو - عورتون کو لکھنا پڑھنا سکھاؤ - او نہین پنجرے
مین کیون بند کر رکھا ھے ؟ باھر نکالو " - عورتون کے بارہ مین
اتنی آزاد خیالی کی خاص وجہ یہ تھی کہ اپنا گھر بیوی سے
خالی تھا - جورو نہ جاتا اللہ میان سے ناتا تھا - سورج
مکھی بیاہ کے لئے بہت سے جتن کر چکی تھی مگر اوسکی مان
کے بھاگجانے کا چرچا جو سارے گوبندپور مین پھیل
چکا تھا تو کوئی بھلا مانس کا پتہ اپنی بیٹی دینا نہ چاھتا
تھا - نیچ ذات کا پتھون کی کالی کلوٹی بھونڈی بھدی
لڑکیان ملتی تھین - مگر سورج مکھی تو اوسے بھائی کی
جگہہ سمجھتی تھی - نیچ ذات لوگون کی لڑکیون کو بھاوج
کیونکر کہتی - یہ سوچکر راضی نہوتی تھی - کسی بھلے
مانس کا پتہ کی خوبصورت لڑکی کی تلاش مین تھی
کہ اتنے مین نگندر کے خط سے کند، نندنی کے روپ
اور گنون کا حال معلوم ھوا تو جی مین ٹھان لی کہ
اوسیکے ساتھ تاراچرن کا بیاہ کرونگی *

ساتوین فصل

نیلوفری آنکھہ والی تم کون ہو

کند نگندر کے ساتہ گوبندپور آئی - اوسکا مکان دیکھکر ھکا بکا رہگئی - اتنا بڑا گھر اوس نے کبھی کاھے کو دیکھا تہا - تین عمارتین باھر تہین تین اندر - ایک ایک عمارت ایک ایک قلعہ تہی - پہلی جو صدر عمارت تہی اوس مین لوھے کے پہاٹک سے جانا ھوتا تہا - اوسکے چارون طرف لوھے کا رنگ برنگ جنگلہ تہا - پہاٹک سے نکلکر ایک ایسی سرخ چوڑی اور پاکیزہ سڑک تہی کہ جسپر ڈھونڈے سے بھی کہین تنکے کا نام نشان نہ ملتا تہا - سڑک کے دونون طرف گایون کادل لوٹ پوٹ کردینیوالے تروتازہ نرم گھاس سے ڈھکے ھوے دوسبزہ زا رھتے - اون کے اندر جگہ جگہ چکر مین لگاے ھوے پہولدار درخت اپنے رنگا رنگ پہول پتون کی بہاردکھا رھے تہے - سامنے بڑا اونچا دیوا نخا نہ تہا اسکی کرسی پر ایک چوڑے زینہ سے چڑھنا ھوتا تہا برآمدے مین بڑے بڑے موتے موتے نالید ارکھمبے اور مرمر کا فرش تہا - منڈیرپر بیچ مین مٹی کے بڑے بڑے شیرون کا جوڑا تہا جنکی ایالین لٹک رھی اور بے چین زبانین باھر نکلی پڑی تہین - یہی نگندرکی بیٹھک تہی

گھاس اور پھولوں سے مالا مال سبزہ زاروں کے دائین بائین دونوں طرف یکمنزلہ کوتھریوں کی دو قطارین تھین ایک قطار مین محافظ خانہ اور محاسب خانہ تھا اور دوسری مین توشی خانہ اور نوکروں کے رھنے کی کوتھریان پھاٹک کے دونوں طرف دربانوں کے لئے کوتھڑیان بنی تھین اس پہلی عمارت کا نام کچھری تھا - اسکے پاس ھی پوجا کا مکان تھا - اس مین رواج کے مطابق ایک طرف بڑا سا دالان اوسکے تین طرف دومنزلہ مکان اور بیچ مین چوکور آنگن تھا - یہان کوئی رھتا نہ تھا - درگا پوجا کے دنون مین بڑا بھیڑ بھڑکا بڑی دھوم دھام ھوا کرتی تھی مگر آج کل آنگن کے فرش کی اینٹوں کے بیچ بیچ مین سے گھاس پھوٹ نکلی تھی - دوھرا دالان کبوتروں سے پٹا پڑا تھا - سامان کی کوتھریان سب انگڑ کھنگڑ سے تھسی تالا لگی پڑی تھین اسکے پاس خوبصورت تھکر باڑی تھی جس مین خوبصورت پتھر کے فرش کا ناچ گھر تھا - تین طرف دیوتا کا باورچی خانہ پوجا ریوں کے رھنے کی کوھٹریان اور دھرم سالہ تھا - یہان آدمیوں کی کمی نہ تھی - گلے مین مالا ماتھے پر صندل کی تلک لگانے والے پوجا ریوں کے دل بادل تھے - کھانا پکانے والوں کے غول تھے - کوئی پھولوں کی توکری لئے چلا آتا ھے - کوئی تھاکرجی کو اشنان کراتا ھے کوئی گھنٹہ ھلا رھا ھے - کوئی بڑ بڑا رھا ھے - کوئی صندل

گھس رھا ہے - کوئی کھانا پکا رھا ہے - نوکر چاکرون مین سے کوئی پانی کی بھنگی لا رھا ہے - کوئی کمرہ دھو رھا ہے کوئی چاول دھوکر لا رھا ہے - کوئی برھمنون سے لڑ جھگڑ رھا ہے - دھرم سالہ مین کوئی سنیاسی مہاراج پنڈت کو بھبوت ملے جٹا کھولے چت پڑے ھین - کہین ھاتھ اٹھا رھکنے والے سادھو جی گھر کی نوکرون کو دوا بانٹ رہے ھین - کہین سفید داڑھی اور گیروا کپڑے والے برھمچاری ردراکھہ مالا لٹکائے ھاتھ کی لکڑی دیوناگری بھاگوت گیتا پڑھ رہے ھین - کہین کوئی پیٹ پالو سادھو گھی میدا کا راتب لئے دھوم مچا رھا ہے - کہین بیراگیون کا جھرمٹ ہو گئے گلون مین تلسی کی مالا لپیٹے ماتھا بھرکے تلک لگائے مردنگ بجا رھا' چٹیا ھلا رھا' اور ناک کو جھلا جھلا کے بھجن گا رھا ہے - کہین جوان بیشنویان بیراگیون کے دل چھیننے والی بندیان جمائے خنجری کی تال پر " مدھوکان " یا " گوبند ادھی کاری " کا گیت گا رھی ھین - کہین کچی عمر کی نئی نویلی بیشنویان پرانی خرانٹون کے ساتھ گیت گا رھی ھین - کہین ادھ بیسنین بیراگیون کے ساتھ گلا ملا رھی ھین - ناچ گھر مین گاون کے نکھٹو لڑکے لڑائی دنگا مارپیٹ کر رہے ھین - اور ایک دوسرے کے مان باپ کا جی خوش کرنیوالے طرح طرح کے پھول مونہ سے جھاڑ رہے ھین -

یہ تین حد ر عمارتین تھین - ان کے پیچھے زنانہ محل تھے - کچہری کے پیچھے جو محل تہا اوس مین صرف نگندر اوسکی بیوی اور اون کانچ کا کام کاج کرنے والی نوکرین رھتی تہین اور نج کے کام مین آنے والا ساماں رھتا تہا یہ محل نیا اور اوسکا اپنا بنوایا ھوا تہا اور نہایت عمدہ بناوٹ کا تہا - اوسکے پاس پوجا کے مکان کے پیچھے پرانا محل تھا - یہ پرانا اور کڈھب تہا - کمرے سب نیچے نیچے چھوتے چھوتے اور میلے کچیلے تھے - اس مین کثرت سے ٹبر والیان جیسے خالہ' خالہ زاد بہن' پھوپی' پھوپی زاد بہن رانڈ ممانی' سہاگن بہانجی' پھوپی زاد بہائی کی جورو' خالہ زاد بہائی کی بیٹی وغیرہ طرح طرح کے ناتے رشتہ والیان رھا کرتی تھین اور کوّون سے بہرے ھوے بڑہ کے درخت کیطرح دن رات کاون کاون مچی رھتی تہی - ھروقت چلی پکار' ھنسی ٹہٹہے' لڑائی جھگڑے' گپ شپ' پیٹھ پیچھے کی برائیون' بچون کی دھما چوکڑی' بچیون کے رونے چھینکنے' پانی لا' کپڑے دے' بہات نہین پکایا' بچہ کہاتا نہین' دودہ کہان ھے وغیرہ آوازون سے تھپیڑے مارنے والے سمندر کی طرح گونجتا رھتا تہا - اس کے پاس ٹہاکر باڑی کے پیچھے باورچی خانہ تہا - وھان اور بہی بہیڑ بہڑکا رھتا تہا - کھین کوئی کہانا پکانیوالی بہات کی ھانڈی کے نیچے اوجہینا جلاے اوکڑون بیٹھی پڑوسن کے بیٹے کے

بیاہ کی بابت گپ لگا رہی ہے - کسی کی آنکھون مین گیلی لکڑیون کو دھونکتے دھوئین سے آنسو بھر آے ہین تو گھر کے گماشتہ کو برا بھلا کہ رہی ہے اور طرح طرح کے ثبوت دیرہی ہے کہ اور کچھ بھی نہین روپیہ چرانے کے لئے گیلی لکڑیان اوٹھا لایا ہے - کوئی جوبن والی سگھڑ کھولتے ہوے تیل مین مچھلی چھوڑ کے آنکھین میچے بتیسی نکالے طرح طرح کے مونہ بنا رہی ہے کیونکہ جلتے ہوے تیل کی چھینٹین اوڑ کر بدن پر پڑ گئی ہین - کوئی جوڑے والی جسنے تیل مین خم پیچ بال نہاتے وقت سر کے پچھلے سرے پر برجی کی شکل مین باندھ رکھے ہین اسطرح دال مین ڈوئی مار رہی ہے جیسے کوئی گوالا ہاتھ مین سونٹا لئے گایون کے ٹھونسے مار رہا ہو کہین بامی کہیمی گوپال کی مان نیپال کی مان وغیرہ بڑا سا ہنسیا زمین پر جماے لوکی گول کدو بیگن پرول ساگ کاٹ رہی ہین اور اوس سے گھس گھس کچ کچ کی آواز چلی آتی ہے - مونہ سے سارے گاون کی برائیان ' میان کی برائیان اور آپس مین گالم گلوج کرتی جاتی ہین - اوریون طرح طرح کی گپ شپ کرتی اوررائے دیتی جاتی ہین "گلابی کیسی چھوٹی سی عمر مین رانڈ ہو گئی - چاندی کا خصم شرابی ہے - کیلاشی کو بڑی سی نوکری ملگئی داروغہ کا محرر ہو گیا - گوپال کے اوڑیا جاترے (جاترا اوس تماشے کو کہتے ہین جس مین مذہبی بزرگون کی نقلین

کیھا تی هین اور اوڑیا اوڑیسه کے رهنے والیکو) کیطرح اور کوئی
چیز دنیا کے پردہ پر نہین - پاربتی کے بیٹے کیطرح نت کہت
لونڈا سارے بنگال مین نہین - انگریز راون کے خاندان سے هین
نا - بہا گیرتہی گنگا کو ساته لائی هے - بہٹا چارجی کی بیٹی
کی شام بسواس سے آنکه لڑی هے" وغیرہ وغیرہ - کوئی
سانولے رنگ کي موٹل بڑے هتھیار کی صورت کا هنسیا راکه پر
جمائے مچھلیون کی جان پر آفت ڈها رهی هے - مستندی
کا بہاری بہرکم بدن اور هاته کی چالاکی دیکھکر چیلین ڈر
کے مارے آگے نہین بڑهتین مگر دو ایک جھپٹے مارے
بغیر بہی نہین رہ سکتین - کوئی چٹ سری پانی لارهی هے
کوئی ڈراونی صورت والی سل پر کچھ رگڑ رهی هے - کہین
جنس کی کوٹھری مین اوپر کے کام کرنیوالی کہانا پکانیوالی
اور کوٹھری کي داروغه تینون مین زور شور سے لڑائی هو رهی هے
داروغه کہتی هے جتنا بندها هوا خرچ هے اوتنا هی توگھی
بہی دیا گیا هے - پکانیوالی جہگڑ رهی هے که بندھے هوے
خرچ مین پورکیسے پڑیگی - اوپر کے کام والی هان مین هان
ملاتی هے که سچ تو کہتی هے هان کوٹھری کہلی رهے تو
جون تون کرکے پورڈال بہی دیجائے - بہت سے لڑکے لڑکیان کنگلے
اورکتے بہات کی آس مین مونه پہیلائے بیٹھے هین - بلیان
امیدواری کرنا نہین چاهتین موقع پاتے هی " بری نیت سے
دوسرے کے گھر مین گھسکر" بن پوچھے کچھ لئے بھاگی

جاتی ھین - کھین کوئی بے پوچھے گھس آنیوالی گاے آنکھین میچے لوکی کے چھلکے بیگن اور پرول کے ڈنٹھل اور کیلے کے پتے امرت پھل سمجھکر بھکسے جاتی ھے - ان تینون محلون کے پیچھے پھولباڑی ھے - پھولباڑی کے پیچھے نیلے بادل کے ٹکڑے کیسی ایک چوڑی چکلی ڈگی ھے - اوسکے چارونطرف جنگلہ لگا ھے - زنانہ محلون اور پھولباڑی کے بیچ مین ایک بیچ کا راستہ ھے - اوسکے دونون سرون پر دروازے ھین - اسی راستہ سے زنانہ محلون مین جانا ھوتا ھے - مکان کے باھر اصطبل ھاتھی خانہ کتے خانہ گاو خانہ چڑیا خانہ وغیرہ ھین *

کند نندنی پالکی مین سوار نگندر کی یہ بے انتہا دولت مندی حیران ھوھو کے دیکھتی ھوئی زنانہ مین پہنچی جب اوسے سورج مکھی کے سامنے لے گئے تو جھککر اوسے سلام کیا - سورج مکھی نے دعادی *

خواب مین نظر آنیوالے کے ساتھ نگندر کی صورت ملتی جلتی دیکھکر کند کے دل مین کھٹکا پیدا ھوگیا تھا کہ اوسکی بیوی ضرور بعد مین دکھائی دینے والی عورت سے ملتی جلتی ھوگی - مگر سورج مکھی کو دیکھکر وہ کھٹکا مٹ گیا - کیونکہ دیکھا کہ وہ آسمان پر نظر آنیوالی کیطرح سانولی نہین چودھوین کے چاند کیطرح کندن کا سا دمکتا ھوا رنگ رکھتی ھے - اوسکی آنکھ خوبصورت توھے مگر خواب مین دکھائی دینے والی کی آنکھ سے لگا نہین کھاتی

یه آنکه لانبی اور گہونگر والے بالون کے چہلون سے ملی ہوئی بہوون کی آزمین ھے - بڑی بڑی کالی پتلیان رکھتی ھے جو چارون طرف نئے پتون کی رگون کیطرح بانکے اور دل کھینچنے والے ڈورون سے گہری ھین - اور دائرہ کے وتر کیطرح اوبہری ہوئی چمکدار اور نچلی ھین *

خواب مین نظر آنیوالی سانولی کی آنکه نه یه چمک دمک رکھتی تھی نه ایسی دل کھینچنے والی تھی - ڈیل ڈول بھی ویسا نہین - خواب مین دکھائی دینے والی ٹھنگنی تھی سورج مکھی کا قد ذرا لانبا ھے اور ھوا سے جھومنے والی بیل کیطرح حسن کے بوجه سے جھولے لیتا ھے - خواب مین نظر آنیوالی بھی خوبصورت تھی مگر سورج مکھی کا حسن اوس سے سو درجے بڑھا ھوا ھے - اوسکی عمر بیس سے زیادہ نه معلوم ھوتی تھی مگر سورج مکھی کی چھبیس کے اگ بھگ ھے غرضکه اوس مین اور سورج مکھی مین کوئی میل نه پاکر کند کی دلجمعی ھوگئی *

اوس سے پیار محبت سے باتین کرکے سورج مکھی نے نوکرون کو بلا کر اور جان پہچان کرا کے حکم دیا اور جو سب مین چمکتی ہوئی تھی اوسے کہا "مین تاراچرن کے ساته کند کا بیاہ کرنا چاھتی ھون اسلئے تم سبکو چاھئے که میری بہاوج سمجھکے اوسکا خیال کرو"

نوکر حکم بجا لانے کا اقرار کرکے کند کو کمرہ کے اندر لیگئی

اتني دير کے بعد کند نے نظر بهر کے اوسکي طرف دیکها دیکهنا تها که بدن پر رونگٹهے کهڑے هوگئے اور سر سے پاون تک پسینه مین نها گئي - دیکهتي کیا هے که مان نے آسمان پر جو عورت اونگلي اوٹها کر دکهائي تهي یه نوکر وهي نیلوفری آنکه والي سانولی هے *

کند نے ڈرتے ڈرتے اور رکتے جهجکتے پوچها "اچهي تم کون هو"

نوکر نے جواب دیا "میرا نام هیرا هے" *

آٹهوین فصل

پڑهنے والے بہت جهنجلائینگے

یہان پڑهنے والے بہت ناک بهون چڑهائینگے - جتنے مشهور ناول هین سب کا دستور هے که بیاه آخر مین هوا کرتا هے مگر هم چهوٹتے هی کند نندنی کا بیاه کرنے بیٹه گئے اسیطرح یه بهی ایک پرانا دستور هے که جس عورت کا قصه هو اوسکا بیاه ضرور کسی پرلے سرے کے خوبصورت بهادر سب گنون سے پورے چاهت سے چهلکتے هوے شخص سے هونا چاهئے تارا چرن بیچارے مین انمین سے کوئی بات بهی نهین پائی جاتی - خوبصورتی کو لیجئے تو تانبے کا سا رنگ اور چپٹی ناک رکهتا هے - بهادری فقط اسکول مین جهلک دکهاتي هے - اب رهی محبت تو کند نندنی کے ساته تو نهین

که سکتے که کہانتک تھی مگر ھا ن ایک پالی ھوئی بند ریا کے ساته ضرور کچه کچه تھی *

جوکچه بھی ھو نگندر کے یہان آتے ھی کند کا بیاه تارا چرن کے ساته ھوگیا - وه خوبصورت بیوی لیکر گھر گیا مگر خوبصورت بیوی کیا ملی که جنجال مین پھنس گیا - پڑھنے والون کو یاد ھوگا که عورتون کے لکھانے پڑھانے اور پرده اوٹھانے پر تارا چرن جتنے لیکچر دیا کرتا تھا سب دیبندر بابو کی بیٹھک ھی مین دیا کرتا تھا اور جب کبھی یه بات نکلتی تو ماسٹر ڈینگ مارا کرتا تھا - "ذرا میرا وقت آنے دو کرکے دکھا دونگا - میرا بیاه ھولے تو سب کے سامنے بیوی کو باھر نکالا کرونگا" - اب جو بیاه ھوگیا اور کند نندنی کی خوبصورتی کا چرچا یار لوگون مین پھیل گیا تو ھر ایک پرانا گیت یاد دلانے اور کہنے لگا (ع) وعده آسان ھے وعده کی وفا مشکل ھے دیبندر بولا "ارے کیا تم بھی اونھین پرانے کھوسٹون مین سے نکلے - بیوی سے ھماری بات چیت کیون نھین کراتے" - تارا چرن بہت جھیپا - دیبندر بابو کے ھر وقت کے تقاضون اور زبان کے کوچون سے جان نه بچا سکا - اوس سے بیوی کو ملانے پر گلا دھرنا ھی پڑا - مگر ساته ھی ڈر لگا ھوا تھا که سورج مکھی نے سن پایا تو بہت بگڑیگی - یونھین ٹالتے ٹالتے جون تون کرکے کوئی برس بھر کاٹ دیا - اسکے بعد جب دیکھا که اور ٹال مٹول سے کام نه چلیگا تو گھر کی مرمت

کا بہانہ کر کے کند کو نگندر کے یہان بھجوادیا - جب گھرکی مرمت ہوچکی تو پھر بلانا پڑا - اسکے بعد ایکدن دیبندر اپنے گرگون کو ساتھہ لئے آپ اوسکے گھر آن دھمکا اورجھوتی ڈینگین مارنے پراوسے لڑنے لگا - تاراچرن نے دیکھا کہ اب پیچھا نہ چھوٹیگا تو کند نندنی کو بنا سنوار کے اوسکے سامنے کردیا اور بات چیت کرادی - مگر کند نے اوس سے بات چیت کیا کی ؟ تھوڑی دیرتک گھونگٹ نکالے کھڑے رہنے کے بعد رو کے بھاگ گئی - مگر دیبندر اوسکے نئے جوبن کی بہار دیکھکر لوٹ ہوگیا اور عمر بھر اوسے نہ بھولا *

اسکے تھوڑے ہی دن بعد دیبندر کے یہان کوئی تقریب نکل آئی اور ایک لڑکی اوسکے یہان سے آکر کند کو نیوتا دے گئی - مگر سورج مکھی کو اس نیوتے کی خبر ہوگئی اور اوس نے جانے کو منع کردیا اسلئے جانا نہوا *

کچھہ دن بعد دیبندر اور ایکبار تاراچرن کے یہان آکر کند کو دیکھہ گیا - لوگونکی زبانی یہ بھی سورج مکھی نے سن پایا اور ایسا تاراچرن کو جھاڑا کہ پھر دیبندر کند کو نہ دیکھ سکا *

بیاہ کے بعد تین برس تو یون کٹ گئے - اوسکے بعد وہ رانڈ ہوگئی - تاراچرن کو بخار آیا اور اوسی مین مرگیا - کند کو سورج مکھی اپنے یہان لے آئی - اور

تا را چرن کو جو گھر بنوا دیا تھا اوسے بیچکر اوسکے نام نوٹ مول لے دئے *

پڑھنے والے تو بے شک بہت بگڑے ہونگے مگر کیا کیا جا ے کہ اب کہین جاکر بدنامی کی نیو پڑی ھے - اب کہین جاکر زھریلے درخت کا بیج بویا گیا ھے *

نوین فصل

ھری داسی بیشنوی

رانڈ ھوکر کند نندی نے کچھ دن یونہین نگندر کے یہان کاٹے - ایکدن دوپہر کے بعد پاس پڑوس والیان سب پرانے زنانہ محل مین اکٹھی تہین - خدا کی عنایت سے خاصی تعداد تھی - اپنی اپنی پسند کے موافق اون کامون مین لگی ھوئی تہین جنہین گاون والیان آسانی سے کرسکتی ھین کچی عمر کی لڑکیون سے لیکر چٹ سری بوڑھیون تک سبھی براج رھی تہین - کوئی بال بندھا رھی تھی کوئی باندہ رھی تھی - کوئی سر دکھا رھی تھی کوئی دیکہ رھی تھی اور چٹ چٹ جوئین مارتی جاتی تھی - کوئی سفید بال اوکھڑوا رھی تھی کوئی دھان کا چھلکا ھاتہ مین لئے (اس سے بنگال کی عورتین سفید بال کو کالے بالون سے الگ کرتی ھین) اوکھاڑ رھی تھی - کوئی اپنے بچے کے لئے رنگ

برنگ چیتھڑون کی کدڑی سلوا رھی تھی - کوئی بچہ کو دودہ پلا رھی تھی - کوئی چوٹی گندھا رھی تھی - کوئی بچہ کی دھان کٹی کر رھی تھی اور بچہ تینون گراموں اور ساتوں سرون مین رو رھا تھا - کوئی جوبن والی اونی قالین بن رھی تھی - کوئی کہنیان زمین پر ٹیکے اوسے دیکھ رھی تھی کوئی مانی کی نانی کسی کے بیاہ کی دھن مین پٹڑے پر چھاپے مار رھی تھی - کوئی سیکڑون کتابون کا مزا لوٹنے والی بوجہ بوجھکڑ دشورا ے (نام مصنف) کی پانچالی (نام کتاب) پڑ رھی تھی - کوئی بوڑھی بیٹے کی برائیان کرکے سنے والیون کے کانون مین رس بھر رھی تھی - کوئی رسیلی چھبیلی خاوند کے رسیا پن کا حال کانا پھوسی مین سا تھنڈو نسے بیان کرکے برھا (جدائی) کی ستانیون کے دل کی ھوک بڑھا رھی تھی - کوئی گھر کی بیوی کی کوئی میان کی کوئی پڑوسیون کی برائیان کر رھی تھی - کوئی اپنے مونہ آپ میان مٹھو بن رھی تھی - جسے سورج مکھی نے سویرے ھی بے سمجھی پر ھزارون سنائی تھین وہ اپنی سمجھ بوجھ کی غیر معمولی تیزی کی سیکڑون کہانیان کہہ رھی تھی - جسے کھانے مین نمک ڈالنا بھی نہ آتا تھا وہ اپنی باورچی گری پر دھوان دھار لیکچر دے رھی تھی - جسکا میان گاؤن بھر مین لولو مشہور تھا وہ اوسی میان کی پنڈتائی کے گیت گا گا کے پاس بیٹھنے والیون کے اوسان کھو رھی تھی - جسکے بچے

سر سے پاون تک کالے کوئلہ تھے وہ اپنے ھیرون کی کان ھونے پر اترا رھی تھی - سورج مکھی ایسے جلسون مین نہ بیٹھا کرتی تھی اور وہ ھوتی تھی تو اورون کا مزا کرکرا ھوتا تھا کیونکہ سبھی اوس سے دبکتی تھین دل کھولکے بات چیت نکرسکتی تھین - مگر کند نندنی آجکل انہین جمگھٹون مین رھا کرتی تھی اور اسوقت بھی موجود تھی - ایک لڑکے کو اوسکی مان کے گڑگڑانے اور ھاتھ جوڑنے پر الف بے تے پڑھا رھی تھی - آپ بولتی جاتی تھی مگر شاگرد مونہ پھیلاے اوس سندیش کو (ایک قسم کی مٹھائی جو بنگالیون کو بے حد پسند ھے) جو دوسرے بچہ کے ھاتھ مین تھی گھور رھا تھا - اسلئے اس پڑھانے سے وہ بہت فائدہ نہ اوٹھا رھا تھا *

اتنے مین "جی رادھے" کی ھانک لگا کے اس عورتون کی سبھا مین ایک بیشنوی (وشنو یا کرشن جی کی نام لیوا فقیرنی) آن کھڑی ھوئی * ✓

نگندر کی ٹھاکرباڑی مین مسافرون کی آو بھگت تو ھمیشہ ھوا ھی کرتی تھی ھر اتوار کو چاول بھی بٹا کرتے تھے مگر اسکے سوا زنانہ مین پاون رکھنے کی نہ بیشنوی کو اجازت تھی نہ کسی اور کو - اسلئے زنانہ مین "جی رادھے" کی صدا سنکر ایک گاون والی بولی "کون ھے ری مائی؟ گھر مین کہان گھس آئی. ٹھاکرباڑی مین جا" - کہتے ھی کہتے

بیشنوی پر جو نظر پڑی تو بات مونہ کی مونہ ھی مین رہگئی اوسکی جگہ "میا میری ! یہ کیسی بیشنوی !" پکار اوٹھی *

سب نے حیرت سے دیکھا کہ بیشنوی جوان ھی نہین بلکہ اوسکا جوبن پھٹا پڑتا ھے - اوس اندر کے اکھاڑے مین بھی جو موھنی مورتون سے پٹا پڑا تھا کندن کے سوا اور کوئی اوس سے لگا نہ کھاتی تھی - اوسکے ھونٹ کانپتے ھوے بیر بھوٹی، ناک سندول، آنکھین بڑی بڑی اور کھلے ھوے نیلوفر کیطرح، بھوین تصویر کیسی، ماتھا گول بازو نیلوفر کی شاخ، اور رنگ دل چھینے والا چمپئی تھا - مگر وھان کوئی حسن کا سچا پرکھنے والا ھوتا تو بول اوٹھتا کہ بیشنوی مین نزاکت کی ذرا کمی تھی - چال ڈھال سب مردانہ تھی *

بیشنوی کی ناک پر سندور کی تلک سر پر مانگ بدن پر شملہ کی ساڑھی ھاتہ مین خنجری پھنچون مین پیتل کے کڑے اور اون کے اوپر جلترنگ کی چوڑیان تھین *

عورتون مین سب سے بڑی عمر والی بولی "ھان مائی تم کون ھو" *

بیشنوی نے کہا میرا "نام ھریداسی ھے - ٹھاکرانیان کانا سنینگی ؟" *

چارون طرف سے چھوٹی بڑی سب ایک مونہ پکار اوٹھین "ھان ھان سنیگے" *

اسپر بیشنوی خنجری ھاتہ مین لئے اوٹھی اور

ٹھاکرانیون کے پاس آبیٹھی - وہ جہان آکر بیٹھی اوسکے پاس ھی کند لڑکے کو پڑھا رھی تہی - وہ گانے کی بڑی رسیا تھی - یہہ سنکر کہ بیشنوی گیت گائیگی اوسکی طرف کھسک آئی - شاگرد کو جو فرصت ملی تو اوٹھکر گیا اور کہانیوالے کے ھاتھہ سے سندیش چھینکر ھڑپ کر گیا *

بیشنوی نے پوچھا "کیا گاون ؟" - سنتے کے ساتھہ ھی چارون طرف سے فرمایشون کی بوچھاڑ ھوگئی - کسی نے کہا "گوبند آدھی کاری" - کوئی بولی "گوپال اوڑے" جودشوراے کی پانچالی پڑہ رھی تھی اوس نے اوسی کی درخواست کی - دو ایک بڑی بوڑھیون نے کرشن جی کی رنگ رلیون کا حکم دیا - اسی کی ھندی کی چندی کرنیکو کسی ادھیڑ نے "سکھی کی کھبریا" کی اور کسی نے "برھا" کی فرمائش کرکے سمجھہ کا پھیر جتایا - کسی نے "گوشت" کی خواھش کی - کسی دیدہ دلیل نے کہا "ندھو کا ٹپہ گانا ھو تو گاؤ نہین تو مین نہ سنونگی" - ایک چھوٹی سی عمر کی لڑکی نے بیشنوی کو سکھانے کے لئے آپ ایک گیت کا سرا گاکر بتا دیا *

بیشنوی نے سب کا حکم سن لیا تو کند کیطرف بھلی کیطرح تڑپنے والی نظر ڈالکر بولی "کیون بیوی آپ کچھہ نہین فرماتین" - کند شرم سے سر نیچا کرکے مسکرائی اور

کچھہ جواب ندیا مگر اوسیوقت ایک پکی عمر والی کے کان مین چپکے سے کہا " کیرتن گانے کو کہونا " - بیشنوی نے یہہ سنتے هی کیرتن (حقانی گیت) گانا شروع کردیا - یہہ دیکھکر کہ اور سب کی بات ٹالکر بیشنوی نے آوسی کی بات رکھی کند پرگھڑون پانی پڑگیا *

هیرا داسی بیشنوی نے پہلے تو خنجری پر دو ایک اونگلیان یون هولے هولے ماریـن که معلـوم هوتا تھا کھیـل رهی هے اسکے بعد مونه هی مونه مین نئے بسنت کے بھونرے کے بھنانے سے ملتے هوے نرم نرم سرون مین یون گنگنانے لگی جیسے کوئی شرمیلی کم عمر نئی دولهن پہلی پہل دولها سے پیار جتانے کو مونه کھولے - پھر تو ایکا ایکی ننهی سی جان والی خنجری یون گرجنے لگی که معلوم هوتا تھا کسی بڑے اوستاد بجانے والے کی اونگلیان اوسپر پڑرهی هین - اور اوسکے ساتھ هی سننے والونکے بدنون مین سنسنیان ڈالنے والی اور پریون کو شرمانے والی آواز گلے سے نکلنے لگی - وه پریون کا جھرمٹ هکا بکا آپے سے باهر هوکر سننے لگا - ایسا معلوم هوتا تھا که بیشنوی کا گلا سارے گھر کو بھر کے آسمان کی خبر لینے چلا - وه بے اٹکل اول جلول پچکلیان عورتین بھلا اس استادی کے گانے کو کیا سمجھه سکتی تھین - هان کوئی جاننے والا هوتا تو ضرور تاڑجاتا که یه سرسے پیرتک تال سر سے ٹھیک گانا نرے اچھے گلے کا کام نتھا - بیشنوی کوئی

بھی کیون نہ ھو گانا بجانا بہت اچھی طرح سیکھے ھوے تھی اور چھوٹی سی عمر مین اوستاد بن چکی تھی *

اوس نے گیت پورا کیا تو گاون والیان پھر گانے کے لئے خوشامدین کرنے لگین - ھریداسی نے پیاسی بے چین آنکھون سے کند نندنی کیطرف دیکھکر پھر کیرتن گانا شروع کیا *

وہ کنول سا رخ جان بخش نظر آئیگا
مارا پھرتا اسی امید پہ گوکل پہنچا
پاون کے نیچے جگہ مجکو ذراسی دینا

جب سے تم جان جہان روٹھ گئی ھو مجھسے
دیس پردیس پڑا پھرتا ھون مارا مارا
کر کے ایک بات میری جان بچاؤ رادھے
تاکہ گھر جاون قدم چھو کے تمہارے واری

بانسری پھرتا ھون گھر گھر مین بجاتا یون ھین
کہ نظر بھر کے وہ مکھڑا نظر آجاے کہین
رادھے جب کہتی ھین ھان بانسری اب بجنے دو
ریلے مین آنسوون کے آپ مین بہ جاتا ھون

پیار کی تم نے نظر اب بھی نہ کی گر مجھپر
سیدھا جمنا کے کنارے مین چلا جاؤنگا

بانسری توڑ کے پھیکونگا وھین دم دونگا
خفگی آپ کی اوسوقت توجائیگی ضرور

گیت پورا ھوچکا تو بیشنوی کند کیطرف نظر بھر کے بولی " ای ھی کاتے کاتے موتھہ سوکھہ گیا ذرا سا پانی تو پلوائیے " *

کند آپ پانی کٹورے مین لیکر آئی تو بیشنوی نے کہا " آپ لوگون کے کٹورے کو تو مین موتھہ نھین لگا سکتی - اوک سے پیونگی ادھر آکر ھاتھہ پہ ڈالدیجے مین ذات کی بیشنوی نہین ھون " اس سے صاف معلوم ھوتا ھے کہ بیشنوی کسی اچھوت ذات کی تھی بیشنوی بنگئی تھی - کند یہہ سنکر اوسکے پیچھے پیچھے پانی پلانے کی جگہہ پھنچی - جھان سب عورتین بیٹھی تھین وھان سے یہہ جگہہ اتنی دور تھی کہ چپکے چپکے بات کیجاے تو کوئی نہ سن سکے - یھان پھنچکر وہ بیشنوی کے ھاتھہ پر پانی ڈالنے لگی - وہ ھاتھہ موتھہ دھونے لگی اور دھوتے ھی دھوتے ایسی آواز مین کہ کوئی اور نہ سنے پاے چپکے چپکے کھنے لگی *

" کیون بیوی کند نندنی آپ ھی کا نام ھے نا ؟ "

کند نے حیرت سے پوچھا " کیون ؟ "

بیشنوي - آپ نے اپنی ساس کو کبھی دیکھا ھے ؟

کند - نھین *

وہ سن چکی تھی کہ ساس ھرد نگی بد چلن ھوکر دیس چھوڑ کے چلی گئی تھی *

بیشنوی - آپ کی ساس آئی ھین - میرے یہان ھین اور آپ کے دیکھنے کو بہت ھی روتی ھین - ھزار ھو پھر ساس ھین - وہ تو یہان آکر گھر والی کو مونھہ دکھانے سے رھین - آپ ھی اتنا کیجئے کہ میرے ساتھہ چلکر اونہین اپنی صورت دکھا آئیے " *

کند لا کہہ سیدھی سادی سہی پھر بھی اتنا تو سمجھتي تھی کہ ایسی ساس سے رشتہ ناتے کا اقرار کرنا ھی ٹھیک نھین اسلئے اوس نے بیشنوي کي بات سے سر ھلا کے انکار کر دیا *

مگر بیشنوی ھے کہ کسیطرح پیچھا ھي نہین چھوڑتي اور بھارے دئے ھي چلي جاتي ھے - آخر کند نے بگڑ کے کہا " مین گھر کي بیوی سے بے کہے نہین جا سکتی " *

ھریداسي گھبرا کے بولي " کہین گھر والي سے نہ کہہ بیٹھنا - کبھی نہ جانے دیگي بلکہ ھوسکتا ھے کہ آپ کي ساس کو یہان بلا بھیجے - اور ایسا ھوا تو بیچاری کو پھر دیس چھوڑ کے بھاگتے ھي بنیگي " *

بیشنوی کتنا ھي جھربیری کا جھانکڑ بنکے کیون نہ پیچھے پڑی رھي کند نے بے سورج مکھي سے پوچھے

جاے پر کسیطرح گلانہ دھرا - ھریداسی بے بس ھوکے بولی " اچھا تو گھر والی بیوی سے کہہ سنکر ٹھیک ٹھاک کر رکھنا مین اور کسی دن آکر لیچلونگي - مگر دیکھنا اچھی طرح کہنا اور ذرا آنسو وانسو بہانا نہین تو کام نہ بنیگا *

کند دل مین تو اسپر راضی نہوئی مگر بیشنوی سے ھان نا کچھہ نہ کہا - ھریداسي ھاتھہ مونھہ کھنگالکر سب کے پاس پلٹ آکر انعام مانگنے لگي - اتنے مین سورج مکھي بھي آن پہنچی - اوسکے آتے ھی ادھر اودھر کي باتین سب موقوف ھوگئین - چھوٹی عمر والیان سب کوئي نہ کوئی کام لے بیٹھین *

سورج مکھي نے ھریداسی پر سر سے پاؤن تک نظر ڈالی اور پوچھا " تم کون ؟ " - نگندرکي ایک ممانی جھٹ بول اوٹھی " بیشنوی ھے گیت سنانے آئی ھے - کیا کہون کیسا اچھا گاتی ھے - ایسا گانا میرے سنے مین تو کبھی نہین آیا - ایک آدہ گیت سنوگی ؟ - گاتو ھریداسی کوئی ٹھاکرجی کا گیت گا " *

ھیراداسی نے کنھیا جی کا ایک اچھوتا گیت گایا - سورج مکھی نے خوش کیا کہ مست ھوکر اوسنے بہت سا انعام دیکر بدا کیا *

بشنوی نے جھککر دونون ھاتھون سے سلام کیا اور کند کی طرف ایک اورللچائی ھوئی نظر ڈالکر چلتی بنی—

سورج مکھی کی آنکھ سے اوجھل ہوتے ہی خنجری پر
دھیرے دھیرے کہروا بجاتی اور ہولے ہولے گاتی چلی *

آورے چاند کے ٹکڑے
کھانے کو دونگی پھولوں کا مدہ، پہنے کو دونگی سونا
عطر دونگی شیشی بھر کے
گلاب دونگی گڑوے مین کر کے
اور اپنی سیج پہ تھالی بھر کے
دونگی پان کے بیڑے

بیشنوی کے چلے جانے کے بعد دیر تک اوسی کی باتین ہوتی رہین - پہلے تو اوسکی بڑی بڑی تعریفین ہوا کین آخر ہوتے ہوتے برائیاں نکلنے لگین - برج بولی "یہ سب سہی مگر ناک ذرا چپٹی ھے" باما کہنے لگی "رنگ بڑا پھیکا ھے" - چندرمکھی بولی "بال ھین کہ سن کے رسے" چمپا بولی "ماتھا کیسا اوٹھا ہوا ھے" - کملا کہنے لگی "ھونٹ ھین کہ ھاتھی کے روٹ" - ھارانی کہنے لگی "بدن بڑا گتھیلا ھے" - پرمدا بولی "موئی کے سینہ پر انگیا کیسی تھی جیسے ھولی کے بھڑوے کی، دیکھے سے گھن آتی تھی" - اسطرح خوبصورت بیشنوی لاجواب بدصورت آٹھہری - للتا بولی "دیکھنے مین جیسی بہی ھو مگر موندی گاتی بہت اچھا ھے" - چھتکارا یہان بھی نہوا چندرمکھی کہنے لگی "وہ بھی ایسا کیا اچھا ھے، موئی کا

گلا موٹا ھے" - مکت کیشی بولی "کیا ٹھیک کہا ھے! موئی گاتی کیا ھے سانڈ ڈکراتا ھے" - 'اننگ بولی "موئي کو گانا کیا خاک دھول آتا ھے' دشوراے کا گیت تو ایک بھي نہ گا سکي" — کنک بولی "نگوڑی کو تال تو بالکل آتی ھی نہین" - غرض فیصلہ ھوگیا کہ بیشوی بدصوت ھی نہین گاتی بھی بہت ھی برا ھے *

دسوین فصل

هریداسی بیشنوی نگندر کے یہان سے چھوٹکر دیبی پور کیطرف چلی—وھان لوھے کے جنگلہ سے گھرا ایک خوبصورت باغ ھے - اوس مین طرح طرح کے پھولون کے درخت 'بیچ مین حوض' اور اوسکے اوپر بیٹھک بنی ھوئی ھے هریداسی باغ مین ھوکر ایک کمرہ مین جاکر کپڑے اوتارنے لگی بنے ھوے بالون کی لٹین جھٹ سر سے جھڑ پڑین - دونون چھاتیان جو نری کپڑے کی تھین سینہ سے کھسک پڑین - پیتل کے کڑے اور جلترنگ کی چوڑیان اوس نے اوتار پھینکین تلک دھوڈالی - بیشنوی کا زنانہ بھیس دور ھونے اور اپنے کپڑے پہنے کے بعد ایک نہایت خوبصورت گبرو نکل آیا - جوان پچیس برس کا تھا مگر خوش قسمتی سے مونہ پر داڑھی مونچھہ کا نام نتھا - چھرہ مہرہ ڈیل ڈول پندرہ سولہ برس کے لڑکون کا سا تھا - چمک دمک دیکھنے کے لایق تھی - یہہ

جوان وهی دیندر بابو هے جسکا تهوڑا سا حال اس سے پہلے بهی آچکا هے *

دیبندر اور نگندر دونون ایک هی گهرانے کے تهے مگر گهرانے کی دونون شاخون مین پیڑهیون سے جهگڑا چلا آتا تها یهانتک کہ دیبی پور اور گوبندپور کے بابوون مین بات چیت تک بهی نهوتی تهی - پیڑهیون سے دونون شاخون مین مقدمہ بازی هوتی چلی آتی تهی - آخر نگندر کے دادانے دیبندر کے دادا سے ایک بڑا مقدمہ جیتا اور دیبی پور کے بابون کا ایک بار ی زور ڈهے گیا - جوکچهہ تها سب ڈگری مین چلاگیا - گوبند پور کے بابوون نے اونکا سب علاقہ مول لے لیا - اوس روز سے دیبی پور اوجاڑ اور گوبند پور آباد هوگیا - پهر کبهی دونون مین میل نهوا - دیبندر کے باپ نے گئے هوے دهن دولت عزت آبرو کے پهر سے بڑهانے کی ایک صورت نکالی - هری پور کے ضلع مین گنیش بابو نام کے ایک اور زمیندار رهتے تهے - اونکی ایک اکلوتی بیٹی هیم بتی تهی - دیبندر سے هیم بتی کا بیاہ کرلاے - وہ بڑا رنگ، چار هاتهہ کی زبان، لکڑ توڑ باتین، هر دم اپنے هی دم کی خیر منانا وغیرہ بہت سے گن رکهتی تهی - اوسکے ساتهہ بیاہ هونے تک دیبندر کے چال چلن پر کوئی دهبہ نتها لکهنے پڑهنے مین لگا رهتا تها - مزاج کا ٹهنکا دل کا سچا تها مگر اس بیاہ نے اوسکا ستیاناس لگادیا - جب بڑا هوا اور

سمجھ بوجھ آئی تو دیکھا کہ بیوی کے ھاتھون گھر مین رھنے کی کوئی صورت ھی نہین - اس عمر مین سب ھی کو رنگ روپ کی چاھت ھوتی ھے - اوسے بھی ھوئی مگر بدزبان ھیم بتی کو دیکھتے ھی اوڑن چھو ھوجاتی تھی - سکھ چین تو گیا بھاڑ مین اوس نے دیکھا کہ ھیم بتی کی زبان سے جر زھر برستا رھتا تھا اوسکی جان نے گھر مین رھنا ھی دوبھر کردیا - ایک دن ھیم بتی نے اوسے ایک حقارت کی بات کہی - دیبندر بہت کچھہ سہ چکا تھا اور نرھا گیا - جھونٹے پکڑ کے ایک لات لگائی اور اوسیدن گھر سے نکل باغ مین اپنے رھنے کو مکان بننے کا حکم دے کلکتہ کو چلدیا - باپ اس سے پہلے ھی مرچکا تھا اسلئے وہ اب آپ سرا تھا - کلکتہ مین بد چلنی کی کانپ مین پھنس کر ابتک جو جو ارمان نہ نکلے تھے اون کے نکالنے مین لگ گیا اگر کبھی جی اوکتا تا اور نفرت ھوتی تو اوسے انگوری پانی سے دھوڈالتا - ھوتے ھوتے اسکی بھی ضرورت نرھی گناہ ھی مین مزا آنے لگا - کچھہ دن بعد بابوگری مین پورا اوستاد بنکر گھوکو لوٹا اور باغ والے مکان مین رھنے بسنے کی ٹھہرا کے بابوگری مین لگ گیا *

کلکتہ سے وہ طرح طرح کے کوتک سیکھکر آیا تھا - دیبی پور مین لوٹ آکر اپنے آپ کو رفارمر مشھور کیا - پہلے تو ایک برھموسماج کھڑی کی - تارا چرن کے بھائی بند بہت سے برھموسماجی بنوا لئے اور لیکچرون کی بھرمار کردی

اسی بیچ مین ایک لڑکیون کے اسکول کی بھی دھوم مچا دی مگر یہ کام کچھ چلا چلایا نہین - راندون کے بیاہ کرانے کی وہ لہراوٹھی کہ دو چار چوڑھے چمارون کی راندون کے بیاہ کراهی کے چھوڑے - مگر سچ تو یون ھے کہ وہ بھی دولها دولہن کے اپنے ھی کرتوت سے ھوے - عورتون کے جیلخانہ کی زنجیر کھولنے کی بابت اوسکا تاراچرن سے پورا تال میل ملگیا دونون رٹ لگانے لگے کہ عورتون کو باھر نکالو - اس بارہ مین دیبندر بابو کو خاصی کامیابی بھی ھوئی مگر باھر نکالنے کے دوسرے معنی مین *

گوبند پور سے واپس آکر بیشنوی کا بھیس اوتار اور اصلی صورت بنا دیبندر پاس کے کمرے مین آبیٹھا - ایک نوکر نے تھکن اوتارنے والی تمباکو بھر کے حقہ سامنے لا کے رکھدیا - کچھ دیر تک سب تھکنون کا ناس کردینے والی تمباکو دیبی کی سیوا ھوتی رھی - جسنے اس بڑی دیبی کے پرشاد (کھانا جو بتون پر چڑھایا جاتا ھے) کا مزا نہ چکھا وہ انسان ھی نہین - اے سبکے دلون کو باغ باغ کرنے اور لبھانیوالی پرمیشر کرے تیری پوجا کا شوق ھمارے دلون سے کبھی نہ جاے تیری سواریان حقہ گڑگڑی سٹک وغیرہ سدا ھماری آنکھون کے سامنے رھین اور تیرے درشن ھی سے ھمین نروان (روح کا جسم اور تناسخ کی آفت سے چھوٹ جانا) حاصل ھوتا رھے - ای گڑگڑی' اے دھوئین کے چھلے لچھے

چھوڑنے والی اے اپنی لانبی نے سے پھن والے سانپ کو شرمانے والی ناگن' اے چاندی کا تاج پہنے والی سر کی سوبھا دکھانیوالی واہ وا واہ! تیرے تاج کی جھالر کیا ھی جھل جھل کر رھی ھے - تیری زنجیر اور چھاے کا گہنا پہنے والی بانکی مونہنال کیا ھی بہار دکھارھی ھے - تیرے پیٹ کا ٹھنڈا نیلا پانی کیا ھی بھاری آواز سے بولتا ھے - ای سب کا دل کھینچنے والی تو سب کی تھکن مٹانے والی' الکسیون کی پالنے والی' دکھ ھوے دلون کے دکھ کو دور کرنیولی' اور خدا سے ڈرنے والون کا جی بڑھانے والی ھے - بیوقوف تیری قدر کیا جانیں - تو سوگ کرنیوالون کو تسلی دیتی ھے ڈرپوک کو منچلا بناتی ھے - بے سمجھ کو سمجھدار بنا دیتی ھے غصہ سے جھلاے ھوے کو ٹھنڈا کرتی ھے - اے سبکو سکھ دینے والی پرمیشر کرے تو سدا میرے گھر براجتی رھے تیری خوشبو دن دونی رات چوگنی ھو- تیرے پیٹ کے پانی کے جھکولے بادل کیطرح گرجتے رھین - اور تیری مونہنال سے میرے ھونٹ ایکدم کے لئے بھی الگ نہون *

خوشی پر دم دینے والے دیبندر نے اس بڑی دیبی کا پرشاد جی بھر کے کھایا مگر طبیعت نہ بھری تو ایک اور زبردست دیبی کی پوجا کا سامان ھونے لگا - پھوس سے ڈھکی ھوئی بوتلون مین براجنے والی نوکر کے ھاتھ مین جھلک دکھانے لگی - وہ خوشی اور آنند کی دیبی جسکا رنگ

شام کے وقت آسمان کے کونون مین دکھائی دینے والی لالی سے ملتا جلتا هے اوس ابلیسی پیالہ مین جسے گلاس کہتے هین سفید بے دهبہ چاندنی کے فرش پر رکھے هوئے چاندی کے تخت (کشتي شراب) پر پالتهی مارے آ بیٹھی "کٹ گلاس" مین پانی چڑھا یا گیا پلینٹڈ جگ نے تانبے کے گڑوے کا کام دیا اور باورچی خانہ سے ایک کالا بھجنگا پروهت (پوجاری) "هاٹ واٹر پلیٹ" نام کی خوبصورت پھولون کی تھال مین "روست مٹن" اور "ٹفلت" نام کے خوشبودار پھول ڈهیر کے ڈهیر رکھکر چلاگیا - اس کے بعد دیبندر دت شاستر کے موافق ادب سے دیبی کی پوجا کرنے آ بیٹھا *

طنبورا ستار طبلہ لئے گانے بجانیوالون کے غول آ کھڑے هوے اور پوجا کے مناسب گانا بجانا کر کے چلے گئے - سب کے بعد دیبندر کا همجولی ایک خوبصورت جوان آ کے بیٹھا یہ اوسکا ماموزاد بهائی , سرندر هے جو بلکل دیبندرکی ضد هے اوسکی نیکی کی وجہ سے دیبندر بھی اوسے بہت چاهتا تها اور اوسکے سوا دنیامین کسی کی نہین سنتا تها - وہ هر روز رات کو اوسکی خیر خبر کو آیا کرتا تها - مگر شراب وراب کے ڈرسے زیادہ بیٹھا نکرتا تها - جب سب اوٹھکر چلے گئے تو اوس نے پوچھا "کہو آج طبیعت کیسی هے"—

دیبندر — کیا کہون سارا بدن روگون کا گھر بنگیا هے *

سرندر — کوئی خاص بات؟ بخار هے کہ نہین؟

دیبندر — نہین

سرندر — اور وہ کلیجہ کا درد ؟

دیبندر — جون کا تون ھے

سرندر — تو کیا اچھا نہ ھوگا کہ اس سب واھیات کو چھوڑ دو

دیبندر — کسے ؟ شراب کو ؟ کب تک کہوگے - وہ تو
میرے دم کے ساتھہ ھے

سرندر — دم کے ساتھہ کیسی ؟ نہ ساتھہ آئی نہ ساتھہ
جائیگی - هزارون نے چھوڑ دی - تم بھی کیون
نہ چھوڑ دو

دیبندر — کس سکہ چین کے بھروسہ پر ؟ جنہون نے
چھوڑی اون کے لئے دوسرے چین آرام کے
سامان تھے - اونہین کے بھروسہ چھوڑ دی - میرا
تو کوئی خوشی کا ذریعہ ھی نہین

سرندر — نہ سہی - جان کو رکھنے' جیتے رہنے ھی کے
لئے چھوڑ دو *

دیبندر — جنہین جان پیاری ھو جینے سے خوشی ھوتی ھو
وہ چھوڑین مجھے جینے ھی سے کیا فائدہ ؟ سرندر
کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آے اور بڑے
پیار سے بولا " اچھا جانے دو - میرے کہنے سے
چھوڑ دو " - دیبندر کی آنکھون مین بھی آنسو
بھر آے اور بولا " مجھے نیک راستہ پر چلنے کی

صلاح دینے والا تمہارے سوا کوئی نہین - اگر اگر کبھی چھوڑی تو تمہارے هی کہنے سے یا ......"

سرندر — یا کیا ؟

دیبندر — یا گھروالی کی سناونی سنکر — اب تو مرنا جینا دونون برابر هین - سرندر آنسو بہاتا اور جی هی جی مین هیم بتی کو هزارون گالیان دیتا گھر کو واپس گیا *

گیارهوین فصل

سورج مکھی کا خط کمل منی کے نام

جان سے پیاری شری متی کمل منی کی عمر کرور برس هو - اب تو تم کو دعائین دیتے بھی شرم آتی هے کیونکہ تم بھی اب ایشور کی کرپا (خدا کی عنایت) سے پوری جوروا اور ایک گھر کی بیوی هو - خیر جو کچھ بھی هو مین تمہین اپنی چھوٹی بہن کے سوا کچھ نہین سمجھ سکتی - پال پوسکے بڑا کیا شروع سے لکھنا پڑھنا سکھایا - مگر اب تو تمہارے هاتھ کا لکھا دیکھکر یہ اپنے هاتھ کی گھسچ پسچ تمہین بھیجتے هوے بھی شرم آتی هے - مگر شرم سے کام کیسے چلیگا - میرے سکھ چین کے دن چلے گئے - نہ گئے هوتے تو یہ گت

کیون هوتی - کیا بری گت ؟ هاے کسی کے آگے مونھہ سے نکالنے کی بات نہین - کہتے ہوے کلیجہ بھی مونھہ کو آتا ھے اور شرم بھی آتی ھے - مگر دل کی ٹیس بن کہے سہی بھی نہین جاتی - اور کہون تو کس سے کہون - تمہین ایک جان کی برابر بہن هو - تمهارے سوا کوئي میرا چاهنے والا نهین - پھر تمهارے بهائي کي بات تمهارے سوا کهہ بهي کس سے سکتي هون *

مینے اپني چتا (وہ لکڑی اوپلے کا ڈھیر جسپر هندو مردے کو جلاتے هین) آپ اپنے هاتون چني هے - کند نند ني اگر بھوکون مرجاتي تو میری اس مین کیا خطا تهي - پرمیشر اتنے بہت سے لوگونکو بچاتے هین کیا اوسے نہ بچاتے ؟ مینے کیون بیٹھے بٹھاے اوسے گھر مین رکھکر اپنی اچھی بچھی جان کو جنجال مول لیا ؟

تم نے جن دنون اوس ناس گئی کو دیکھا وہ بچی تھی اب سترہ اٹھارہ برس کی ھے - یہ بھی قبول لنا ھی پڑتا ھے کہ وہ خوبصورت ھے - اوسکی خوبصورتی ھی نے مجھے دین دنیا سے کھویا ھے *

دنیا کے پردہ پر میرا کوئی سکھہ چین ھے تو خاوند - دنیا کے تختہ پر مین کسی چیز کی پرواہ رکھتی هون تو خاوند کی خدائی خدائی مین میرا کوئی دھن دولت ھے تو خاوند هاے اوس خاوند هی کو کند نند نی میرے جی سے نکالے لئے جاتی ھے - دنیا مین میری کوئی آرزو ھے تو خاوند کی چاهت

افسوس کہ وہ خاوند کی چاہت ھی کند مجھ سے چھینے لئے جاتی ھے *

دیکھو کہیں اپنے بھائی کو برا نہ کہہ بیٹھنا - مین اونہین برا نہین کہتی - وہ بڑے دیندار آدمی ھین - دشمن بھی اون کے چال چلن مین برائی نہین نکال سکتے - مین روز اپنی آنکھہ سے دیکھتی ھون کہ وہ دل کو مٹھی مین رکھنے کی جان توڑ کوششین کرتے ھین - جدھر کند نندنی ھوتی ھے اودھر جہانتک ھوسکتا ھے آنکھہ اوٹھا کر بھی نہین دیکھتے اورکوئی ایسی ھی ضرورت نہو تو اوسکا نام بھی زبان پر نہین لاتے - یہانتک کہ اوسکے ساتھہ برا برتاؤ بھی کر بیٹھتے ھین اوسے بے خطا ڈانٹتے ڈپٹتے بھی سنا ھے *

اچھا تو پھر مین اول پٹانگ لکھتے لکھتے کیون مری جاتی ھون ؟ کوئی مرد پوچھتا تو سمجھانا کٹھن تھا - مگر تم عورت ذات ھو اتنے ھی مین سمجھہ گئی ھوگی - کند نندنی اونکی آنکھہ مین اور عورتون کیطرح ایک معمولی چیز ھوتی تو اوسکی طرف آنکھہ نہ اوٹھانے کی اتنی فکر ھی کیون کرتے - اوسکا نام زبان پر نہ لانے کا اتنا خیال ھی کیون رکھتے - کند نندنی کے کارن وہ آپ اپنی نظرون مین خطاوار ٹھیرے ھین اسلئے کبھی کبھی اوسے بے خطا گھڑک جھڑک بیٹھتے ھین - یہ جھنجھلاھٹ اوسپر نہین اپنے آپ پر ھوتی ھے - یہ گھڑکی جھڑکی اوسے نہین اپنے آپ کو

ھوتي ھے - مین اچھي طرح سمجھتي ھون - اتنے زمانہ سے اونکے دیکھنے کي قسم کھا کر باھر بھیتر اونہین کو دیکھتي رھي ھون - اونکي پرچھائین دیکھکر جي کي بات بتاسکتي ھون - مجھسے بھلا وہ کیا چھپائینگے - کبھي کبھي بے خیالي مین ادھر اودھر تکنے لگتے ھھین - کیا مین نہین جانتي کہ اونکي آنکھہ کسے ڈھونڈتي ھے - کوئي دیکھہ پاے تو جھٹ نظر پھرا لیتے ھین - مین اتنا بھی نہین سمجھتی ؟ کھانا کھاتے کھاتے کسکی آواز سننے کے لئے ھاتھہ کا نوالہ ھاتھہ مین لئے کان کھڑے کئے رھجاتے ھین کھانا کچھہ چاھتے ھین مونھہ مین کچھہ دھر لیتے ھین - کند کی آواز کان مین آلے تب ھی پھر زور زبردستی کھانے لگتے ھین - میرے جي جان کے مالک ھمیشہ ھنس مکھہ نظر آتے تھے - آج کل ایسی اوسان سے نکلے ھوے کیون رھتے ھین - بات کھو تو سنتے ھی نہین یونہین ھون ھان کھدیتے ھین - اور جو مین جھنجلا کے کہتی ھون " پرمیشر کرے مجھے جلد ھی موت آے " تو بے سنے ھون ھان کھدیتے ھیں - اسقدر جنگ مین رھنے کا سبب کیا ؟ پوچھو تو کہتے ھیں " مقدمہ کی فکر " - مگر مین اچھی طرح جانتی ھون کہ مقدمہ کي بات اون کے جی مین آنے ھی نہیں پاتی - مقدمہ کي بات تو جب کرتے ھیں تو ھنس ھنسکے - اور ایک بات ھے گاون کی بڑي بوڑھیان ایکدن کند کی باتین

کو رهی تهین - اوسکے بچپن مین رانڈ هو جانے اور بے آسرا بے سہارا رهجانے کا دکهڑا نکالکے جی کڑها رهی تهین تمهارے بهائي بهی وهین کهڑے تهے - مینے چهپکے پیچهے سے دیکها کہ اونکی آنکهون مین آنسو بهر آے پهر ایکا ایکی جلدي جلدی ڈگین بهرتے وهان سے چلدئے - ابهي کئي دن هوے مینے کمود نام کي ایک نوکر رکهی هے - بانو اوسے کمود هی کہکے پکارتے هین - کبهی کبهی ایسا هوتا هي کہ کمود کهنا چاهتے هین مگر کند پکار اوٹهتے هین - اور کهانتک آپے سے باهر هونگے ؟ آپے سے باهر هونے کي کوئي وجہ بهي ؟

یہہ تو نهین کہہ سکتي کہ وہ میرے ساتهہ بے پروا هي برتتے یا بے خیالی کرتے هین - نهین آگے سے بهي بڑهکے خیال کرتے اور دل رکهتے هین - مگر اُسکي وجہہ جو هے مین اچهي طرح جانتي هون - دل مین اپنے آپ کو میرا قصور وار سمجهتے هین - ساتهہ هي یهہ بهی جانتي هون کہ میری جگهہ اب اون کے دل میں نهین - دل رکهنا اور هے چاهت کچهہ اور - ان دونون مین جو فرق هے هم عورتین آساني سے سمجهہ سکتے هین *

ایک اور هنسي کی بات سنو - ایشورو دیا ساگر

کوئی کلکتہ کے پنڈت ھیں - اونہون نے رانڈون کے بیاہ پر ایک کتاب لکھہ ماری ھے - رانڈون کے بیاہ کا جو بندوبست کرے وہ اگر پنڈت ھے تو الو پھر کون ؟ آج کل بہتا چارجی بیٹھک مین آے نہین کہ اس کتاب پر بحث ھونے لگی - دو ایک ھي دن ھوے کہ منطقي بکبک کے باوا آدم اور ماتا سرسوتي (علم کي دیبی) کے سپوت رانڈون کے بیاہ کي طرفداری مین بکواس لگاکے بابو سے اپنے پاتھہ شالہ (مکتب) کی مرمت کے لئے دس روپیہ لیگئے - اوسکے دوسرے ھي دن سرو بھوم پنڈت نے رانڈون کے بیاہ کی برائی پر اسپیچ دی اونکی بیٹی کے بیاہ کے لئے پانچ تولہ سونے کی پھنچیان مینے بنوادیں *

بہت دیر سے دکھڑا روتے روتے تمہارے کان کھا گئی دم ناک مین کر رکھا ھے - نہ معلوم تم کیسی کیسی اوکتائی اور جھنجلائی ھوگی مگر کیا کرون بہن دل کا دکھہ درد تم سے نکہون تو کس سے کہون - میری کتھا تواب بھی پوری نہین ھوئی ھے مگر تمہارے خیال سے چپ ھوے جاتی ھون ان باتون کا کسی سے ذکر نکرنا - اپنے سرکی قسم دیتی ھون یہہ خط اپنے میان کو ندکھانا *

سورج مکھی

ایک بات اور رھگئی - جان بچنے کی ایک ھی

صورت نظر آتي هے کہ پاپ کا تون کهین اور پهنتا دون
مگر بهیجون توکہان ؟ کهو تم لے سکتی هو یا ڈر لگتا هے ؟

کمل نے جواب مین لکہا

تم پاگل هوگئي هو - نهین تو یون خاوند سے بد گمان نهوتیں - بدگمانی چهوڑدو اور جو کسیطرح خاوند کا اعتبار نہ آتا هو تو کسی گڑهیا مین جا کے ڈوب مرو مین کمل منی بالکل سمجهہ کی بات بتاتی هون - رسی گگری سمیت ڈوب مرو - جو خاوند پر بهروسہ نکرتی هو اوسکا ڈوب مرنا هے بهلا *

بارهوین فصل

کنچهی پهوتی

دو چار هی دن مین نگندر کی ساری چال ڈهال بدلنے لگی - صاف ستهرے آسمان پر بادل نظر آنے لگا اوسکے چال چلن پر گهنگهور گهٹا چها گئی اور وهی حالت هوگئی جو گرمیون مین شام کے وقت آسمان کی هوتی هے سورج مکهی یهہ دیکهہ آنچل سے آنکهین پوچهنے لگی *

دل مین خیال آتا تها کمل هی کی بات ماننی چاهئے خاوند کیطرف سے برا گمان کیون کرون - اونکا دل اٹل پہاڑ هے - شاید مین هی غلطی پر هون - هوسکتا هی

کہ اوهن کے دشمن بیمار هون - اسطرح اوس نے ایک ریت کی دیوار کهڑی کی *

گهر پر ایک چهوٹے درجہ کا ڈاکٹر رها کرتا تها - وہ آپ هی گهر کا سب کام دهام دیکهتی بهالتی تهی اسلئے زنانہ مین سے سب کے ساتهہ بات چیت کیا کرتی تهی برآمدہ کی پچهیت پر چک پڑی رها کرتی تهی - آوسکے پیچهے آپ بیٹهتی تهی اور برآمدہ مین وہ شخص جس سے بات کرنی هوتی - ڈاکٹر سے بهی اسیطرح بات چیت کیا کرتی تهی - ڈاکٹر کو بلواکر سورج مکهی نے کہا " دیکهتے هو کہ بابو بیمار هین دوا دارو کیون نهین کرتے " *

ڈاکٹر - کیا بیمار هین ؟ مجهے تو کانون کان بهی خبر نهین بیماری کا نام بهی نهین سنا *

سورج مکهی - بابو نے تمسے کچهہ نهین کہا ؟

ڈاکٹر - جی نهین - آپ هی فرمائیے نا کہ کیا بیماری هے *

سورج مکهی - ڈاکٹر هوکے مجهسے پوچهتے هو کہ کیا بیماری هے *

ڈاکٹر بهت چکرایا - کهنے لگا " مین ابهی جاکر پوچهتا هون " - اوٹهنے کے لئے پر تول رها تها کہ سورج مکهی نے کہا " بابو سے کچهہ پوچهو پا چهو مت دوا دارو کرو " *

ڈاکٹر نے دل میں کہا " یہ تو اچھا علاج ہوا - " جو حکم دوا کی فکر گیا " کہکر اوڑنچھو ہوگیا - دوا خانہ میں جا تھوڑا سوڈا، تھوڑی پورٹ واین، تھوڑا شربت فیری میوریٹیس، تھوڑا سا اپنا سر اپنی ایسی تیسی ملاکر شیشی میں ڈال، چٹھی لگا دن میں دو بار پینے کی ہدایت لکھکر بھیجدی سورج مکھی دوا پلانے چلیں - نگندر نے شیشی اوسکے ہاتھ سے لے پٹرہ پٹرھا کر ایک بلی کے کھینچ ماری - بلی بگٹٹ بھاگی - دوا اوسکی دم پر سے ٹپک ٹپککر تھکانے لگ گئی سورج مکھی بولیں " اچھا دوا نہیں پیتے تو یہی بتادو کہ دشمنوں کو بیماری کیا ہے " - نگندر نے مونہہ بنا کے کہا "بیماری کیسی " ؟

سورج مکھی بولی " ذرا آئینہ میں مونہہ تو دیکھو حالت کیا ہوگئی ہے " - یہہ کہکے آئینہ سامنے لاکر رکھدیا نگندر نے اوٹھا دور پھینکدیا - آئینہ چکنا چور ہوگیا *

سورج مکھی کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرتے دیکھ نگندر لال لال آنکھیں نکالکے آوٹھکر چلاگیا - باہر جاکر ایک نوکر کو بے خطا پیٹ ڈالا - اس مارے سورج مکھی کا بدن سب جھنجھنا نے لگا *

اس سے پہلے نگندر نہایت ٹھنڈے مزاج کا آدمی تھا مگر آجکل بات بات پر بگڑتا اور آگ بگولہ ہوا جاتا تھا *

اور خالی غصہ ہی تو نتھا - ایکدن رات کو کھانے کا وقت گزر جانے پر بھی وہ زنانہ میں نہ آیا - سورج مکھی

بیٹھی راستہ دیکھہ رهی هے - بہت رات گئے گھر مین آیا تو صورت دیکھتے هے سورج مکھی کے هاتھون کے طوطے اوڑ گئے - چہرہ تمتمایا هوا هے - آنکھین لال هو رهي هین - شراب پئے هوے هے - اس سے پہلے اوسنے کبھی مونھہ کو نہ لگائی تھی - اسلئے دیکھکر سورج مکھی کے اوسان جاتے رهے *

اوس دن سے هر روز ایسا هی هونے لگا - ایکدن سورج مکھی نے اوسکے پاون پکڑکے اور بہتے هوے آنسو ونکو کسیطرح روک تھامکے بہت خوشامد سے گڑگڑا کے کہا " میری خاطر سے اسے چھوڑ دو " نگندر نے پوچھا " برائي کیا هے ؟ " *

سوال کے تیور هی اگرچہ جواب کا گلا گھونٹے دیتے تھے پھر بھی اوس نے جي کڑا کرکے جواب دیا " برائی ورائی مین جانتی نہین - جسے آپ برا نہ جانین اوسے مین بھی برا نہین سمجھتي مگر میرے کہنے سے چھوڑ دو " *

نگندر بولا " سورج مکھی سنو مین هون متوالا - متوالے کي بات کا سب اعتبار کیا کرتے هین - میری بات کا اعتبار کرنا نہین تو اسکی بھي ضرورت نہین " *

سورج مکھی کمرہ سے باهر چلي گئی - نوکر کی مارپیٹ کے وقت سے اوس نے جی مین ٹھان لی تھی کہ اوسکے آگے آنسو نہ بہائیگی *

دیوانجی نے کہلا بھیجا "مانجی سے کہنا دھن دولت سب چلا اور رھنا دکھائی نہین دیتا" *

"کیون ؟"

"بابو تو کچھہ دیکھتے بھالتے نہین - عملے والے جو جی مین آتا ھے کرتے ھین - آقا کی بے پرواھی دیکھکر میزی کوئی سنتا نہین" - سورج مکھی سنکر بولی "دھن دولت جنکا ھی اونہین کے رکھے رھسکتا ھے - نہین جاتا ھے جانے دو"

اس سے پہلے نگندر آپ سب دیکھہ بھال کیا کرتا تھا *

ایکدن تین چار ھزار آسامیان اوسکی کچہری کے دروازہ پہ ھاتھہ جوڑ کے آکھڑی ھوئین "دھائی ھے ھجورکي - نائب گماشتہ کے ھاتھون مرمٹے - جو کچھہ تھا سب چھین لیا - ھجور کے سوا ھمارا بچانیوالا کون ھے" نگندر نے حکم دیا "سب کو بھگادو" *

اس سے پہلے گماشتہ نے ایک آسامی سے ایک روپیہ مار پیٹ کے لیلیا تھا - اوس نے گماشتہ کی تنخواہ مین سے دس روپیہ کا ٹکر آسامی کو دلوا دئے تھے *

ھردیو گھوشال نے لکھا "تمہین ھوا کیا ھے ؟ کیا کیا کرتے ھو ؟ بہت سوچتا ھون کچھہ سمجھہ مین نہین آتا - تمہارا خط اول تو آتا ھی نہین اور آتا بھی ھے تو دو سطر کا وہ بھی اول ٹپانگ جسکا نہ سر نہ پیر - کوئی بات ھی نہین ھوتی - خفا ھو تو یہی لکھو - مقدمہ ھارگئے ھو تو یہی کہو - اچھا اور کچھہ کہو یا نکھو یہ تو کہو طبیعت کیسی رھتی ھے ؟" *

نگندر نے جواب مین لکھا " میری بات کا برا نہ ماننا مین منجدھار مین ڈوب رہا ہون *

ھردیو بہت سمجھدار آدمی تھا - دلمین کہنے لگا " این ! یہہ کیا ؟ کوئی مالی پریشانی ھے ؟ کوئی دوست بچھڑ گیا ؟ دیبندر سے کوئی امبر چمبر ہوئی ؟ یا کسی کی چاھت نے پاگل کر رکھا ھے ؟"

کمل منی کے پاس سورج مکھی کا ایک خط اور آیا اوسکے آخر مین لکھا تھا " کمل منی بہن ایکبار اور صورت دکھا جاؤ - تمہارے سوا میرے دکھ پر دکھنے والا اور کوئی نہین - ایکبار پھر آو" *

تیرھوین فصل

روم روس کی لڑائی

کمل منی کے پیر اوکھڑ گئے اور نہ رھا گیا - وہ عورتون مین ایک ھیرا تھی ویسے ھی خاوند کے پاس پہنچی سریش چندر گھر مین بیٹھا آفس کی آمدنی اور خرچ کا حساب دیکھہ رھا تھا - اوسکے پاس ھی فرش پر ایک برس کا بچہ ستیش چندر ایک انگریزی اخبار ھتھیائے بیٹھا تھا پہلے تو ھڑپ کرجانے ھی کی سوجھی تھی - جب اوس مین کامیابی نہوئی تو اب بچھائے بیٹھا تھا *

کمل منی نے خاوند کے پاس پہنچکر بہت ادب سے دونون ھاتھہ جوڑ کے ایک فرشی سلام کیا " مہاراج کو بندگی پہنچے "

(اس سے کچھہ ھی پہلے گھر پر گوبند ا نڈھی کاری کا جا ترا ھوچکا تھا) - سریش چندر نے ھنسکر کہا " کیا پھر خرگوش چوری گیا ؟"

کمل — جی نہین - خرگوش ورگوش کہیرے ککڑی کے بھروسہ نرھئیے کا اب کے بڑی بھاری چیز چوری گئی ھے *

سریش — کیا چیز اور کہان ؟

کمل — گوبند پور مین چوری ھوگئی - دادا کی سونے کی ڈبیہ مین ایک کانی کوڑی تھی وہ کوئی لیکر چلتا بنا - پہلے کچھہ سریش کی سمجھہ مین نہ آئی - کہنے لگا " تمھارے دادا کی سونے کی ڈبیہ تو ھوئی سورج مکھی مگر یہہ کانی کوڑی کیا ؟"

کمل — سورج مکھی کی سمجھہ بوجھہ

سریش بولا " جب ھی لوگ کہتے ھین سارا کوڑی کا کھیل ھے سورج مکھی نے اسی کانی کوڑی سے تمھارے بھائی کو کوڑیا غلام بنا رکھا ھے - اور تمھارے پاس اتنی سمجھہ ھونے پر بھی ...... کمل نے اوسکے مونہہ پر ھاتھہ رکھدیا ھاتھہ الگ ھوا تو بولا "اچھا وہ کانی کوڑی کون لے گیا ؟"

کمل — یہہ تو نہین معلوم مگر اوسکا خط پڑھکرا تنا تو سمجھہ مین آتا ھے کہ اوسکی کانی کوڑی کھوئی

ضرور گئی - نہین تو ایسا خط نہ لکھتی *
سریش — خط دیکھنے کو مل سکتا ہے ؟
کمل — خط آو سکے ہاتھہ مین دیکر بولی " لو پڑھو
سورج مکھی نے یہ سب باتین تم سے کہنے کی ممانعت کردی ہے مگر جبتک ہر ایک بات تم سے نکہدون دل ہچکیان لیتا رہیگا جبتک خط تمہاری نظر سے نہ گزاردون نہ بھوک پیاس لگیگی نہ نیند آئیگی بلکہ ہو سکتا ہے کہ گھمنی کی بیماری ہو جاے " *
سریش چندر خط ہاتھہ مین لیکر ذرا دیر سوچکر بولا " جب تمہین منع کردیا ہے تو مین یہہ خط ندیکھونگا بلکہ یہہ بھی سننا نہین چاہتا کہ لکھا کیا ہے - صرف اتناہی بتادو کہ کرنا کیا ہوگا " *
کمل — کرنا کیا ہوگا ؟ یہی کہ سورج مکھی کی سمجھہ بوجھہ کھوگئی ہے - اوسے تھوڑی سی سمجھہ بوجھہ چاہئے ہے - اب ایسا کون ہے جو اوسے سمجھہ بوجھہ دے - سمجھہ بوجھہ جوکچھہ ہے تو ستیش بابو کے پاس - اسی لئے اونکی ممانی نے ستیش بابو کو گوبند پور آنے کو لکھا ہے *
ستیش بابو اس بیچ مین ایک گلدان پھولون سمیت اوندھا چکے تھے اور دوات کی تاک لگا رہے تھے - سریش

نے اونکی طرف دیکھکر کہا " بیشک سمجھہ بوجھہ دینے والا تو بہت اچھا ڈھونڈ نکالا ھے - خیر اب سمجھہ مین آیا کہ بھاوج کے یہان سے آپ کو بلاوا آیا ھے - ستیش کو جانا پڑا تو کمل کو بھی بے جاے نہ بنیگی - سچ تو ھے سورج مکھی کی کانی کوڑی نہ گئی ھوتی تو ایسی بات کیون لکھتی " *

کمل — بس اتنی ھی سی بات - ستیش کا بلاوا ھے میرا بلاوا ھے اور آپکا بلاوا ھے *

سریش — میرا بلاوا کیسا ؟

کمل — تو کیا سمجھتے ھو مین اکیلی جاؤنگی - ساتھہ لوٹا تولیا لیکر کون چلیگا ؟

سریش — یہہ تو سورج مکھی کی ھٹ دھرمی ھے - لوٹا تولیہ لیجانے ھی کے لئے اگر جمائی بابو کی ضرورت ھے تو دو چار دن کے لئے کوئی جمائی بابو کہین سے پکڑ لا دونگا *

کمل منی بہت جھنجلائی - تیوری مین بہت سے بل ڈال لئے - سریش کا منہ چڑایا اور جو کاغذ وہ لکھہ رھا تھا پھاڑ کے پھینکدیا - سریش نے ھنسکر کہا " تو پھر چھیڑ چھاڑ کرنے کیون چلی تھین " *

کمل نے لگاوٹ سے بگڑ کے کہا " ھمارے جی کی خوشی اینسی ھی چھیڑینگے *

سریش نے بھی غصہ کی صورت بناکر کہا "توھماری بھی خوشی - ایسی کہینگے" *

آپے سے باھر نکلی ھوئی کمل نے نیچے کا ھونت دابکر چھوتے سے ھاتھہ کا گھونسا سریش کو دکھایا - گھونسا دیکھکر سریش نے اوسکا جوڑا کھولدیا اسپر آگ بگولہ ھوکر کمل نے اوسکی دوات کی سیاھی اوکا لدان مین اونڈھا دی *

سریش نے جھلاھت مین دوڑ کے اوسکا مونھہ چوم لیا جھنجھلاھت مین آپے سے باھر ھوکے کمل نے بھی اوسکا گال کات لیا - یہہ دیکھکر ستیش کے دل مین بڑی پیارکی لہراوتھی - وہ سمجھتا تھا مونہ چومنے کا اوسی نے ٹھیکہ لے رکھا ھے - اسلئے اوسکی لٹس ھوتے دیکھی تو بادشاھی حصہ لینے کو مان کا گھٹنا پکڑکے کھڑا ھوگیا اور دونون کے مونہ کی طرف دیکھکر کلکاریان مارنے لگا - یہ ٹھٹھے کملؔ کے کانون کو کیاھی بھلے لگے - اوس نے ستیش کو گود مین اوتھا بے گنتی بوسے لے ڈالے - اسکے بعد سریش نے اوس کی گود سے لیکر خوب چوما چاٹا - اسطرح بادشاھی حصہ وصول کرکے ستیش بابوگود سے نیچے اوترے - اوترتے ھی باپ کی پنسل نظر پڑگئی - اوسے جھت لینے کے لئے لپکے اور ھاتھہ مین اوتھاکر مزے لے لیکے منہ مین رکھکر چوسنے چاٹنے لگے *

کروکشیترکی لڑائی کے زمانہ مین ایکدن بھگدت اور

ارجن میں زور کا رن پڑا - بھگدت نے ایک بے روک تیر ارجن کیطرف چھوڑا - سری کرشن نے جو دیکھا کہ ارجن اوسکی روک تھام نہیں کرسکتے تو اپنا سینہ سامنے کردیا اور تیر کو چھاتی پہ لیکر روک لیا - اسیطرح سریش چندرکی اس بڑی ڈراونی لڑائی میں ستیش نے سب وار اپنے اوپر لیکر لڑائی کو روکدیا - مگر یہہ لڑائی اور ملاپ یونہیں آناً فاناً ہوئے اوردم کے دم میں تھمتے رہے *

اس کے بعد سریش نے پوچھا "توکیا سچ مچ ھی تمہیں گوبندپور جانا ہوگا - میں اکیلا کیسے رھونگا" *

کمل — جیسے میں اکیلا چھوڑے ھی تو دیتی ہون مجھے بھی جانا ہوگا آپ کو بھی - لو اب جاؤ سویرے سویرے آفس کا کام نبیڑ آؤ - اور جو دیرکی تو میں اور ستیش دونوں دو کونوں میں بیٹھکر رونا شروع کردینگے *

سریش — بھلا میں کسطرح جاسکتا ہون - یھی تو السی مول لینے کے دن ھین - تم اکیلی ھی چلی جاؤ *

کمل منی — آو ستیش آو تو - ھم تم دونوں ملکر دو کونوں میں بیٹھکر رونا شروع کرین *

مان کی پیاری آواز کان میں پہنچتے ھی پنسل بھنبوڑنا چھوڑ مزے میں آکر وہ کلکاریان مارنے لگا اسلئے کمل منی کا رونا دھونا سب رھگیا آوسکی جگھ

آوسکا مونهہ چومنے لگي - سریش بهی دیکها دیکهی ایسا هی کرنے لگا - ستیش نے أترا کر اور نخرے مین آکر ایک هنسی کی لهر آوتهائی - جب یهہ بڑا کاربار نبڑ چکا تو کمل پهر بولی " اب کیا حکم هوتا هی " *

سریش — تم جاونا - مین روتا کب هون - مگر السی کی
فصل مین بهلا مین کیونکر جا سکتا هون یهہ
سنکے کمل پهر روتهہ بیٹھي - نہ مونہ سے بولے
نہ سر سے کھیلے *

سریش کے قلم مین تهوڑی سی سیاهی باقی رهگئی تهی قلم هاتهہ مین لئے چپکے چپکے پیچهے جاکر کمل کے ماتهے پر آونگلي سے چهاپا مار دیا - وہ هنسکے بولي " پیارے دیکهو تو مین تمہین کتنا چاهتی هون " اور سریش کے کاندھے بانہون مین دبوچکر مونهہ چوم لیا - چهاپے کی ساری سیاهی سریش کے گال کو لگ کر رهگئی *

اب کی لڑائی مین یون فتح پانے کے بعد بولی " اگر کسیطرح جانا نہین هو سکتا تو اچها میرے هی جانے کا بند و بست کردو *

سریش — لوٹ کے کب آؤگی ؟

کمل — یهہ بهی پوچهنے کی بات هی - تم نہ گئے تو مین کے دن
ٹک سکتی هون ؟

سریش نے کمل کو گوبند پور بهجوا دیا - مگر هم نے

معتبر ذریعہ سے سنا ھے کہ سریش بابو کے صاحب لوگون کو
اوس سال بہت نفع نہوا - بلکہ کوٹھی کے کارندون نے
ہم سے چپکے سے یہہ بھي کہا کہ سریش بابوھی کے قصور سے
ایسا ھوا - وہ ان دنون جی لگا کے کام ھی نکرتے تھے
خالي گھر مین پڑے کڑیان گنا کرتے تھ - سریش چندر نے
ایکدن سنا تو بولا " وہ تو ھونا ھی تھا - لچھمی نے
اون دنون مجہسے مونہہ موڑ رکھا تھا " - سنے والون نے
مونہہ پھیر کے کہا " اے پھٹے مونہہ ! کیا جورو کا غلام ھے "
سریش کے کان تک یہہ بات پہنچی تو کانون تک باچھین
کھل گئین نوکر کو بلاکر حکم دیا "دیکھہ بے اچھے اچھے کھانے پکانا
آج بابو لوگ یہین کھانا کھائینگے *

چودھوین فصل

پگڑی گئي

گوبند پور مین نگندر کے یہان ایسا معلوم ھوتا تھا
کہ اندھیرے مین ایک پھول کھلا - کمل منی کی
ھنستي ھوئی صورت دیکھکر سورج مکھي کی آنکھہ کے
آنسو سوکھہ گئے - گھر مین پاون دھرتے ھي کمل
سورج مکھي کے بالون کے جھنتے لے بیٹھی - بہت دن سے
اوس نے بال نہ سنوارے تھے - کمل نے کہا " دو ایک پھول
کھونس دون " - سورج مکھی نے ڈھیلے ھاتھہ سے
اوسکے گال پر ایک چپت جمائی - مگر وہ " نہین نہین "

کہتی ھی رھی کمل نے چپکے سے دو ایک پھول بالون مین
کھونس ھی دئے اور جب عورتون کی سبھا جتی تو
کہنے لگی " دیکھتی ھو نگوڑی کو بڑھاپے مین سر مین
پھول لگانے کا شوق چرایا ھے *

نگندر کے چمکتے ھوے مونھہ پر جو گھٹا چھائی ھوئی تھی
اوسپر بھی پردہ سا پڑگیا - اوسے دیکھتے ھي کمل نے
جھککے سلام کیا - نگندر نے پوچھا " کمل تم یہان کہان ؟ "
اوسنے مونھہ نیچا کرکے اور بالکل بھلے مانس بنکے
جواب دیا " جی کیا کہون یہہ بچہ گھسیٹکے لے آیا "
نگندر بولا " بہت ٹھیک ! ارے کوئي ھے ؟ مارو تو
باجی کو " یہہ کہکے بچے کو گود مین اوٹھا لیا اور یہہ
سزا دی کہ گال کاٹ لیا - بچہ نے شکریہ مین رال بدن پر
ٹپکادی اور موچھہ پکڑ کے کھینچ لي *

کند نندني سے کمل نے اسطرح بات کی " آھا !
یہہ کون ؟ کندی ھے ! کندی اندھی دھندی اچھی
تو ھے ؟ " - وہ مونھہ تکتی رھگئي - پھر تھوڑی دیر
سوچکے بولي " جی ھان اچھي ھون " *

کمل — جی ھان باجی کہتے کیا مونھہ دکھتا ھے - مجھے
باجی کہا کر نہین تو سوتی ھوئی کے جھونٹون مین
چنگاری رکھدونگی - اور نہ سہی تو چھپکلی اوپر
چھوڑ دونگي *

کند بچاری سے جو کہدیا جاے وھی کرنے لگتی تھی باجی باجی کہنے لگی - جن دنون کلکتہ مین کمل کے پاس رھتی تھی تو اوسے کچھہ بھی نہ کہتی تھی - بات ھی بہت کم کرتی تھی - مگر اوسکی گھتی مین پڑی ھوئی محبت الفت دیکھکر اوسیوقت سے اوسے چاھنے لگي تھي بیچ مین جو کئي برس تک ملنا نہوا تو کچھہ کچھہ بھولسي گئي تھي مگر اب جو دونون کي طبیعتون نے آپس مین میل کھایا تو وہ پیار پھر نیا ھو کے بڑھنے لگا *

دونون مین گاڑھا یارانہ ھوگیا - اودھر کمل منی گھر جانے کی طیاریان کرنے لگي - سورج مکھی نے سنا تو بولي " نا بھن ابھي نہین دو دن اور ٹھیرو - تم چلي گئین تو مین نہ بچونگي - تم سے سب باتین کھکر ذرا جی ھلکا ھوجاتا ھے چین سا آتا ھے " - وہ بولي " تمھارا کام بے کئے نہ جاؤنگی " - سورج مکھي نے پوچھا " میرا کام کیا کروگي ؟ - کمل نے مونھہ سے تو کہا " تمھارا دریا کرم " مگر جی مین کہا " تمہین کانٹون سے چھڑانا " کند نندني اوسکے جانے کا نام سنکر اپنے کمرہ مین جاکر چپکے چپکے آنسو بھانے لگی - کمل دبے پاؤن اوسکے پیچھے پیچھے گئي - جاکر دیکھا کہ وہ تکیہ پر مونھہ رکھے رو رھی ھے - کمل جھٹ اوسکے بال باندھنے بیٹھہ گئي بال باندھنے کي اوسے بیماری سے ھوگئی تھی - بال

بند ھ چکے تو اوسکا سر اوتھا کر گود مین رکھہ لیا اور آنچل سے آنسو پوچھے ۔ سب کچھہ ھو چکا تو پوچھا " کندی رو کیون رھی تھی ؟ " *

کند — تم جاتی کیون ھو ؟ *

کمل کو ھنسی آگئی - مگر دو ایک آنسوون کی بوندون نے اس ھنسی کو نہ مانا ۔ بے کہے سنے گالون پر بہکر ھنسی پر آن پڑین - دھوپ کے اوپر بارش ھوگئی *

کمل — اچھا تو اس مین رونے کی کیا بات ھے ؟

کند — تم مجھے پیار کرتی ھو *

کمل — اور کوئی نہین کرتا ؟

کند چپ ھوگئی *

کمل — کون تجھے پیار نہین کرتا ؟ گھر کی بیوی نہین کرتی ؟ دیکھہ مجھسے نہ چھپانا *

کند چپ سادھے رھی *

کمل — دادا نہین کرتے ؟

کند گپ چپ کے لڈو کہاے بیٹھی رھی *

کمل — اگر مین ھی تجھے پیار کرتی ھون اور تو بھی مجھے چاھتی ھے تو میرے ساتھہ چلنا *

کند اب بھی کچھہ نہ بولی - کمل نے پھر پوچھا " چلیگی کہ نہین ؟ " اوسنے سر ھلایا کہ " جاؤنگی تو نہین " کمل کا پھول کیطرح کھلا ھوا مونہہ بھاری پڑگیا ۔ پیار سے

اوسکا سر اوٹھا کے سینہ سے لگا لیا اور گال پکڑ کے کہا "کند سچ سچ بتا ئیگی ؟"

کند — کیا ؟

کمل — جو کچھہ مین پوچھون - مین تیری باجی هون - مجھسے نہ چھپانا - کسی سے نہ کھونگی - ساتھہ هی جی مین کہا اگر کسی سے کہا تو سریش بابو سے یا بچے کے کان مین *

کند — کہو کیا پوچھتی هو *

کمل — دادا کو تو بہت چاهتی هے نا ؟

اوس نے کچھہ جواب نہ دیا کمل کی گود مین مونہہ ڈال کے تسر تسر رونے لگي *

کمل — مین سمجھہ گئي تیری شامت آئي هے موت سر پہ کھیلتي هے - خیر اس مین توکسي کا کچھہ بگڑتا نهین مگر ساتھہ هي ساتھہ اور بهتون کا بھي تو ناس لگیگا *

کند سر اوٹھا کے اوسکا مونهہ تکنے لگي - کمل اوسکے جي کي بات سمجھہ گئي اور بولي "ناس گئي ! کیا دیدے پھوٹ گئے هین اتنا نهین سوجھتا کہ ...... " بات مونهہ کي مونهہ هي مین رهي - کند کا اوٹھا هوا سر پھر نیوڑھا کے اوسکي گود مین آپڑا - اوسکے آنسوون کے ریلے مین کمل کا دل بہہ گیا - کند بہت دیر تک چپ چاپ آنسو

بہاگتي رھی - بچھوڑنکی کیطرح بلک بلک کے رویا کی
روئی تو آپ اور دوسرے کے آنسوون سے سر کے بال سب
بھیگ گئے *

کمل اچہی طرح جانتی تھی کہ چاہ کسے کہتے ھین اسلئے
جی مین اوسکے دکھہ پر بہت کڑھی اور آنسو پوچھکر پکارا
"کند" کند نے پھر سر اوٹھا کے دیکھا *

کمل ـــ میرے ساتھہ چلیگی نا ؟

کند کی آنکھون سے پھر جھڑیان لگ گئین ـــ

کمل ـــ بے جاے نہ بنیگی - لاکہہ کا گھر راکہہ مین ملجائیگا *

کند اور پھوٹکے رونے لگی - کمل نے پوچھا "جائیگی
کہ نہین اچھی طرح جی مین سوچ لے" *

بہت دیر کے بعد اوس نے آنکھین پوچھکے سر اوٹھایا
اور بولی "چلونگی" *

بہت دیر کے بعد کیون ؟ کمل کی سمجھہ مین آگیا - وہ
جان گئی کہ دوسرے کے فائدہ پر اوس نے اپنی لاکھون
کی جان بھینٹ چڑھادی - نگندر کے بہلے کے لئے سورج
مکھی کے بہلے کے لئے اوس نے نگندر کو بہلا دینے کا ... سر
وعدہ کرلیا - یہہ وجہہ تھی کہ اتنی دیر لگون نے جو دیکھا
تو کمل اچھی طرح جانتی تھی اوٹھکر چلدین - صرف
اپنا پہلا کس جانور کا نام ھے *رن جانے اوسکے پاون مین
نہ تھی - ھریدا سی نے جو اوسے

پندرھوین فصل

ھیرا

اسی بیچ مین ھیرا داسی بیشنوی نے آکے گانا شروع کردیا *

کانٹا بن مین چنے گئی تھی رسوائی کا پھول
لو سکھی کالا کلنک کا پھول
ھار بنا کے گلے مین پھنا کان مین پھنا جھمکا
سکھی رسوائی کا پھول

آج سورج مکھی آپ موجود تھی - اوس نے کمل کو بھی گانا سنے کو بلا بھیجا - وہ کند کو ساتھ لئے آئی بیشنوی گانے لگی *

کانٹا لگ کے مری تو مرون
پر پھول کا جوبن لوتونگی
ڈھونڈتی پھرتی ھون چارونطرف
نئی کلی کدھر ھے کھلی

بی بی نے تیوری مین بل ڈالکے کہا " بیشنوی باجی پھوٹ گئے ھین اتنے موںھ پر - کہین جلد چارکے کاندھے جاؤ موںھ ھی مین رھی ... آتا " *
اوسکي گود مین آپڑا - اوسم اس مین کیا برائی ھے ؟ "
کمل کا دل بہہ گیا - کند بھہ گئی - کھنے لگی " اور

اوپر سے پوچھتی ھے کیون - ارے کوئی ببول کا جھانکڑ تو لاؤ - نت کھت کو دکھادون کہ کانٹا لگے سے کیا چین آتا ھے" - سورج مکھی نے ھریداسی سے ھولے سے کہا "ایسے گیت ھمین نہین بھاتے - بھلے مانسون کے گھر اچھے اچھے گیت گایا کرو" بیشوی "بہت اچھا کھکے گانے لگی" *

پنڈت جی کے پاون پڑونگی وید شاستر سیکھونگی
کوئی بھی اس مین برا کھے مین برا بھلا پہچانونگی .

کمل ناک بھون چڑھا کے بولی "گھروالی بیوی آپ کا جی چاھتا ھو تو اپنی بیشنوی کا گانا آپ ھی سنئے مین تو یہہ چلی" وہ یہہ کھکر چلتی بنی تو سورج مکھی بھی مونہہ بنا کے اوٹھہ کھڑی ھوئی - دوسری عورتین بھی جنکا جی چاھا چلی گئین جنکا جی چاھا رھگئین - انہین رھنے والیون مین کند نندنی بھی تھی جسکی وجہہ یہہ تھی کہ گیت کا مطلب وہ خاک دھول کچھہ بھی نہ سمجھی بلکہ سچ تو یون ھے کہ سنا ھے نہین کیونکہ وہ اور ھی اودھیڑ بن مین لگی تھی - اسلئے جہان بیٹھی تھی وھین بیٹھی رھگئی اسکے بعد ھریداسی نے اورکوئی گیت نہ گایا - ادھر اودھر کی باتین کرنے لگی - عورتون نے جو دیکھا کہ گانا اب نہوگا تو سب کی سب اوٹھکر چلدین - صرف کند نندنی نہ اوٹھی مگر کون جانے اوسکے پاون مین چلنے کی سکت بھی تھی کہ نہ تھی - ھریداسی نے جواوسے

اکیلا پایا تو مونہہ مانگی مراد ہاتھہ لگی دل کہولکے جو جو جی مین تہا سب کہہ ڈالا - کند نے کچہہ سنا کچہہ نہ سنا *

سورج مکھی دور سے کہڑی سب دیکھہ رہی تھی - جب دونون سر جوڑ کے باتین کرتی نظر آئین تو اوس نے کمل کو بلاکر دکہایا - وہ بولی "کیا ہوا ؟ باتین کرتی ہے کرنے دو - عورت ہی تو ہے کوئی مردوا تہوڑی ہے" *

. سورج مکھی بولی "عورت ہی کہ مرد اسی کی کیا ٹھیک ؟"

کمل نے اچنبھے سے کہا "ہی ہی ! کہتی کیا ہو ؟"

سورج مکھی نے کہا "مجہے تو لگتا ہے بہیس بدلے کوئی مردوا ہی ہے - اچھا یہہ تو ابھی کھلا جاتا ہے - مگر یہہ تو بتاو کہ کند کیا بورے چال چلن کی ہے ؟"

کمل یہہ کہکر کہ "ٹہیرو تو سہی مین ببول کا جھانکڑ لاتی ہون - موے کو کانٹا لگنے کا مزا تو چکھا دون" ببول کے جھانکڑ کے پیچھے دوڑی چلی گئی - راستہ مین ستیش سے مڈ بھیڑ ہوگئی - وہ ممانی کی سیندور کی ڈبیہ ہتھیائے بیٹھا تھا اور سیندور لیکر گال، ناک، تہوڑی، چھاتی اور پیٹ پر طرح طرح کے بیل بوٹے بنا رہا تھا - یہہ دیکھتے ہی کمل ببول کا جھانکڑ بیشنوی اور کند نندنی سبکو بھول گئی - اسی بیچ مین سورج مکھی نے ہیرا داسی کو بلا بھیجا *

ہیرا داسی کا نام اس سے پہلے بھی ایکبار آچکا ہی

یہاں اوسکا تھوڑا سا کچا چٹھا سنا دینا ضروری معلوم ہوتا ھے - نگندر اور اوسکا باپ دونون اسی فکر مین رھا کرتے تھے کہ گھر مین جتنی نوکرین ماماثین ہون سب اچھے چلن اچھے ڈھنگون کی ہون - اسلئے دونون اونچے اونچے مہینے دینے پر گلا دھر کے اچھے گھرانون کی عورتون کو نوکر رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے - نوکرین جوان کے یہان چین آبرو سے رھا کرتی تھین تو بہت سے غریب بھلے مانسون کی لڑکیان ان کی نوکری پر راضی ہو جاتی تھین - جتنی ایسی عورتین تھین هیرا اون سب مین چمکتی ہوئی تھی - اکثر نوکرین کایتھون کی لڑکیان تھین هیرا بھی ایک کایتھ هی کی لڑکی تھی - نگندر کا باپ اوسکی نانی کو کسی دوسرے گاؤن سے لایا تھا - پہلے پہلے اوسکی نانی هی نوکر ہوئی تھی - هیرا اون دنون بہت بچی تھی نانی کے ساتھ آئی تھی - پھر جب وہ سیانی اور نوکری کے لایق ہوئی تو بوڑھی نے جو چار پیسے جوڑ لئے تھے اونھین سے ایک چھوٹا سا گھر گوبند پورین بنوالیا اور وهین رهنے بسنے لگی - هیرا اوسکی جگھہ دت لوگون کے یہان نوکری کرنے لگی *

هیرا کی عمر اسوقت بیس برس کی ھے - دوسری نوکرون سے عمر مین چھوٹی ھے - مگر سمجھہ بوجھہ اور نیک چلنی کے وجھہ سے سب سے اچھی سمجھی جاتی ھے

گوبند پور میں مشہور ہے کہ وہ بچپن ھی میں رانڈ ھوگئی تھی - اوسکے خاوند کا تو کبھی کسی نے نام بھی نہین سنا مگر اسکے ساتھ ھی یہہ بھی ہے کہ کسی نے یہہ بھی نہین سنا کہ اوسکے چال چلن پر کوئی دھبہ ھو - پھر بھی وہ چار ھاتھہ کی زبان رکھتی ہے سہاگنون کیسے کپڑے پہنتی ہے اور بناؤ سنگھار کی بڑی شوقین ہے - اوپر سے وہ خوبصورت بھی ہے - اوجلا سانولا رنگ ' نیلوفری آنکھہ ' بوٹا سا قد ' چہرہ جیسے بدلی مین چاند ' بال جیسے لہراتی ھوئی ناگن - وہ اولتے مین بیٹھکر گایا کرتی ' نوکر نوکر مین جوتا چلواکر تماشا دیکھا کرتی ' کھانا پکانیوالی کو کونے بچالے اندھیرے مین ڈرایا کرتی ' بچون کو بیاہ پر مچلنا اور ھٹ کرنا سکھا دیتی اور سوتون کے چونا اور سیاھی پوتکر بیچھا بنا دیتی تھی *

مگر ھیرا مین بہت سی برائیان بھی تھین جو آگے چلکے معلوم ھونگی - لگے ھاتھون اتنا ھی بتاے دیتے ھین کہ گلاب کا عطر دیکھتے ھی چرا لیا کرتی تھی *

سورج مکھی نے اوسے بلاکر پوچھا " اس بیشنوی کو پہچانتی ہے ؟ " *

ھیرا — جی نہین - مین کبھی گاؤن سے باھر گئی ھی نہین - بیشنوی بھیک منگی کو کہان سے

جا ننے لگی - ٹھاکر باڑی کی عورتوں کو بلاکر
پُوچھئے - کرونا یا سیتلا شاید پہچانتی ہو *
سورج مکھی — یہہ ٹھاکر باڑی والی بیشنوی نہیں
تجھی کو معلوم کرنا ہوگا کہ یہہ کون ہے ؟
بیشنوی ہے کہ کوئی اور گھر کہاں ہے اور
کند کے ساتھہ اتنا پیار کیون - ان سب باتون کا
ٹھیک ٹھیک بھید نکال لائی تو نئی بنارسی
ساڑھی پہنا کر سوانگ دیکھنے کو بھجوادونگی *
بنارسی ساڑھی کا نام سنکر ہیرا کی چھاتی دھک
دھک کرنے لگی دل بلیون اوچھلنے لگا - پوچھنے لگی
" تو بھید نکالنے کب جانا ہوگا ؟ " *
سورج مکھی— جب تیرا جی چاہے - مگر ابھی پیچھے پیچھے
نہ گئی تو کھوج نہ چلیگا *
ہیرا — بہت اچھا مین ابھی اسیوقت جاتی ہون *
سورج مکھی — مگر دیکھنا بیشنوی بد کے نہین کچھہ سمجھنے
نپاے - نہ اور کسی کو کانون کان خبر ہو
اتنے مین کمل بھی آپہنچی - جو صلاح
ٹھیری تھی سورج مکھی نے اوس سے بھی
بیان کی وہ سنکے بہت خوش ہوئی - ہیرا سے
کہنے لگی " اور ہوسکے تو موئی کے دو ایک
ببول کے کانٹے بھی چبھوتی آنا " *

هیرا — سب کچھہ کر سکونگی مگر خالی بنارسی نہ لونگی *

سورج مکھی — اور کیا لیگی *

کمل — اوسے ایک موٹا سا خصم چاھئے بیاہ کردینا *

سورج مکھی — اچھا یونھین سھی مگر کھین جمائی باپو پر
تو دانت نھین - بول - اگر ایسا ھو تو منگنی
کمل کو کرانی ھوگی *

هیرا — اچھا وہ تو جب ھوگا اب تو مینے ایک اپنی پسند کا
دولھا ڈھونڈ نکالا ھے *

سورج مکھی — وہ کون ؟

هیرا — جم (مالک دوزخ) *

سولھوین فصل

نھین

اوسی روز جھٹ پٹے کے وقت کند نندنی باغ مین جو تالاب تھا اوسکے کنارے بیٹھی تھی - تالاب بھت لانبا چوڑا تھا - پانی ھمیشہ صاف نیلا رھتا تھا - شاید پڑھنے والون کو یاد ھو کہ ڈگی کے پیچھے ایک پھولباڑی تھی - پھولباڑی کے بیچ مین سفید مرمر کا بنا ھوا ایک بیلون سے ڈھکا ھوا منڈپ تھا اور منڈپ کے سامنے ھی ڈگی مین اوترنے کے لئے سیڑھیان بنی تھین - یھہ سیڑھیان پتھر کیطرح سخت اینٹون کی بنی ھوئی خوب چوڑی اور صاف ستھری تھین - اون کے

دونون طرف دو جگادری مولسری کے پیڑ تھے - شام کے دھندلکے مین انہین مولسریون کے تلے سیڑھیون پر اکیلی بیٹھی کندنندنی تالاب کے جی مین جو تارون بھرے آسمان کا عکس پڑرھا تھا اوسے تاک لگاے دیکھہ رہی تھی - کہین کہین کچھہ لال لال پھول اندھیرے مین دھندلے دھندلے دکھائی دیتے تھے تالاب کے باقی تین طرف آم، کٹہل، امرود، لیمو، لیچو، ناریل، بیری، بیل وغیرہ پھل کے درخت گھنے اور سیدھ مین کھڑے ہوے اونچی نیچی دیوار کیطرح نظر آتے تھے - کبھی کبھی اونکی شاخون پر بیٹھا ہوا پپیہا کوک اوٹھتا تھا - اور چپ چاپ تالاب کو اپنی جی ہلانیوالی آواز سے گونجا دیتا تھا - کنول کے پھولون کو کھلاتی اور آسمان کے عکس کو جھکولے دیتی تالاب کے اوپر سے آنیوالی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کندنندنی کے سرپر درخت کے پتون مین سر سرا رھی اور گرمی کے اچھی طرح کھلے ہوے مولسری کے پھولون کی خوشبو چارونطرف پھیلا رھی تھی - کند کے اوپر اور چارون طرف مولسری کے پھولون کا چپ چاپ مینہہ برسرھا تھا - پٹیھہ پیچھے سے چمیلی جوھی اور کامنی کی خوشبو آرھی تھی - چارونطرف اندھیرے مین صاف پانی کے اوپر جگنوون کے ھار کے ھار اوٹھتے تھے، گرتے تھے، چمکتے تھے اور بجھہ جاتے تھے - دو ایک بڑی ذات کے چمگادڑ چین پڑک مچا رہے تھے - دو ایک گیدڑ دوسرے جنگلی جانورون کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اونکی

بولیان بول رھے تھے - دو ایک بادل راستہ بھولے آسمان مین بھٹکتے پھر رھے تھے - دو ایک تارے ایسا معلوم ھوتا تھا کہ دل کے دکھ سے بے سکت نڈھال ھو کر گرے پڑتے تھے - کندنندنی بھی بھیتری دکھ سے سوچ بچار مین پڑی تھی - کیا سوچ رھی تھی؟ یہی کہ "واہ! سب پہلے ھی چل بسے - امان مرین، بھائی مرے، بابا مرے، مین کیون نہ مرگئی - نہ بھی مری تھی تو یہان کیون آئی؟ اچھا تو آدمی کیا مر کے تارے ھو جاتے ھین؟" باپ کے مرنے کی رات کو جو خواب دیکھا تھا وہ اب اوسے یاد نہ تھا - نہ کبھی یاد آیا تھا نہ اب یاد آیا - کچھہ یونہین وھم کو اتنا یاد تھا کہ جیسے مان کو کبھی خواب مین دیکھا تھا اور اوس نے ستارا بنجا نے کو کہا تھا - وہ سوچنے لگی "اچھا تو آدمی کیا مر کے تارا ھو جاتے ھین - ایسا ھی ھے تو ابا امان سب ھی تارے ھو گئے ھونگے مگر کونسے تارے؟ یہہ یا وہ؟ کون کونسا ھی؟ کیسے معلوم کرون؟ اچھا جو جونسا بھی ھو مجھے تو سب دیکھتے ھین - مین اتنا رو رھی ھون ...... چل دور ھو اور نہ سوچونگی - رونا آتا ھے - رونے سے ھوگا بھی کیا - مگر رونا تو ماتھے پر لکھا ھے نہین تو امان ...... پھر وھی بات - چل ھٹ پرے اچھا کیا مرنے سے کام نہ بنیگا؟ مگر مرون تو کسطرح؟ پانی مین ڈوبکر؟ اچھا تو ھے مرکے تارا ھوجاؤنگی - یون تو

جي کا ارمان نکلیگا هر روز دیکهہ سکونگی؟ کسکو؟ کیون نهین کهہ سکتی کہ کسکو؟ اچها نام مونهہ پرلانے کی کیون همت نهین پڑتی؟ اب یہان توکوئی هی بهي نهین کوئی سن بهي نهین سکتا - آونا ایکبار مونهہ پرلا کے دیکهون کوئی چڑیا بهي نهین هے آودل کهولکے نام لون - نہ، نگ، نگ، نگندر نگندر نگندر - میرا پیارا نگندر - ای لواور سنو! میرا نگندر! مین کون؟ نهین سورج مکهی کا نگندر - اچها اگر سورج مکهي کے ساتهہ بیاہ نهوا هوتا تو میرے ساتهہ هوتا کہ نهین؟ چل چهٹے دور هو - آو ڈوب هی مرون - اچها اگر اب مربهی گئی توکل تیرا اوٹهونگی سب لوگ سنینگے - نگندر نگندر هاے نگندر سنکر کیا کهینگے - مجهسے ڈوبکر تو نہ مرا جائیگا - پهولکے کپا هو جاؤنگی راکهشسي (دیوني) دکهائی دونگي - اور جو کهین اونهون نے دیکهہ پایا تو؟ چلو جانے دو زهر کها کے بهی تو مر سکتی هون - کونسا زهر؟ زهر آئیگا کهان سے؟ لا کے کون دیگا؟ اور لا بهی دیا تو جان دیسکونگی؟ هان دیسکونگی مگر آج نهین آؤ نا اس ارمان بهرے جیوڑے مین یہہ پلاو پکا کے دیکهون کہ وہ مجهے پیار کرتے هین - کمل کیا بات کهتے کهتے رک گئی تهی؟ یهی بات هوگیي - اچها توکیا یہہ سچ هے - مگر کمل نے جانا کیسے؟ مین نگوڑی پوچهہ بهی نسکی - هان تو یهی بات هے ناکہ چاهتے هین؟ مگر کیون چاهتے هین؟

کیا دیکھکر ریجھے هین ؟ رنگ روپ یا گن ؟ رنگ روپ لاو
ذرا مین تو دیکھون (یهہ کهکے تالاب کے صاف مگر کلموے
پانی مین اپنی صورت دیکھنے گئی مگر کچهہ دکھائی ندیا
تو پهر اپنی جگهہ آکر بیٹھہ گئی) چل دور هو - جو بات هي
هے نهین اوسکا دهیان کیون کرون - مجھسے سورج مکھي
خوبصورت هی ' رمني خوبصورت هے ' باما اچھي هے '
مکت اچھي هے ' پرمودا اچھي هے - مجھسے تو مین سمجھتي
هون هیرا داسي بهي اچھي هے - بے شک هیرا داسي
بهي مجھسے هزار درجہ خوبصورت هے - رنگ سانولا هے
تو کیا هوا صورت مجھسے کهین اچھي هے - اچھا رنگ روپ
تو گیا بهاڑ مین گن کیا هین ؟ آؤ سوچکے دیکھون - کهان ؟
ایک بهي تو دهیان مین نهین آتا - پرمیشر هی جانین
کیا بات هے مگر مرا تو نجا ئیگا - آؤ وهی بات سو چون
جهوٹی بات - بلا سے جهوٹی هی سهی - جهوٹ کو سچ
سمجھکے سوچون - مگر کلکتہ کو جانا جو هی ! خیر کچهہ هی
کیون نهو جایا تو نجائیگا - درس نہ دیکھنے پاؤنگی - مین
نہ جا سکونگی ' نہ جا سکونگی پر نہ جا سکونگی - مگر
نہ جاکر بهی کیا کرونگی ؟ اگر کمل کی بات سچ هے تو
جس نے میرے ساتهہ اتنی بهلائیان کی هین اوسیکا
ستیا ناس کرونگی - مین جانتی هون سورج مکهی کے کان
مین بهی بهنک پڑگئی هے - سچ هو یا جهوٹ جانا ضرور

چاھئے اور جایا کسیطرح نہ جائیگا - بس تو آؤ ڈوب ھی مرون - مرونگی ضرور مرونگی - ھاے ابا جان! کیا آپ مجھے ڈوب مرنے ھی کے لئے چھوڑ گئے تھے" *

اسکے بعد وہ دونون آنکھون پر ھاتھہ رکھکر رونے لگی ایکا ایکی خواب مین جو کچھہ دیکھا تھا اسکو ایسا صاف یاد آیا جیسے اندھیرے گھر مین چراغ جل اوٹھے وہ اسطرح اپنی جگہہ سے اوٹھی جیسے کسی کو بجلی چھو گئی ھو "ارے مین تو سب کچھہ بھول ھی گئی تھی - کیون مینے بھلا یا ھی کیون؟ اما جان نے صورت دکہا کے اور میرے ماتھے کا لکہا سب پڑھکر ستارون کی دنیا مین جانے کو کہا تھا مینے کیون اونکی بات نہ سنی؟ کیون نہ چلی گئی؟ کیون نہ مر گئی؟ اب بھی کیون دیر کر رھی ھون؟ اب ھی کیون نہ مر جاتی - ابھی ابھی جان دونگی" - یہی جی مین ٹھانکر وہ دھیرے دھیرے سیڑھیون سے اوتر نے لگی - مگر پرلے سرے کی ڈرپوک تھی اور بے سکت ھو رھی تھی قدم قدم پہ ڈر لگتا تھا - قدم قدم پہ بدن مین جھر جھریان آتی تھین - پھر بھی اوسکا ارادہ نہ ڈگمگایا تھا مان کا حکم بجالانے کو آھستہ آھستہ بڑھ رھی تھی کہ معلوم ھوا پیچھے سے کسی نے پیٹھہ کو اونگلی چھوائی اور آواز دی "کندن" — اوس نے مڑکر دیکھا اور اوس اندھیرے مین بھی دیکھتے ھی پہچان لیا کہ نگندر ھے اسلئے وہ اوس روز مرنے نپائی

میئنے چاہا تھا کہ اندوہ وفا سے چھوٹون
وہ ستمگر میرے مرنے پر بہی راضی نہوا

نگندر! یہی ہے کیا تمہاری اتنی مدتون کی نیک چلنی؟ یہی ہے کیا تمہاری اتنی برسون کی تعلیم؟ یہی ہے کیا سورج مکہی کے تمپر جان دینے کا بدلہ؟ ای پہتّے مونہہ! دیکہو تم چور ہو نہین چور سے بہي پانچ جوتے بڑہے ہوے ہو - چور سورج مکہي کا کیا کرتا؟ یہي نا کہ اوسکا گہنا پاتا تو م چہلا چرا لیتا روپیہ پیسہ اوڑا لیتا - تم تو اوسکي جان لینے آے ہو - چور کو اوس نے کبہي کچہہ نہین دیا اسلئے وہ چوری کرکے چور بنا - تم کو تو وہ سب ہي کچہہ دیچکي تہي اوسپر بہي تم چور سے کہین بڑی چوری کرنے آے ہو - نگندر تمہین تو موت ہي آتي تو اچہا تہا پورکہہ ہوں تو جاؤ ڈوب مرو *

اور کند نند نی! تم چور کے چہوے سے کانپتین کیون؟ افسوس چور کي بات سنکر تمہارے رونگٹے کیون کہڑے ہوے - کند نند نی دیکہو ڈگی کا پاني صاف ٹہنڈا اور خوشبو دار ہے - ہوا کے جہکو لون سے ستارے اوسکے نیچے جہولا جہول رہے ہین - کہو ڈوبوگي؟ ڈوب مرو نا - کند مرنا نہین چاہتي - چور نے پوچہا "کند کلکتہ جاؤ گي"؟
کند نے جواب ندیا - آنسو پوچہے اور کچہہ نہ کہا *
چور بولا "کند اپنی خوشي سے جاتي ہو؟"

ارے مار ڈالا ! اپني خوشي سے ! اوس نے پھر آنسو پوچھے اور کوئي بات نہ کي *

" کند روتی کیون ھو " - یھہ سنتے ھي تو وہ پھوٹ پھوٹکے رونے لگي - نگندر بولا " کند سنو اتنے دنون تو مینے جون تون کرکے جي پر پتھر رکھا سب کچھہ جھیلا اب نھین سھا جاتا - جوجو کتریان جھیل کے جی کو روکا تھا ما ھے - بیان سے باھر ھے - اپنے آپ سے لڑائی لڑکے آپ ھي گھائل ھوا ھون - کایا پلٹ ھوگئی - شرابی بنگیا اور نھین سھہ سکتا - رانڈون کے بیاہ کا آجکل چلن ھوتا جاتا ھے - مین تمھارے ساتھہ بیاہ کرنا چاھتا ھون صرف تمھارے کھنے کی دیر ھے *

اب کی بار کند نے مونہہ کھولا اور بولی " نھین "

نگندر نے پوچھا "کند نھین کیون ؟ کیا رانڈون کا بیاہ دھرم شاستر سے منع ھے ؟ وہ بولی " نھین "

نگندر بولا " تو پھر نھین کیون - بولو بولو بولو میری بیوی بنوگی کہ نھین ؟ مجھے چاھوگی کہ نھین " کند نے جواب دیا " نھین "

اسپر نگندر نے پیار سے بھری بلکہ چھلکتی ھوئی اور دل کو برمانے والی باتین ایک ایک مونہہ مین سو سو کھڈالین مگر کند کیطرف سے پھر وھی مرغے کی ایک ٹانگ " نھین " جواب مین سنی *

اسکے بعد نگند رنے نظر جما کے دیکھاکہ تالاب کا پانی صاف ٹھنڈا اور خوشبودار ھے - ھوا کے جھونکون سے تارے اوسکے اندر جھکولے لے رھے ھین - جی مین آیا اس مین سو رھون تو کیسا ؟

ھوا مین سے ایسا معلوم ھوا کہ کند کی آواز آئی "نھین رانڈون کا بیاہ دھرم شاستر سے آیا ھے - انکار اسلئے نھین ھے"

اچھا تو کند ڈوب کیون نہ مری - صاف ستھرا ٹھنڈا پانی اور نیچے ستارے ناچتے ھوے ! کہو وہ ڈوب کیون نہ مری *

ستر ھوین فصل

ھری داسی بیشنوی اپنے باغ والے مکان پر پہنچتے ھی جھٹ دیبندر بابو بن بیٹھی - پاس ھی ایک طرف ستک دھری تھی - چاندی کی زنجیرون اور ھارون سے لدی پھندی خوشی سے ست ست بولنے والی ستک پیاری نے اپنا لانبا ھونٹ چومنے کے لئے آگے بڑھا دیا اور سہاگ کی آگ سہ پہ بھڑک اوٹھی - دوسری طرف کندنی رنگ اکشاکماری بلور کے گلاس مین ڈھلکیان لینے لگی - سامنے اوس گھر پلو بلی کیطرح جو دسترخوان کے پاس تاک لگاے بیٹھی ھو ایک مفت چکھوتیان کرنیوالا کھانے کے شوق مین ناک بڑھاے بیٹھا ھی - ستک کھتی ھی " ادھر دیکھو مینے مونھہ آگے بڑھا رکھا ھے - ای پھٹے مونھہ آخ تھو - مینے کب سے مونھہ آگے کررکھا ھے " اکشاکماری کھتی ھین " پھلے مجھے پیار کرو

دیکھو میں کیسی رنگیلی رسیلی ہون - شرم نہین آتی ! پہلے مجھے کلیجہ مین رکھو" کھانے پہ مرنے والے کی ناک کہتی ہے
" مین جسکی ہون تھوڑی سی اوسے بھی - بھول نہ جانا"

دیبندر نے سبھی کا دل رکھا - سنک کا مونہہ چوما تو اوسکی چاہ دھوان دھار ہوکے اوٹھی - اکشاکماری کو کلیجہ مین رکھا تو تھوڑی ہی دیر مین سرپہ چڑھنے لگی - گھریلو بلاوکی ناک کو خوش کیا تو دو چار ہی گلاس مین چیخ اوٹھی تومبہ تلا کرنے لگی - نوکر ناک والے کو گولا لاٹھی کر کے الگ لیجا کے رکھہ آے *

اسکے بعد سرندر دیبندر کے پاس آبیٹھا اور مزاج پوچھنے کے بعد کہنے لگا - "آج پھر کہان گئے تیے ؟"

دیبندر — اتنے مین آپ کے کان تک بھی پہنچ گئی *

سرندر — یہی تو تم ایک اور غلطی کرتے ہو - چوری چھپے کام کرتے ہو اور سمجھتے ہو کسیکو کانون کان خبر نہوگی - مگر گاون گاون ڈھنڈورا پٹ جاتا ہے *

دیبندر — چوری چھپا کسے کہتے ہین - کسي سے چھپانے کیون لگا ؟ کیا کسي سالہ کا ڈر پڑا ہے ؟

سرندر — اس مین بھي کوئي برائي کي بات نہین - تمہین ذراسي شرم آتي تو ہمین بھي تمپر بھروسہ ہوتا اور شرم ہوتي تو بیشنوی کا بھیس بدلے گاون گاون ڈگمگانے لڑکھڑاتے نہ پھرتے *

دیبندر — مگر بھیا سچ کہنا کیسی رسیلی چھبیلی بیشنوی ھی کہین ما تھے کی بندی دیکھکے دل تو پھندے مین نہین پھنسا ؟

سرندر — مینے وہ جہاسا مونہہ دیکھا ھی نہین - دیکھہ لیتا تو دو ھی پھٹکارون مین سب گھومنا پھرنا بہلا دیتا - اسکے بعد شراب کا گلاس دیبندر کے ھاتھہ سے چھینکر کہنے لگا "اب ذرا اسے تو رہنے دو اور سمجھہ بوجھہ کے رہتے رہتے دو ایک باتین میری سنلو پہر جتنی جی چاہے گھنٹی یر کر لینا *

دیبندر — اچھا بھیا کہو کیا کہتے ہو - آج تو بے ڈھت کڑوے چریتے بنے ہوے ہو - کہین ہیم بتی کے دامنون کی ھوا تو نہین لگ گئی *

سرندر نے اپنے کہرے پن کی بات ان سنی کرکے کہا "کہو تو یہہ بیشنوی کا بہیس کسکا ناس لگانے کو بدلا تھا ؟"

دیبندر — تمہین معلوم نہین ؟ اتنا تو یاد ھوگا کہ تارا چرن ماسٹر کا بیاہ ایک دیبی کے ساتھہ ہوا تھا - وہ دیبی اب رانڈ ھوکر اوس گاون مین دت لوگون کے یہان پکا رینده ھکے پیٹ پالتی ھے - اوسی کو دیکھنے گیا تھا *

سرندر — کیون کیا اتنی بد چلنی کرنے کے بعد بھی پیٹ نہ بھرا جو اوس بے آسرا بے سہارا لڑکی کو چسکا

کوئی سر دھرا نہین گڑھے مین ڈھکیلنے کی سوجھی
دیبندر دیکھو تم ایسے پاپی ہوتے جاتے ھو کہ
شاید اب سے مین تمھارے پاس دو گھڑی آکے
بیٹھہ بھی نسکون *

یہہ بات اوس نے کچھہ اسطرح ڈپٹکر کہی کہ دیبندر پہلے تو سناتے مین آگیا - پھر بھاری آواز سے کہنے لگا " بھیا اتنے خفا نہو - میرا دل میرے بس مین نہین - اور سب سے ھاتھہ اوٹھا سکتا ھون مگر اس لڑکی کا دامن نہین چھوڑ سکتا - جب سے اوسے پہلی پہل تارا چرن کے یہان دیکھا ھے اوسیروز سے اوسکا بے دام غلام ھون - ایسا جوبن ایسا حسن میری آنکھہ نے توکبھی نہین دیکھا - تب جسطرح پیا سے بیمار کو پھوک دیتی ھے اوسیطرح اوسدن سے اوسکی چاھت نے میرے تن من مین آگ لگا رکھی ھے - اوسدن سے اوسکے دیکھنے کے لئے جو جو زمین آسمان کے قلابے ملاے ھین کچھہ کہہ نہین سکتا - ابتک کسیطرح کام نہ بنا تو مجبور ھو کے بیشنوی کا ڈھونگ بنایا - مگر تمھین اوسکے لئے فکر مول لینے کی ضرورت نہین - وہ پرلے سرے کی نیکذات ھے *

سرندر — تو پھر جاتے ھی کیون ھو *

دیبندر — خالی آنکھین سینکنے کو - اوسے دیکھکر' اوسکے ساتھہ
بات کرکے' اوسے گانا سنا کے جی کو جو خوشی
ھوتی ھے بیان نہین کرسکتا *

سرندر — دیکھو میں ہنسی دل لگی سے نہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم نے یہہ ڈھنگ یہہ کرتوت نہ چھوڑے اور پھر اسی راہ پر چلے تو میری تمہاری اسیوقت سے کٹ ہو جائیگی - میں بھی تمہارا دشمن بنجاؤنگا *

دیبندر — تمہیں میرے ایک جانی دوست ہو - آدھی دنیا کو چھوڑنا پڑے جب بھی تمہیں نہیں چھوڑ سکتا - ہاں کندنندنی کی چاہ میں اگر تم بھی چھوٹ جاؤ تو چھوڑ سکتا ہوں مگر اوسے دیکھنے کی آرزو نہیں چھوڑ سکتا *

سرندر — بہت اچھا یونہیں سہی - بس میرا تمہارا میل جول یہیں تک کا تھا *

یہہ کہکر سرندر بگڑ کے چلا گیا - دیبندر کو اپنے اکیلے دوست کے چھوٹ جانے کا بے حد رنج ہوا اور دیر تک اوداس بیٹھا رہا - آخر بہت سوچنے کے بعد بولا "ارے جانے بھی دو - اس جگ میں کون کسیکا ہے - میں ہی اپنا ہوں" یہہ کہہ برانڈی کا گلاس بھر کے چڑھا گیا - جب اوس نے سر اوٹھایا اور دل میں خوشی کی لہر اوٹھی تو پلنگ پر لیٹ کے اور آنکھیں بند کر کے یوں گانے لگا *

مان ہے میری ہیرا مالن رادھا کے کنج میں رہتی ہوں
کبجا میری نند ہی جسکے جور و ستم سب سہتی ہوں

راون بولے چندراولی تم ہو میری کنول کي کلی
یہہ سن مارکے کیچک کو چھڑائی کرشن نے جگیان سینی *

اسوقت یار لوگ سب اوٹھکر جا چکے تھے - دیبندر اکیلا بیٹھا اوس گھنٹی کیطرح جو منجدھار مین پڑی ہو نشہ مین ڈھلکیان لے رہا تھا - مگر مچھہ گھڑیال وغیرہ پانی کے اندر چھپ چکے تھے - ہوا بہت دھیمی چل رہی تھی اور چاندنی چھٹکی ہوئی تھی - اتنے مین کھڑکی کی طرف سے کھڑکھڑکی آواز آئی جیسے کوئی جھلملي اوٹھاے دیکھہ رہا تھا اور جھٹ سے ڈالدی - وہ معلوم ہوتا ھے کسیکي راہ تکرہاتھا - کہنے لگا " یہ کھڑکي کون چراے لئے جاتا ھے ؟" - کوئي جواب نہ ملا تو کھڑکي سے مونہہ نکالکے دیکھنے لگا - دیکھتا کیا ھے کہ کوئي عورت بھاگي جاتي ھے عورت کو بھاگتے دیکھکر جھٹ کھڑکي کھول چھلانگ لگا ڈگمگاتا لڑکھڑاتا اوسکے پیچھے جھپٹا *

عورت بھاگنا چاھتي تو آساني سے بھاگ نکلتي - مگر نہ جانے جان بوجھکر نہ دوڑی یا اندھیرے مین باغ کے اندر راستہ بھول گئي - دیبندرنے اوسے جاد بوچا مگر مونہہ دیکھکر بھي اندھیرے مین پہچان نسکا نشہ کي ترنگ مین

چپکے چپکے کہنے لگا " رام رے ! یہہ کونسے ببول پر سے !
اسکے بعد کمرہ میں گھسیٹکر لے آیا اور لالٹین کبھی ادھر کبھی
اودھر گھوما کے غور سے دیکھنے لگا - پھر اوسی آواز میں
بولا " کیون جي تم کون چڑیل ہو؟" - آخر جب ٹھیک سمجھہ
میں نہ آیا تو کہنے لگا "کچھہ سمجھہ کام نہین کرتی - اچھا
آج تو جاؤ اماوس میں لوچی بکرا بھینٹ چڑھاکر پوجا
کرونگا - آج یہ تھوڑی سي برانڈی پیتي جاؤ - یہہ کہکر شرابي
نے عورت کو بٹھاکر شراب کا گلاس اوسکے ہاتھہ میں
پکڑا دیا *

عورت نے گلاس اوسکے ہاتھہ سے لیکر فرش پر رکھدیا *

تب متوالا پھر لالٹین اوسکے مونہہ کے پاس لے گیا - اور
ادھر اودھر بلکہ چارونطرف گھوماکر غور سے دیکھا کیا دیکھتے
ھي دیکھتے جھٹ لالٹین پھینکہکر گانے لگا *

کونسي پیپل سے اوترین تمکو دیکھا ھے کہین
پر کہان اور کب ذرا بھي یاد اب آتا نہین

عورت نے یہہ سوچکر کہ ابتو پکڑی ھي گئي جواب دیا
"میں ھون ھیرا" *

"ھیرا کي جے - ھیرا کا بول بالا" پکارکے متوالا ناچنے
کودنے لگا - اسکے بعد زمین کو لگ کر ھیرا کو سلام کیا اور
یون اوسکے منگل گانے لگا *

پہنچے اوس دیبي کي خدمت میں میرا جھککر سلام

سایۂ برگد کی صورت جو کہ رھتی ہے مدام
شکل مین ھیرا کی دت لوگون کے یہان کرتی ھی کام
ھاتھہ مین جھبڑی لئے تالاب پر جو سیاہ فام
مچھلی اور چاول کو دھوتی رھتی ہے ھر صبح و شام
رھتی ھی دروازہ پر جو ھاتھہ مین جھاڑو کو تھام
بھوتنی بنکر جو آئی ہے مرے گھر آج شام

ھیرا اس سے پہلے دن کو آکر دیکھہ گئی تھی کہ بیشنوی اور دیبندر بابو دونہین ایک ھی ھین - مگر اس کا بھید معلوم کرنا کہ دیبندر کیون بیشنوی کا بھیس بدلکے دت لوگون کے یہان جایا کرتا تھا ایسا آسان کام نتھا - اسوقت وہ دل کو بہت سے بڑھاوے اور اوبھارے دیکر اور شیر کا جی اپنے جی مین ڈالکر دیبندر کے یہان آئی تھی - آڑ مین سے سرندر اور دیبندر کی بات چیت سنکر اور مطلب نکالکے جا رھی تھی ادکے مین جھلملی ھاتھہ سے چھوٹ پڑی اور اس جنجال مین پھنس گئی *

اب ھیرا بھاگنے کے لئے بے کل بے چین تھی - دیبندر نے ایک اور گلاس اوسکے ھاتھہ مین دیدیا - وہ بولی "آپ ھی پیجیئے" - کہنے کی دیر تھی کہ دیبندر وہ بھی غٹ سے چڑھا گیا - مگر اس گلاس مین آپ بھی غٹ ربود ھو گیا دو ایک بار ڈھلکیان لیکر ھاتھہ پاون سید ہے کردئے - ھیرا اوٹھکر بگٹٹ بھاگی - دیبندر نے انگڑائی لیکر گانا شروع کیا *

برس سولہ کی اوسکی عمر ہے اوٹھتی جوانی ہے
ہے کالا کوئلہ رنگ اوسپہ آنکھہ ایک سرمہ دانی ہے

اسروز ھیرا پلٹکر نگندر کے یہان نہ جا سکی - اپنے ھی گھر جاکر پڑرھی - دوسرے دن نور کے تڑکے جاکر دیبندر کا حال سورج مکھی سے کہا کہ کند کے لئے بھیس بدلکر آتا جاتا ہے - رھا کند کا بے خطا ھونا تو نہ ھیرا نے کہا نہ سورج مکھی کی سمجھہ مین آیا - وہ اپنی آنکھہ سے دیکھہ چکی تھی کہ وہ بیشنوی کے ساتھہ کانا پھوسی کیا کرتی ہے اسلئے جی مین بیٹھہ گئی کہ وہ خطاوار ہے - ھیرا کی بات سنتے ھی اوسکی نیلاو فری آنکھین لال ھو گئین اور گلے کی رگین پھول گئین - کمل نے بھی سب کچھہ سنا - سورج مکھی نے کند کو بلوایا اور سامنے آتے ھی کہنے لگی "کند مجھے معلوم ھو گیا ہے ھریداسی بیشنوی کون ہے اور تیری اون لگتی ہے تو جو کچھہ ہے یہہ بھی کھل گیا - میرے گھر مین ایسی عورتون کا ٹھکانا نہین - ابھی اسیدم یہان سے اپنا مونہہ گنوا جا نہین تو ھیرا کھڑے کھڑے جھاڑوین مار کے بھگا دیگی" *

کند تھر تھر کانپنے لگی - کمل نے جو دیکھا کہ اب پچھاڑ کھا کے گرتی ہے تو ھاتھہ پکڑ کے سونے کے کمرہ مین لیگئی اور پاس بیٹھکر پیار کرنے اور دلاسا دینے لگی کہ "بکنے بھی دے نگوڑی کو جو کچھہ بکتی ہے - مجھے تو ایک بات بھی سچی نہین لگتی" *

اٹھارویں فصل

بے آسرا بے سہارا

بہت رات گئے جب گھر کے لوگ سب سو گئے اور سناٹا ہو گیا تو کند نے سونے کے کمرہ کے کنواڑ کھولے اور باھر نکلی خالی تن کے کپڑے لیکر سورج مکھی کا گھر چھوڑ کے چلی اوس اندھیری رات میں تن کے کپڑوں کے سوا کچھہ نرکھنے والی سترہ برس کی بے آسرا بے سہارا لڑکی دنیا کے سمندر میں کود پڑی *

اندھیری رات ھے کہ سائیں سائیں کر رھی ھے - ہلکے ہلکے بادل چھائے ھوے ھیں - سڑک پگڈنڈی کچھہ بھی نہیں سوجھتا *

کون ھے جو بتائے کہ راستہ کدھر ھے - کند نے کبھی نگندر کے مکان سے پاوں باھر نہ دھرا تھا - اسلئے کچھہ بھی نہ جانتی تھی کہ کونسا راستہ کدھر جاتا ھے - اور پھر جائے تو کہاں جائے؟ نہ کوئی ٹھور نہ ٹھکانا *

اندھیرے میں لپٹی ھوئی عمارت آسمان سے گلے مل رھی ھے - اسی کالے کالے ڈھیر کے آس پاس وہ چکر کاٹنے لگی - جی لوٹ پوٹ ھوا جاتا ھے کہ نگندر کے سونے کے کمرے میں جو کھڑکی ھی اوس میں سے آنیوالے اوجالے کو دیکھتی جائے آنکھیں سینکتی جائے *

سونے کا کمرہ جانا پہچانا تھا چکر لگاتے لگاتے مل گیا کھڑکي مین سے اوجالا بھي آرہا تھا - آئینہ کي جوڑیان بھڑی مگر لکڑی کی کہلی تھین - تینون کھڑکیان اندھیرے مین روشن تھین - پتنگے اونپر اوڑاوڑ کے پڑ رہے تھے - اوجالے کو دیکھکر جا پڑتے تھے مگر اندر جانے کا راستہ نپا کر آئینون سے سر ٹکرا ٹکرا کے پیچھے کو گرتے تھے - کند کا دل ان ننھی ننھی جانون کے لئے بہت کڑھا *

وہ اس کھڑکی مین سے آنیوالے اوجالے کو للچائی ہوئی نظرون سے دیکھتی رہگئی اوسے چھوڑ کے آگے نہ بڑھ سکی سونے کے کمرے کے سامنے کچھہ سرو کے درخت تھے - اونھین کے تلے کھڑکی کیطرف مونھہ کر کے بیٹھہ گئی - رات اندھیری ھے - چارونطرف اندھیرا چھا یا ھوا ھے - ھر درخت پر ھزارون جگنوون کی لالٹینین جل اوٹھتی ھین بجھہ جاتی ھین بجھہ جاتی ھین پھر جل اوٹھتی ھین - بادلون نے آسمان مین گھوڑ دوڑ لگا رکھی ھے ایک کے پیچھے دوسرا دوڑا چلا جاتا ھے - سارے آسمان مین صرف دو ایک تارے دکھائی دیتے ھیںن - وہ بھي کبھي بادل مین ڈوب جاتے ھین کبھي تیرنے لگتے ھین - مکان کے چارونطرف سرو بھوتون کیطرح آسمان سر پر اوٹھاے کھڑے ھیںن ھوا چلتي ھے تو ڈراونی رات کي کو لیہ مین بھچکر کند کے سر پر اپني اپني بھوتون کي بولیان بولنے

لگتے ھین - مگر رات کا ڈران بھوتون کے جی مین بھی ایسا
بیٹھا ھے کے کاناپھوسی ھی کرنے پاتے ھین - کبھی کبھی ھوا
کے زور سے کھڑکی کے کھلے ھوے کنواڑ دیوار سے ٹکرا کر بول
اوٹھتے ھین - الوسفید عمارت پر بیٹھا چیخ رھاھی - کبھی کوئی
کتا کسی جنگلی جانور کو دیکھکر اوسکے پیچھے سرپٹ بھاگتا ھوا
سامنے سے گذر جاتا ھے - کبھی کوئی سرو کی ٹھنی ٹوٹ پڑتی ھے
ناریل کے درخت جو کچھ دور کھڑے ھیں اونکی کالی کالی
چوٹیان اندھیرے مین ھولے ھولے ھلتی ھین - تاڑ کے
پتون کی کھڑکھڑ پھڑپھڑ دورسے کان مین آتی ھے - سب کے
اوپر کھڑکیون سے آنیوالا اوجالا جگمگا رھا ھے اور پتنگو کے
دل بادل ھرپھر کے اوسپر ٹوٹے پڑتے ھین - کند ٹکٹکی
باندھے انھین کی طرف دیکھ رھی ھے*

اتنے مین کھڑکی کی آئینہ والی جوڑی آھستہ سے کھلی
اوجالے مین ایک انسان کی صورت دکھائی دی - ارے رام!
یہہ تو نگندر کی صورت ھے - نگندر کیا اچھا ھوتا کہ وہ چھوٹا
سا چمیلی کا پھول جسے کندی کھتے ھین تمھین سرو کے تلے
اندھیرے مین نظر آجاتا - تمھین دیکھ اوسکے دل پر جو
گھونسا لگا ھے اوسکی دھک دھک کی آواز تمھارے کان تک
پھنچ جاتی - تم کو معلوم ھو جاتا کہ تمھارے پھر ابھی آنکھ
سے اوجھل ھو جانے کے ڈر سے بچاری دیکھنے کا پورا مزا
بھی نہین اوٹھا سکتی - نگندر تم لیمپ کیطرف پیٹھ کئے

کھڑے ھو - ذرا اوسے موں‌ہہ کے آگے کر کے کھڑے ھو جاؤ نا ٹھہرو سرکنا نہیں - کند بڑی دکھیاری آفت کی ماری ھے - ٹھہرو تم ٹھہرے تو ڈگی کے صاف ٹھنڈے پانی کا اور اوسکی تلی مین دکھائی دینے والے ستارون کا دھیان اوسے نہ آئیگا سنو وہ الو بولا - تم سر کے تو کند کو ڈر لگیگا - بجلی کی چمک دیکھی؟ سرکنا نہین کند بہچککر رھجائیگی - دیکھو وہ کالا بادل پہر ھوا کے گھوڑے پہ سوار جیسے کسی سے لڑنے کے لئے بہا گا چلا جاتا ھے - آندھی آنیوالی ھے مینہہ برسنے والا ھے دکھیا کو کون آسرا دیگا *

دیکھو تم نے کھڑکی کھول رکھی ھے اور پرے کے پرے پتنگون کے تمھارے کمرہ مین گھس رھے ھین - یہہ دیکھکر وہ دل مین سوچ رھی ھے کہ کونسی نیکی کئے سے آدمی کو پتنگون کا جنم مل سکتا ھے - کند پتنگون کو کیا ملتا ھے؟ جل ھی تو مرتے ھین - وہ یہی تو جی سے چاھتی ھے - دل مین کہہ رھی ھے "مین بہی کیون اسیطرح نہ جل مری؟"

آخر نگندر آئینہ کی جوڑی بند کرکے کھسک گیا - اف رے بے درد! اس مین تیرا بگڑتا ھی کیا تھا - نہین نہین تمہین رات کو جاگنے سے کیا واسطہ - جاؤ سو رھو - طبیعت بگڑ جائیگی - کند نندی مرتی ھے بلا سے مرنے دو - وہ بہی جی سے یہی تو چاھتی ھے کہ تمھارے سر مین درد نہو *

جگمگاتی ھوئی کھڑکی مین اب اندھیرا ھو گیا - کند نندی

تکتے تکتے آخر آنسو پوچھکے اوٹھی اور جو راستہ مونھہ کے سامنے آگیا اوسی پر پڑلی - مگر کہان جاتی ہے؟ رات کو سرو کے درختون کی صورت مین نکلنے والے بھوتون نے سر سرا کے پوچھا "کہان چلین؟" تاڑ والے کھڑ کھڑا کے بولے "کہان جاتی ہو؟" الو بھاری اواز مین پوچھنے لگا "کدھر چلین؟" جگمگا نیوالی کھڑ کیان بولین "جاتی ہو جوتی کی نوک سے جاو ہم نگندر کی صورت تو اب دکھا نے سے رہے" اسپر بھی کندنندنی' الھڑ کندنندنی ہر پہ ر کے اوسیطرف دیکھہ دیکھہ لیتی تھی *

وہ آگے بڑھتی گئی' بڑھتی گئی' خالی بڑھتی ہي چلی گئی - بادل آسمان مین اور بھی تیزی سے دوڑ نے لگے اونہون نے آپس مین ملکر آسمان مین اندھیر مچادیا - بجلی ھنسی' پھر ھنسی - ھوا گرجی' بادل گرجا' ھوا اور بادل ملکے گرجے - آسمان اور رات ملکے گرجے - کند کہان جاتی ھو؟

اتنے مین آندھي اوٹھي - پہلے شائین شائین پھر دھول - اسکے بعد تو جھونکے درختون کے پتون کو چیر تے پھاڑ تے آپہنچے - آخر پٹ پٹ مینھہ برسنے لگا - کند کدھر جاؤ گي؟

بجلي چمکي تو راستہ کے ایکطرف ایک گھر نظر پڑا مٹي کي دیوارین اوپر چھپر - مینھہ سے بچنے کو وہ اوسیکے دروازہ پر آ بیٹھي اور پیٹہ کنواڑون سے لگادی - پیٹھہ کے

لگتے هی کنوازون نے پکار مچائی - گهر والی جاگ رهی تهی کنوازون کی پکار اوس کے کان مین پهنچی - سمجهی آند هی کا شور هے - مگر ایک کتا دروازه کے پاس سویا کرتا تها - وه اوٹهکر بهونکنے لگا - اب تو گهر والی بهی ستپٹائی - کهٹکا مٹانے کو دروازه کے پاس آگئی که کهولکر دیکهے کیا هے - کهولکر دیکهتی هے که کوئی دکهیاری عورت هے - پوچها " کون ؟ "

کند نے کچھ جواب ندیا *

,, کون هے ری بولتی کیون نهین ؟ ,,

کند بولی ,, مینه سے بچنے کو ٹهیر گئی هون ,,

گهر والی نے گهبرا کے پوچها ,, کون ؟ کون ؟ ذرا پهر تو بولو ,,

کند — مینه سے بچنے کو ٹهیر گئی هون *

گهر والی بولی ,, یه آواز تو مین پهچانتی هون - اندر کیون نهین آتین *

یه کهکے گهر والی نے اوسے اندر لے لیا - آگ جلا کے اوجالا کیا تو کند کیا دیکهتے هی که هیرا !

هیرا بولی ,, مین سمجه گئی - گهر کی جهڑکی سے بهاگی هو - ڈرومت مین کسی سے نکهونگی - اب دو ایک دن میرے هی یهان رهو *

اونسبھویں فصل

ھیرا کی جہلات

ھیرا کا گھر چاروں طرف دیواروں سے گھرا ھوا ھی دو صاف ستھری لسی پتی کچی کوتھریاں ھیں - ان کی دیواروں میں لیسن کے اوپر پھولوں پرندوں اور دیوتاوں کی تصویرین بنی ھیں - آنگن میں گوبری ھو رھی ھے ایک طرف چولائی لگی ھے - اسکے پاس گل مہدی ' بیلے ' اور گلاب کے پودے ھیں - بابو کے باغ کا مالی آپ آکر یہ پودے لگا گیا تھا - پودے کیا ھیرا چاھتی تا پورا باغ اوسکے گھراوتھا کے لاکر رکھجاتا - مالی کا اس میں فائدہ کیا تھا کہ ھیرا اپنے ھاتہ سے چلم بھر کے پلادیا کرتی تھی - کالی چوڑیاں پہنے ھاتھوں سے ناریل اوسکے ھاتہ میں دیدیا کرتی تھی مالی گھر جاکے رات بھر اسی سوچ میں سر دھنتا رھتا تھا *

گھر میں ھیرا آپ رھا کرتی تھی اور اوسکی نانی ایک کوتھری میں آپ ایک میں نانی - کند کو اوسنے اپنے پاس بچھونا بچھا کے سلایا - کند لیٹ گئی مگر نیند نہ آئی دوسرے دن بھی ھیرا نے اوسے رکھا - کھنے لگی ,, آجکل دو ایک دن یہین رھو - خفا نھونا - اسکے بعد جھان جی چاھے چلی جانا " - کند راضی ھوگئی - ھیرا نے اوسے جسطرح اوس نے کہا چھپا کے رکھا - کوتھری کو تالا

ڈالدیا کہ نانی نہ دیکھنے پائے - اسکے بعد بابو کے یہان کام پر چلی گئی - دوپہر کو جسوقت اسکی نانی نہانی دھونے کو جایا کرتی تھی پھر آئی اور اوسے نہلوا کے اور کھانا کھلا کے پھر تالا لگا کے چلی گئی - رات کو کام کاج سے چھوٹکے آئی تو تالا کھولا اور دونون نے بچھونے بچھائے *

اتنے مین باھر دروازہ کی کنڈی سمادھانی سے ھلی کت ،، گت " کت - ھیرا اچنبھے مین رھگئے - رات کو کبھی کبھی آکے کنڈی کھٹکھٹانیوالا صرف ایک تھا - بابو کے محل کا دربان کبھی کبھی رات کو ڈرتا کانپتا بلانے کو آیا کرتا تھا مگر اسکے ھاتھہ مین کنڈی ایسی میٹھی آواز ندیتی تھی - اسکے ھاتھہ سے ھلکر توکہتی تھی "کھٹ" کھٹ کھٹاک - اوتھہ ایسی تیسی - کڑ کڑ کڑاک - کھول چٹکنی نہین توڑتی ھون ٹانگ " یہ کنڈی یون تو نہین ڈانٹتی - یہ تو کہتی ھے " ٹن ٹن ٹن دیکھون مبری ھیرا کیسی ھے - ڈنگ ڈنگ ڈنگ اوٹھہ تو میرا ھیرا من - دھک دھک دھک آ تو میرا پکھراج "

ھیرا اوتھکر دیکھنے گئی - دروازہ کھولا تو ایک عورت پر آنکھہ پڑی - پہلے تو پہچان مین نہ آئی - پھر پہچانکے ھیرا بولی " کون ! گنگا جلی ! یہ آج کہان راستہ بھولین " - ھیرا کی گنگاجلی مالتی گوالن ھے - دیبندر بابو کے گھر کے پاس ھی اوسکا گھر ھے - بڑی ٹھٹے بازھے - تیس بتیس برس کی عمر ھے بدن پر ساڑھی ھتیلیون پر مہدی اور ھونٹون پر پان کی

لالي هے - گوالن کا رنگ قریب گورے کے هے مگر ذرا دهوپ سے جلا هوا - مونہ پر لال لال تل هیںن - ناک بیگم بهر مین پہیلی هوئی ماتہا گودا هوا اور با چهون پر تمبا کو کے دهوین کا داغ هے گوالن نہ دیبندر بابو کی نوکر هے نہ رعیت پهر بهی حکم کي بندی هے - طرح طرح کی فرمائشین جو اور کوئی پوري نهین کرسکتا اوس سے هوا کرتی هین اور وه سب پوری کردیتی هے اوزتی چڑیا پہچاننے والی هیرا اوسے دیکهکر بولي " گنگا جلی بهن تمهارے آنے سے تو وهی خوشی هوئی جو مرتے دم تمهارا مونہ دیکهکے هوگی مگر یہہ تو کهو کہ یہہ بے وقت آنا کیسے هوا " *

گنگا جلی نے چپکے سے کان مین کہا " تجهے دیبندر بابو نے بلایا هے " هیرا کو تو اولیچنے کی عادت هی تهی هنسکر بولی " کیون کیا بہت سا انعام پائیگی ؟ "

مالتی نے دو تهیلی او نگلیان هیرا کے مار کے کہا " ناس گئی ! اپنی لچهے دار باتین تو تو آپ هی خوب سمجهتي هے مگر یہ تو کهہ چلیگی کہ نهین ؟ "

اندها کیا چاهے دو آنکهین - هیرا تو آپ یهی چاهتی تهی کند سے کهنے لگی " بابو کے یهان سے مجهے بلانے آئي هے بن جاے نہ بنیگی - نہ جانے کیون بلایا هے " یہہ کهکے دیا بجها دیا اور اندهیرے مین جلدی جلدی تماخ کرکے مالتی کے ساتھ چلدی - دونون آوازین ملا کر اندهیرے مین گاتی چلین *

جتن کیا کیا نہ کرڈالے کہ جی کا سارتن پاؤن
سمندر چیر کے بانکا جوان ایک دھونڈ کے لاؤن

دیبندر کی بیٹھک مین هیرا اکیلی گئی - وہ دیبی کی پوجا کر رها تها مگر آج ذرا باریک پیس رها تها - سمجھ بوجھ ٹھیک اوسان ٹھکانے تھے - آج هیرا کے ساتھہ اور هی ڈھب کی بات چیت کی - للو پتواور بانس پہ چڑھانے کا نام نهین - کہنے لگا " - هیرا مین اوسروز چھکا هوا تها - تم نے جو کہا اوسکا سر پیر کچھ بهی نہ سمجها - یهی پوچھنے کو بلوایا هے کہ تم اوسدن کس لئے آئی تهین " *

هیرا ــــ خالی آپ کے درشن کو

دیبندر هنسکے بولا " هیرا تم تو مین دیکهتا هون چاترون کے کان کترتی هو - یہ بهی نگندر بابو کی قسمت کہ تم جیسی نوکر نم آئی - مین جانتا هون تم هرداسي بیشنوی کي ٹوہ مین آئي تهین میرے دل کا بهید لینے آئي تهین کہ بیشنوی کا بهیس کیون بدلا کرتا هون اور نگندر کے یهان کیون جایا کرتا هون - یہ باتین کچھ تو تمهین معلوم هي هوگئي هین اورجو رهگئي هین مین چهپانا نهین چاهتا بیوی کا کام کرکے تو انعام پاهي چکي هوگي اب ایک کام میرا دو تو دیکهوگي کیا بهرپور انعام پاتي هو " *

جن لوگون کي ساری زندگي پاپون مین ڈوبي هو اونکا کچا چٹها سنانا بڑا دل دکهانیوالا کام هے - ساری بات چیت

کا نچوڑ یہ ہے کہ بہت سے روپیہ کا لالچ دیکر نگندر نے ھیرا سے چاھا کہ کند کو اوسکے ھاتھ بیچڈالے - یہ سنتے ھی ھیرا کی نیلوفری آنکھوں میں خون اوتر آیا کانوں مین آگ بھڑک اوٹھی - وہ تنکے بیٹھ گئی اور کہنے لگی "آپ نے مجھے نوکر جانکے ایسی باتیں کیں - ان کا جواب مین تو دے نہیں سکتی جنکی نوکر ھون اون سے کہدونگی وھی آپ کو ان سب کا ٹھیک جواب دیدینگے" *

ھیرا تو یہ کہکے ھوا ھوگئی دیبندر دیر تک ھکا بکا چپ نڈھال بیٹھا رھا - اسکے بعد جی بھر کے دو گلاس برانڈی کے چڑھاے اور آپے مین آکر گنگنانے لگا *

آئی تھی بھینس جوان غیر گوالے کے یہان
پر نہ چارے ھی پہ موتہ ڈالا نہ سانی کھائی

بیسوین فصل

ھیرا کا بیر

سویرے سویرے اٹھکر ھیرا کام کاج پر گئی - دو دن سے نگندر کے یہان بڑی ھلچل پڑی ھے - کند کا کہیں پتہ نہیں لگتا گھر کے لوگ سب جانتے ھیں کہ وہ بگڑکے اور روٹھکے چلی گئی - پاس پڑوس والون مین سے بھی کوئی جانتا کوئی نہیں - آخر نگندر نے بھی سنا کہ کند گھر سے نکلکے چلی گئی - مگر جس سے پوچھتا ھی کہ کیون چلی گئی وھی

کانون پہ هاتھ [illegible] مین کچھ نہین جانتا - وہ سمجھا [illegible] پوچھ اوس سے کہا اوسکے بعد یہان ٹہیرنا ٹہیک نہ جانکر چلی گئی - مگر یہی بات تہی تو کمل کے ساتھ کیون نہ چلی گئی - نگندر کے مونہ پر گہٹا سی چہا گئی - کسیکو اوسکے پاس جانے کی همت نہوتی تہی - وہ کچھ بھي نہ جانتا تہا کہ سورج مکہي کي اس مین کوئي خطا تہي کہ نہین پہر بھي اوس نے اوس سے بات چیت کرنا چہوڑ دیا گاؤن گاؤن نگری نگری کند کا کہوج لگانے عورتین بھیجین کنوون جال ڈلوا دئے *

[illegible] غصہ سے کہویا جلاپے سے آپے سے باهر هورهی تہی پہر بہی کند کے بہاگ جانے کی خبر سنکر اوسے بہی بہت رنج هوا - خاصکر جب کمل منی نے سمجہا دیا کہ دیبندر نے جو کچھ بکا کسیطرح ماننے کی بات نہین - کیونکہ اگر اسکے ساتھ چوری چہپے سانٹھ گانٹھ هوتی تو کبہی چہپی نرهتی - اور کند کی طبیعت سے بہی یہ بات انہونی معلوم هوتی هے - دیبندر شرابی آدمی هے سڑهند ے مونہ سے یونہین ڈینگ ماردی - یہ سب باتین اوسکے جی کو لگین تو بہت هي پچتائی - ادهر خاوند کے آنکہین پہیر لینے سے بہی دلپر گہونسا لگا - سو بار کند کو برا بہلا کہا تو سو هی بار اپنے آپ کو اور بہت سے لوگ اوسکے ڈهونڈ نے کو بہیجے کمل نے کلکتہ جانے کی ٹہیرا دی - اوس نے نہ اور کسي کو

برا بھلا کہا نہ سورج مکھی کو - گلے کا کنٹھا کھولگے گھر کے سب لوگون کو دکھا کے بولی " جو کوئی کند کو ڈھونڈ لائیگا اوسکو یہہ کنٹھا انعام مین دونگی " *

پاپن ھیرا سب ٹکر ٹکر دیکھتی اورسنتی ھے مگر پھوٹے مونہ سے کچھہ نہین بولتی - کمل کے گلے کا کنٹھا دیکھکر لالچ تو آیا مگر اوسکا بھی گلا گھونٹ دیا - دوسرے کام دھام سے نبٹکے نانی کے نھانے کا وقت تاککر کند کو آکے کھانا کھلا گئی رات کو آئی تو دونون بچھونے بچھا کے لیٹ گئین - مگر نیند نہ ھیرا ھی کو آئی نہ کند ھی کو - کند تو اپنے دکھہ درد کے سبب نہ سوسکی - ھیرا دکہ سکہ کی اوڈھیربن مین لگی رھی اسلئے نہ سوسکی - کند کی طرح وہ بھی بچھونے پر پڑی کروٹین بدلتی رھی - جو کچھہ سوچ رھی تھی وہ اپنے جی سے ھی کرنے کی باتین تھین مونہ پر لانے کی نتھین *

ھیرا ! پٹھے مونہ ! صورت تو دیکھنے مین ایسی بری نہین - عمر بھی تھوڑی ھی ھے پھر دل مین یہ کھوٹ یہ کپٹ کہان سے آئی ؟ قسمت نے اوسے کیون جل دیا ؟ قسمت نے اوسے دھوکہ دیا وہ اورون کو دینا چاھتی ھے - قسمت نے ھیرا کو سورج مکھی کی گادی پر بٹھایا ھوتا تو کیا ھیرا دھوکہ دھڑی سے کام اپنا چاھتی ؟ ھیرا کہتی ھے ''کبھی نہین'' ھیرا کو ھیرا کی جگہ بٹھایا ھے اسی لئے ھیرا ھیرا ھے - لوگ کہتے ھین ''سب بدکار کا اپنا قصور ھے'' - بدکار کہتا ھے''

مین تو اچھا خاصہ بہلا مانس ہوتا لوگون کے قصور سے بد کار ہوگیا" - لوگ کہتے ہین "پانچ سات کیون نہوے ؟" پانچ کہتے ہین "ہم تو سات ہی ہوتے مگر دو اور پانچ ملکے ہی تو سات ہوتے ہین - کہین سے دو اور ہاتہہ لگ گئے ہوتے تو سات ہوجاتے" - یہی باتین تہین جو ہیرا پڑی سوچ رہی تہی *

پہر سوچتی تہی "اب کیا کرون ؟ قسمت سے ایک موقع ہاتہہ آگیا تو اپنی طرف سے کمی کرکے کیون ہاتہہ سے کہوون کند کو نگندر کے یہان پہنچا دون تو کمل کنتہا دیگی - گہر کی بیوی بہی ضرور کچہہ دیگی - اور بابو سے بہی بہت کچہہ لے مرونگی اور جو دیبندر کے ہاتہہ مین پکڑا دون تو بہی بہت سا روپیہ پاؤنگی - مگر یہہ تو جبتک دم مین دم ہے مجہہ سے ہونیوالا نہین - اچھا کند مین ایسے کیا لال لگے ہین کہ دیبندر بابو کو ابلا پری نظر آتی ہے - مین ہاتہہ پاؤن مار کے پیٹ پالتی ہون اچھا کہانے اچھا پہنے کو ملے اور تصویر کی شاہزادی کیطرح دنرات گہر مین ٹنگی رہون تو مین بہی ویسی ہی ہوسکتی ہون - اور پہر یہہ کیگلی گہین پین گہین پیس کرنے والی دیبندر بابوکی باتون کو کیا سمجہیگی - مگر دلدل کے سوا کنول کا پہول کہین نہین کہلتا اور کند کے سوا دیبندر بابو کا دل کوئی نہین اوڑا سکتا - اپنے اپنے ماتہے کا لکہا مین کیون جلون مرون - واہ ری قسمت !

مگر دل کو لال پیلی آنکھیں دکھانے سے کیا ہوگا - چاہ کا نام سنکے مجھے ہنسی آیا کرتی تھی - جی میں کہا کرتی تھی سب کہنے کی باتیں ہیں لوگوں میں ایک کہانی چلی آتی ہے - دل میں ٹھان رکھی تھی کہ جو چاہ میں پڑتا ہے پڑے میں تو کبھی کسیکو دل ندونگی - قسمت نے کہا ٹھہر تو سہی ایسی تیسی تجھے مزا چکھاتی ہوں - آخر بیگار میں گنگا اشنان ہوے دوسرے کا چور پکڑنے گئی تھی اپنا دل چوری گیا - ہاے کیا پیارا مکھڑا ہے! کیا سڈول بدن! کیا نور کا گلا! یہہ سب اورکسنے پائے ہیں؟ مگر یہہ تو دیکھو مردوے کو اورکوئی نہ ملا - مجھی سے کہنا رہگیا تھا کہ کند کو لادے - ماروں موے کی ناک پہ مکا - اہا ہا! اوسکی ناک پہ مکا لگانے میں بھی ایک مزا ہے - چل چخے دور ہو اس راستہ میں دھرم کے کانٹے ہیں - مدتیں ہوئیں کہ سب دکھہ سکھہ قسمت کو سونپ چکی - پھر بھی کند کو دیبندر کے ہاتھہ میں تو ندیا جائیگا - اسکا تو خیال کئے سے تن بدن میں آگ لگی جاتی ہے - بلکہ اپنی طرفسے تو جہانتک ہوسکیگا ایسا کرونگی کہ کند کبھی اوسکے ہتھے نہ چڑھے - اچھا تو پھر کیا کرنا چاہئے - وہ جہاں تھی وہیں چلی جاے تو اوسکے ہاتھہ سے بچی رہیگی - بیشنوی کا بھیس بدلے یا واسودیو (کرشن) کا وہاں دیبندر کی دال نہ گلیگی - بس سب سے اچھی بات یہی ہے کہ کند کو وہیں لیجا کے چھوڑ آؤں - مگر

وہ وھان جانا کب چاھیگی - اوس گھر کی طرف تو اوسکا
مونہہ کرنے کو بھی جی نہین چاھتا - ھان سب کے سب "چینتا
بھائی - چینتا بھائی" کرکے لیجاتین تو ھو سکتا ہے کہ چلی بھی
جاے - میرے جی مین ایک ارمان اوربھی تو ھے - کیا
پرمیشر کبھی پورا کرینگے ؟ - سورج مکھی کا یہہ ھنستا ھوا مونہہ
کبھی اوداس روانسا بھی ھوگا کہ نہین ؟ پرمیشر چاھین تو
سب کچھہ ھو سکتا ھے - اچھا سورج مکھی سے مین اتنا کیون
جلتی ھون ؟ اوس نے میرا کیا بگاڑا ھے ؟ کبھی بھی توکوئی
برائی نہین کی سدا پیارھی کیا کی بھلائی ھی کرتی رھی
توپھر بیر کیون ؟ کیا ھیرا یہہ نہین جانتی ؟ وہ کونسی بات
ھے جو ھیرا نہین جانتی ؟ اب کہہ ھی ڈالون ؟ بات یہہ ھے
کہ سورج مکھی سکھی ھے مین دکھی وہ بڑی ھے مین چھوٹی
وہ بیوی ھے مین نوکر - بس اسیلئے مجھے اوس سے بیر ھے
اور جو کہو کہ بڑا تو پرمیشر نے بنایا اوسکی اسمین خطا ؟ تو
مین کہونگی مجھے دیکھہ جلنی بھی تو پرمیشر ھی نے بنایا ھے
میری اسمین کیا خطا - اور پھر مین اوسکا برا یونہین بیکار
تھوڑی چاھتی ھون مگر اوسکے برے مین میرا بھلا ھوتا ھو تو
کیون نکرون ؟ اپنا بھلا کون نہین چاھتا ؟ آونا جانچ پرتال
کرکے دیکھون کہ کیا آگے سے کیا ھوگا - اچھا تو اب مجھے تو ھے
روپیہ کی ضرورت کیونکہ اور نوکری کرنے کو جی نہین چاھتا
اور روپیہ آے تو کہان سے - دت گھرانے کے سوا اور روپیہ

کہان ؟ اور دت گھرانے سے روپیہ کھینچنے کی صورت ہے تو یہی کہ سب جانتے ہین کند پر نگندر بابو کی آنکھہ پڑ چکی ہے اوسکا جادو اونپر چل چکا ہے - بڑے آدمی ہین جو جی مین آے کر سکتے ہین - نہین کر سکتے تو صرف سورج مکھی کے کارن دونون مین کھٹ پٹ ہو جاے تو سورج مکھی کی پرواہ ہی نکرینگے - بس اب مجھے کوئی ایسی بات نکالنی چاہئے کہ درنون مین چخ چلے *

یہہ ہوگیا تو بابو سولہ کی سولہ چیزون کے ساتھ کند کی پوجا کرنے لیگنگے - اب وہ تو ٹھیری بھولی بالی سیدھی سادی اور مین رہی کائیان سیانی - بہت جلد اوسے مٹھی مین مین لے لونگی - بلکہ اسی بیچ مین اسکا بہت سا سامان ہو بہی گیا ہے - جو جی چاہیگا اوس سے کرا لیا کرونگی - اسلئے کہ جب بابو اوسکی پوجا کرنے لگے تو وہ ہونگے کند کے حکم کے بندے اور وہ ہوگی میرے حکم کی بندی - اسلئے حلوے مانڈے جو چڑھائینگے سب مجھی کو ملینگے - بس اتنا ہوجاے کہ نوکری نہ کرنی پڑے اور مجھے کچہہ نہین چاہئے - دیکھون درگا کیا کرتی ہین - کند کو نگندر بابو ہی کے ہاتھہ مین دونگی مگر ایکا ایکی نہین کچہہ دن چھپاے رکھنا چاہئے بھوکون مرکے جب بابو کی چاہت پکی ہوجائیگی تو اوسے نکالکر اونکے ہاتھہ مین پکڑا دونگی - اسپر بہی اگر سورج مکھی کی قسمت نہ پھوٹی تو بڑی ہی زوودار قسمت ہے - جبتک

بیٹھی کند کو اوتھک بیٹھک کرایا کرونگی - مگر پہلے نانی کو کمار کہاٹ بھجوا دینا چاہئے نہین تو کلھیا مین گڑ نہ پھوڑا جائیگا بھید کھل جائیگا *

اسطرح من سمجھوتے کرکے نت کھت ھیرا اونہین کام مین لانے کی فکرین کرنے لگیگی - نانی کو تو ایک بہانہ سے کمار کہاٹ باپ دادا والے گھر بھجدیا اور کند کو گھر مین چھپا کے بڑی چوکسی سے پہرا دینے لگی - کند اوسکی چکنی چپڑی باتون اور لاڈ پیار پر ایسی ریجھی کہ جی مین کہتی تھی " ھیرا جیسی دوسری نہین - کمل بھی مجھے اتنا تو نہ چاہتی تھی " *

اکیسوین فصل

ھیرا کا جھگڑا

اچھا یہہ تو سب ھوا - کند تو آسانی سے مٹھی مین آجائیگی مگر جبتک سورج مکھی نگندر کی آنکھہ مین کریل کے کانٹے کیطرح نہ کھٹکے اوسوقت تک کچھہ بھی نہ بنیگا - سب کی جڑ تو یہی ھے - اسلئے ھیرا اون کے ایک دوسرے سے جدا نہو نیوالے دلون کو الگ کرنے کی فکر کرنے لگی *

ایکدن سویرے سویرے مونہہ اندھیرے آکر گھر کے کام کاج مین لپٹ گئی - کوسلیا نام کی ایک اور نوکر بھی گھر کا کام دھندا کیا کرتی تھی اور اسلئے ھیرا سے جلتی بھنتی تھی

کہ وہ سب نوکرون میں چمکتی ہوئی تھی اور بیوی کے دان دھش مین سے حصہ بٹا لینے والی تھی - ھیرا نے اوس سے کہا "کوسلیا باجی آج میرا جی کچھہ گرا سا جاتا ھے میرا کام کاج کردوگی؟ کوسلیا ھیرا سے ڈرتی تھی اسلئے جی چاھا یا نچاھا راضی ھی ھونا پڑا - بولی "کیون نہین بہن سر آنکھون پر - آزار بیمار سب ھی کے ساتھہ لگا ھے - اور پھر ھم تم ایک ھی میان بیوی کے نوکر ٹھہرے چولی دامن کا ساتھہ نہ کیسے کرونگی" - ھیرا نے تو دل مین ٹھان رکھی تھی کہ کوسلیا کچھہ ھی کیون نکہے کوئی نہ کوئی چھدا رکھکر اوس سے لڑنا چاھئے - اسلئے سر ھلاکر اور کڑک کے بولی "کیون ری کوسلیا مین دیکھتی ھون تونے بہت پیٹ سے باھر پاؤن نکالے ھین کوسنے دیتی ھے" *

کوسلیا — ارے رام! مینے کب کوسنے دئے *

ھیرا — اے لو اوپر سے موئی جوتیون سمیت آنکھون مین بیٹھی جاتی ھے - کہتی ھے مینے کب کوسا - کیون ری تو پھر یہہ آزار بیمار کیسا - میرے دشمنون کی کیا تونے کھاٹ کٹی دیکھی تھی - آزار بیمار کا نام لیتی جاتی ھے اور چاھتی ھے کہ لوگ دعا سمجھین - آزار ھو تجھے اور تیرے ھوتے سوتون کو *

کوسلیا — اچھا ھو ھو ھزار بار ھو - مگر بہن تو اتنی بگڑتی کیون ھے آپے سے باھر کیون ھوئی جاتی ھے؟ مرنا تو

ایکدن ہوگا ھي - جم (مردون کی روحون کا مالک)
تو نہ تجھے بہولے نہ مجھے *
ھیرا — پرمیشر کرے تجھے ایک دم کو بہی نہ بہولے - تو
سلگ سالگ کے مرے - جلدار تھی نکلے - نرک
(دوزخ) کو جاے - اپنا سر کھاے *
اب تو کوسلیا سے بہی نرھا گیا - کہنے لگی " سر کھاے اپنا
تو - نرک کو جاے تو - لوکا لگے تیرے مونہہ کو - نصیبون
پہوٹی سات خصمی " - لڑای جھگڑے مین وہ ھیرا کے بہی
کان کترتی تھی - ھیرا کو چارون شانے چت پچھاڑ دیا *
ھیرا بیوی کے پاس فریاد لیکر پہنچی - جاتے وقت کوئی
اوسکا مونہہ دیکھتا تو تل برابر غصہ نتھا بلکہ باچھین کھلی
جاتی تھین - مگر سورج مکھی کے سامنے جاکر کھڑی ہوئی
تو مارے غصہ کے اوسانون سے نکلی ھوئی تھی - چھوٹتے ھی
وہ تیر برسانے لگی جو خدا کیطرف سے عورتون کو ملے ھین
یعنے رو رو کے ندی نالے بہادئیے *
سورج مکھی نے عرضی دعوے کو اچھی طرح پڑھا اور سمجھا
تو دیکھا ھیرا ھی کی خطا ھے - پہر بہی ھیرا کا جي رکھنے کو
کوسلیا ھی کو برا بہلا کہنے لگی - مگر اوسکا جی بہلا اس سے
کہان ٹھنڈا ھوتا تھا - کہنے لگی "اس سر کھائی کو ابہی
کھڑے کھڑے نکلوا دیجے نہین تو مین نہین رھنے کی " *
سورج مکھی کھسیانی ھوکر بولی " ھیرا مین دیکھتی ھون

تیری لے بہت بڑھتی جاتی ھے - تو نے ھی تو پہلے گالی دی تیری ھی سب خطا اور تیرے کہنے سے مین اوسے نکالدون - مجھسے یہہ ناانصافی کبھی نہوگی - تیرا جی جانے ھی کو چاھتا ھے تو مین روکتی نہین" *

هیرا تو آپ یہی چاھتی تھی - "بہت اچھا لیجئے مین ھی جاتی ھون" کہکر آنسوے بہاتی اور آنسوون سے مونہہ دھوتی باھر بابو کے سامنے جا کھڑی ھوئی *

بابو اکیلے بیٹھک مین بیٹھے تھے - آج کل اکیلے ھی رھا کرتے تھے - ھیرا کو ساون بھادون برساتے دیکھر بولے "ھیرا روتی کیون ھے" *

هیرا — حضور حکم ھو جاے کہ میرا حساب کر دیا جاے اور جو کچھہ میرا نکلے مجھے دیدیا جاے *

نگندر (حیران ھوکر) — این ! یہہ کیا ! کچھہ کھو تو سہی کہ ھوا کیا *

هیرا — حضور مجھے جواب ملگیا - ٹھاکرانی ماںجی نے مجھے جواب دیدیا *

نگندر — کیون جواب ملا ؟ تو نے کیا کیا تھا کہ جواب دیدیا ؟

هیرا — کوسلیا نے مجھے گالی دی - مین ماںجی کے پاس فریاد کرنے گئی - انھون نے اوسی کی بات سنی اور مجھے جواب دیدیا *

نگندر سر ھلا ھنسکر بولا "یہہ اول پٹانگ تو جانے دو سچی سچی کہو" *

هیرا مونہہ بنا کے بولی "سو باتون کی ایک بات یہہ ھے کہ مین رھنے کی نہین" *

نگندر — آخر کیون ؟

ھیرا — یونہین کہ مانجی کی زبان اون کے بس مین نہین رھی ھے - کچھہ ٹھیک نہین کہ کسے کسوقت کیا کھہ بیٹھین *

نگندر نے تیوری مین بل ڈالکے ذرا ڈپٹکے کہا "بکتی کیا ھے" ؟

اب تو ھیرا کھل پڑی اور جو کچھہ جی مین لے کر آئی تھی بے دھڑک کھڈالا - بولی "اوسدن کند تھا کرانی کو کیا کچھہ نکھڈالا - کند تھا کرانی سنکر جھلاٹ مین دیس چھوڑ کے چلی گئین - ڈر لگتا ھے کہ کھین اسیطرح کسیدن مجھے بھی جو مونہہ مین آے نہ کھڈالین - اور ایسا ھوا تو مجھے جی سے جانا پڑیگا - اسلئے پہلے ھی سے مونہہ گنواے دیتی ھون" *

نگندر — یہہ کیا کہانی ھے ؟

ھیرا — آپ کے مونہہ پر کہتے شرم آتی ھے *

یہہ سنتے ھی نگندر کے مونہہ پر اندھیرا سا چھا گیا - ھیرا سے کہا "اچھا آج تو جا - کل بلواؤنگا" *

ھیرا نے مونہہ مانگی مراد پائی - اسیلئے تو اوس نے کوسلیا سے لڑائی جھگڑا مول لیا تھا - نگندر اوٹھکر سیدھا سورج مکھی کے پاس گیا - اوسکے جاے پیچھے ھیرا بھی

جلدی جلدی پاؤن مارتی چلی گئی - نگندر سورج مکھی کو ایک کمرہ مین لے گیا اور پوچھا "هیرا کو کیا تمنے الگ کردیا؟" وہ بولی "هان کر تو دیا" - اسکے بعد هیرا اور کوسلیا کے جھگڑے کا سارا حال کہا - نگندر نے سب سنکر پوچھا "اچھا کند نند نی کو تمنے کیا کہا تھا ؟" - یهہ سنتے هی سورج مکھی کے مونهہ پر هوائیان اوڑنے لگین - دبی زبان سے بولی "کیا کہا تھا ؟"
نگندر — کوئی بری بھلی بات ؟

سورج مکھی کچھہ دیر تک تو سناتے مین رهی اسکے بعد جو کہنا چاهئے تھا وهی کہا - کہنے لگی "میرے لئے اس دنیا مین جو کچھہ بهی هو تم هی هو - اس جہان مین کیا اوس جہان مین بھی تم هی تم هو - تم سے چھپا کے کیا کرونگی ؟ کبھی کوئی بات هی نہ چھپائی تو آج پرائی بات کیون چھپانے لگی - مینے بے شک کند کو برا بھلا کہا تھا - مگر اس ڈر سے کہ کہین ایسا نہو تم برا مانو اور بگڑو تم سے نہ کہہ سکی خطا معاف کرو سب کہے دیتی هون" *

اسکے بعد هرید اسی بیشنوی کا حال معلوم هونے سے لیکر کند کو لتاڑنے تک سارا حال بے لاگ کہڈالا - آخر مین بولی "کند کو مینے کیا نکالا کہ اپنے پاون مین آپ کلهاڑی ماری - دیس دیس اوسکے ڈھونڈنے کو آدمی بھیج چکی هون پتہ لگ گیا هوتا تو کبھی کی اوسے لوٹا لائی هوتی خطا کی پھر معافی چاهتی هون" *

نگندر — تمہاری اسمین کچھہ بھی خطا نہین - تم نے کند کے خزاب ہونے کا جیسا حال سنا اوسے سنکر کون بھاے مانس کی بہو بیٹی اوس سے میٹھی باتین کرتی یا گھرمین ٹکنے دیتی مگر ذرا اتنا سوچ لیا ہوتا کہ بات سچ ہے یا جھوٹ تو اچھا ہوتا *

سورج مکھی — اوسوقت تو غصہ مین سوجھی نہین - اب بیٹھی گھنٹون سوچا کرتی ہون *

نگندر — کیون نہ سوجھی ؟

سورج مکھی — میرے جی مین شک پڑگیا تھا کہ...... "کہتے کہتے ہی خاوند پہ تن من وارنے والی نیک ذات سورج مکھی اوسکے پاوؤن کے پاس زمین پر بیٹھہ گئی اور دونون پاؤن پکڑ کے آنسون سے بھگو دئے - پھر مونھہ اوپر اوٹھا کے بولی تم مجھے جی جان سے بڑھکر ہو جو بات بھی اس پاپی جی مین آے تم سے نہ چھپا ونگی خطا معاف کرنا " *

نگندر — تمہین کچھہ کہنا نہ پڑیگا - مین سب سمجھہ گیا تمہارے جی مین شک آیا کہ مین کند نندنی کو چاھتا ہون " *

سورج مکھی اوسکے پاون مین مونھہ چھپاکر رونے لگی پھر بھیگے ہوے پھول کا سا اوداس مونھہ اوٹھا کے خاوند کے سب دکھون کو مٹا دینے والے چہرہ کیطرف دیکھکر بولی

"کیا کہوں تم سے ؟ میںنے جو دکھ اوٹھایا ہے کہہ نہیں سکتی جوھیں معلوم ھوا کہ تمھاری چاھت کا حصہ بٹانے والی ایک اور نکل آئی ہے جی چاھتا تھا کہ ابھی جان دیدوں صرف اس ڈر سے نہ مری کہ میرے مرنے سے کہیں تمھاری پریشانی بڑہ نہ جاے - خالی خولی زبانی مرنا نہیں سچ مچ بے لاگ مرنا چاھتی تھی - خطا معاف کرنا " *

نگندر دیرتک چپ چاپ رھنے کے بعد ایک لانبی سانس بھر کے بولا ,, سورج مکہی قصور سب میرا ھی - تمہاری اس میں کچھ بھی خطا نہیں - تم نے مجھپر بھروسا کیا میںنے اوسکا خون کر ڈالا - میں سچ مچ تمہیں بھولکر کندنندنی پر ... آگے کہا نہیں جاتا - جو جو دکھ اوٹھاے ھیں اور اٹھا رھاھوں کسطرح تم سے کہوں ؟ تم سمجھتی ھوگی میںنے من کو مارنے کی کوشش نہیں کی - ایسا نہ سمجھنا - میں اپنے آپ کو جتنا برا بھلا کہہ چکا تم کبھی نہ کہہ سکتیں - مگر کیا کروں جنم کا پاپی ھوں اسلئے جی کو بس میں نرکہہ سکا " *

سورج مکھی اور نہ سن سکی - ھاتہ جوڑ کے اور گڑگڑا کے کہنے لگی " بس بس - تمہارے جی میں اور جو کچھ ھو اوسے جی ھی میں رھنے دو - مونہ سے نہ نکالو مجھ سے نہ کہو تمہارا ھر لفظ تیر کیطرح جی کے پار جاتا ھی - جو کچھ ھوا میرے ماتھے کا لکھا - اور سنا نہیں چاھتی نہ یہ میرے سننے کی باتیں " *

نگندر — تمہیں نہیں یہ نہوگا - اور بھی سنا پڑیگا - اب تمنے

بات چہیڑھی دی ھے تو مین بہی جو کچہہ دل
مین بہرا ھے صاف صاف کہہ ڈالتا ھون کیونکہ بہت
دن سے بات ھونٹون تک آ آ کے رہ رہجاتی
تہی - مین اس زندگی کو چہوڑنے والا
ھون - مرونگا نہین دیس چہوڑکے چلا جاؤنگا
گہر کے رہنے مین اب مزا نرھا - نہ مجہے تم سے
چین نہ مین تمہارے لائق خاوند - پاس
رہکر تمہین دکہہ دینا اور ستانا نہین چاھتا
دیس بدیس کند نندنی کو ڈھونڈتا پہرونگا
تم گہر کی بیوی جیسی ھو ویسی ھی بنی رھو
سمجہہ لینا کہ مین رانڈ ھوگئی جسکا خاوند ایسا
کمینہ ھو وہ اگر رانڈ نہین تو پہر کون ؟ مگر
چاھے کمینہ ھون یا اس سے بہی کچہہ بڑھکر تمہین
دھوکا ندونگا صاف صاف کہہ دیتا ھون کہ میرا
دل دوسرے کے بس مین ھے - دیس چہوڑکے
جاتا ھون - کند نندنی کو بہلا سکا تو پہر آجاونگا
نہین تو یہی آخری درشن سمجہو *

یہ تیر کیطرح دل مین چہید کرنیوالی بات سنکر سورج مکہی نے کیا کہا ؟ کچہہ دیرتک تو پتہر کی مورت کیطرح زمین کی طرف نظر جماے دیکہتی رھی - اسکے بعد وھین اوندھے مونہ زمین پر گرپڑی اور مٹی مین مونہ ڈالکر رونے لگی - شکار

مارنیوالا شیر جسطرح شکار کے سر پر کہڑا اسکے جان توڑنے کا تماشا دیکھتا رھتا ھے اسیطرح نگندر چپ چاپ کہڑا دیکھتا رھا دل مین کہتا تہا " مرنا تو ایکدن سبہی کو ھے - آج مرے تو کیا کل مرے تو کیا - پرمیشر کی مرضی - مین کیا کرون - لاکہ چاھون تو اس سے چہٹکارا کب ھوسکتا ھے - یہ ھوسکتا ھے کہ آپ مرجاون مگر میرے مرنے سے کیا سورج مکہی کی جان بچ جائیگی " *

نہین نگندر نہین تم ٹہیک کہتے ھو سورج مکہی کی جان تمہاری مرنے سے نہ بچیگی - پہر بہی تمہارے لئے مرنا ھے اچہا تہا - کچہہ دیر بعد سورج مکہی اوٹہکر بیٹہ گئی اور خاوند کے پاون پکڑ کے کہنے لگی " ایک منتی اور ھے " *

نگندر — وہ کیا ؟

سورج مکہی — مہینہ بہر اور ٹہرو - اس مین بہی کند نندنی نہ ملی تو جہان جی چاھے چلے جانا - مین نہ روکونگی - نگندر کچہہ نہ بولا چپ چاپ باھر چلاگیا - جی مین راضی ھوگیا کہ ایک مہینہ اور ٹہیرنا چاھئے - سورج مکہی بہی اوسکے جی کی بات سمجہ گئی - نظر جماے اوسکیطرف دیکہ رھی اور جی مین کہ رھی تہی " میرے لئے جو کچہہ بہی ھو تم ھی تو ھو تمہارے پاون سے کانٹا نکالنے کے لئے تو مین

جان تک دینے کو طیار رھتی ھون - مجھ پاپن کے کارن تم دیس چھوڑو تو تم بڑے ٹھہرے کہ مین ؟ "

پائیسوین فصل

چور پر مور

ھیرا داسی کی نوکری تو چھوٹ‌سی پر نگندر کے یہان سے ناتا نہ چھوٹا - سدا وھان کا تاؤ بھاؤ لینے کے لئے بے چین رھتی تھی - کوئی آدمی وھان کا ملجاتا تو زبردستی پکڑ کے بیٹھا لیتی اور گپ شپ کرنے لگتی - باتون ھی باتون مین معلوم کرلیتی کہ نگندر سورج مکھی کے ساتھ کیسا برتا و کرتا ھی اگر کبھی ایسا ھوتا کہ کوئی نہ ملتا تو کوئی نہ کوئی بہانہ نکالکے آپ بابو کے یہان جاتی اور نوکر چاکرون کے جھمگھٹے مین بیٹھکر دس طرح کی باتین بنا کے اپنا کام نکال ھي کے آتی تھی *

کچھ دن تو یونہین گذر گئے مگر ایکدن ایسا ھوا کہ سب بنا بنایا کھیل بگڑ ھی گیا تھا بال بال بچا - جب سے دیبندر سے ھیرا کی جان پہچان ھوئے مالتی گوالن کی آرجار اوسکے یہان بہت ھونے لگی تھی - مالتی نے دیکھا کہ ھیرا کو یہ بہت اچھا نہین لگتا - یہ بھی دیکھا کہ ایک کوٹھری ھمیشہ بندھی رھا کرتی ھے - ھیرا کا کانٹیان ہن اوس مین باھر سے کنڈی اور تالا لگاے ھی رکھتا ھی - مگر ایکدن جو وہ اچانک آپڑی

تو دیکھا تالا نہین ھے - مالتی نے جھٹ کنڈی کھول کنواڑون کو دھکا دیا تو دیکھا اندر سے بند ھین - تاڑ گئی کہ ھونھو اس مین کوئی آدمی رھا کرتا ھے *

ھیرا سے تو اوس نے اسکی بابت کچھہ بھی نہ کہا مگر جی مین سوچنے لگی کہ کون آدمی ھوسکتا ھے - پہلے تو سمجھی کوئی مرد ھے مگر اس بات کو اوس نے دیر تک دل مین جگہہ ندی کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ کون کون کس کس سے اولجھی ھوئی ھے - ھوتے ھوتے شیطان نے کان مین پہو نکا کہ کہین کند نندنی نہو - کند کے گم ھوجانے کا حال سن چکی تھی - اس شک کے مٹانے کی اوس نے جلد ھی ایک صورت بھی سوچ نکالی - ھیرا بابو کے یہان سے ایک ھرنی کا بچہ لئے آئی تھی - وہ بہت ھی چلبلا بے چین تھا اسلئے برابر بندھا رھا کرتا تھا - ایکدن مالتی اوسکو کہانا کھلا رھی تھی - کھلاتے ھی کھلاتے ھیرا کی آنکھہ بچا کے رسی کھولدی - بچہ یہہ جا وہ جا ھوا ھوگیا ھیرا پکڑنے کو اوسکے پیچھے دوڑی *

جب ھیرا دوڑتی باھر چلی گئی تو مالتی نے پکارنا شروع کیا - "ھیرا! او ھیرا! او گنگا جلی! جب ھیرا دور جا پہنچی تو مالتی سر پہ دو ھتڑ مار کے بولی" ارے رام! یہہ گنگا جلی کو کیا ھوگیا" ؟ یہہ کہکے دھاڑین مار مار کے رونے لگی اور روتے روتے کند جس کوٹھری مین تھی

اوسکا دروازہ کھٹکھٹا کے بولی "کند تہا کرانی ! کند ! جلد باہر نکلو - دیکھو تو یہہ گنگا جلی کو کیا ھو گیا ؟" کند نے ھڑبڑا کے دروازہ کھول دیا - مالتی اوسکی طرف دیکھہ کھل کھل ھنستی ھوئی بھاگ گئی *

کند نے دروازہ بند کرلیا اور ھیرا کے بکنے جھکنے کے ڈر سے وس سے اسکا کچھہ ذکر نہ کیا - مالتی نے جا کر سب دیبندر بابو سے جڑدی - دیبندر نے جی مین ٹھان لی کہ آپ جاکر بات کو دو ٹوک کر آے یا اس پار یا اوس پار - مگر اوسدن تو ایک پارٹی سے فرصت نہ ملی اور دوسرے دن سونے سے *

تیئیسوین فصل

پنجرے کا پرند

کند اب پنجرے کا پرند بنی ھوئی ھے ھردم بے چین ھردم بے کل - دو ندیان جن مین سے ایک کسی طرف کو اور دوسری دوسری طرف کو بہتی ھو جب ایک دوسرے سے ٹکراتی ھین تو دھار کا زور بہت بڑھجاتا ھے - کند کا دل بھی ایسی ھی دو ندیون کا سنگم بنا ھوا تھا - اودھر تو بے آبروئی گھڑکی جہڑکی اور شرم سے موںھہ دکھانے کی جگہہ نتھی سورج مکھی گھر سے بھاگ ھی چکی تھی ادھر شرم کی دھار پر آپڑی چاہ کی دھار - بہت سی سر پٹکول کے بعد آخر چاہ کی دھار ھی آگے نکل گئی

چھوٹی ندی بڑی ندی مین ڈوبگئی - سورج مکھی کے هاتھون جو بے آبروئی هوئی تھی - وہ هوتے هوئے آنکھون سے اوجھل هونے لگی - سورج مکھی کو جی مین جگھہ هی نہ ملی هر طرف نگندر هی نگندر نظر آنے لگا - جی مین کھتی تھی " مین وہ گھر چھوڑ کے آئی هي کیون ؟ دو باتون سے میرا کیا بگڑتا تھا ؟ اونکی صورت تو دیکھنے مین آتی تھی اب تو ایکبار بھی دیکھنے کو نہین ملتی - اچھا تو کیا پھر وهین جانا چاهئے ؟ هان کوئی بھگا ندے تو جانے کو بھی طیار هون - مگر پھر بھگا دیا تو کیا هوگا ؟ " دنرات یہی کچھڑی دل مین پکاتی رهتی تھی - آخر اسکی بھی پرواہ نرهی کہ جانا ٹھیک هی یا نہین - دو چار دن مین چکوتا هوگیا کہ جانا هی چاهئے نہین توجی سے جانا هوگا اب سوچنے کی بات اتنی هی رهگئی کہ اگر جاون تو سورج مکھی پھر بھگا تو ندیگی - هوتے هوتے یہہ جان پربنی کہ جانے هی کی جی مین ٹھان لی اب اس مین چاهے سورج مکھی بھگا دے یا اور جو جی مین آے کرے *

مگر اوس گھر مین جاکھڑی هو تو کیا منہہ لیکے - اکیلے جاتے تو بهت شرم آتی هے - هان هیرا کو ساتھہ لیجاے تو هوسکتا هے - مگر هیرا سے مونہہ کھولکے کہا کب جائیگا آخر نہ کہا گیا *

ادهر بن دیکھے رها بھی نہین جاتا - ایکدن رات ابھی

دو چار گھڑی باقی تھی کہ بچھونے سے اوٹھی - ھیرا ابھی سوھی رھی تھی - چپ چاپ دروازہ کھولکے باھر نکل گئی آخیری مہینہ کا دبلا پتلا کمزور چاند اوس چھوٹی سی خوبصورت لڑکی کیطرح جو سمندر مین گر پڑی ھو آسمان کے کونہ مین تیر رھا ھے - درختون کے نیچے اندھیرے کے تھمٹ لگے ھین - ٹھنڈی ٹھنڈی ھوا ایسی دھیمی دھیمی چل رھی ھے کہ راستہ کے دونون طرف جو کنول کے پھولون پتون سے ڈھکے ھوے تالاب ھین اونکا پانی ھلتا بھی نہین - درختون کی دھندلی پھنگیون کے اوپر گھرا نیلا آسمان اپنی بھار دکھا رھا ھے - کتے راستہ کے ادھر اودھر سوتے جاتے ھین - سب سنسار ٹھنڈی اور جھاری بھرکم ھو کے اپنی سوبھا دکھا رھی ھے - کندر سے پھونک پھونک کر پاون دھرتی نگندر کے محل کیطرف مونہہ کئے آگے بڑھتی چلی جاتی ھے - جانے کا مطلب اسکے سوا کچھ بھی نہین کہ شاید کسیطرح نگندر کی صورت دیکھنے کو ملجاے - اوسکے محل مین تو جانا ھونسکا - اچھا وہ تو جب ھوگا ھوگا اس بیچ مین ایکدن چھپکے دیکہ آنے مین کیا برائی ھے - مگر چھپکے کہان سے اور کیونکر دیکہ سکتی ھون - سوچتے سوچتے آخر جی مین ٹھان لی کہ کچھ رات رھے اون کے محل کی تلاش مین نکلونگی اور چارون طرف کی خاک چھانونگی - ھوسکتا ھے کہ دور سے اونھین کھڑکی یا باغ یا راستہ مین کھین دیکہ پاؤن - وہ نور کے تڑکے اوٹھ

بیٹھتے ھین دیکہہ پاون تو کچہہ دور نہین - دیکھتے ھي اولٹے پاون پھر آؤنگي *

یون خیالی پلاو پکانے پکانے پچھلے پہر نگندر کے محل کیطرف مونہہ کرکے چل کہڑی ھوئی - گھرکو ڈھونڈنے ڈھونڈتے دیکھا کہ پو پھٹنے مین بہت تھوڑی دیر رھگئی ھے راستہ پر نظر دوڑائی تو دیکھا نگندر کا کہین پتہ نہین - کھڑکی کی طرف دیکھا تو وھان بھی نہین - جی مین آیا شاید وہ ابھی جاگے نہین اوٹھنے کا وقت ھی نہین ھوا ھے - اوجالا ھوتا ھے ھونے دو مین سرو کے تلے بیٹھہ رھونگی - یہہ سوچکے جھٹ سرو کے نیچے جا بیٹھی - یہان خوب اندھیرا تھا سرو کی پتیان جھڑجھڑ کے ٹپ ٹپ پانی مین گر رھی تھین - درخت پر بسیرا لینے والے پرند پر پھٹ پھٹا رھے تھے - بیچ بیچ مین دربانون کے پھاٹک کھولنے بھیڑنے کی آواز سنائی دیتی تھي آخر صبح کے اوجالے کی خبر دینے والی ٹھنڈی ھوا چلنے لگی *

پپیہا اپنے سرون کی لہرون سے آسمان مین ھلچل مچاتا سرپر سے کوکتا چلا گیا - تھوڑی دیر مین سرو کے درخت سے کویل نے کوک دی - آخر سب پرندون نے ملکے شور مچایا اب اوسکی آس کا دیا بجھنے لگا - اب سرو کے تلے بیٹھا رھنا بھی ٹھیک نتھا اوجالا ھوچکا تھا ڈر تھا کہ کوئی دیکھہ نہ لے اسلئے لوٹ کے پھر جانے کو کھڑی ھوئی - مگر

دل مین ایک اور زور کی امید پیدا ہوئي - نگندر کبھی کبھی سویرے سویرے اوٹھکر اوس پھولواڑی مین چوزنانہ سے ملی ہوئی تھی ہوا کھا یا کرتا تھا - کہین اب بھی وہین نہ ٹہل رہا ہو - اوسے بن دیکھے تو کند سے نہ جایا جائیگا - مگر پھولباڑی چارونطرف دیوار سے گھری تھی - سوائے اسکے کہ گھر کے پیچھے کا دروازہ کھلا ہوا اور اوس مین جانے کی کوئی صورت نہ تھی اور وہ باہر سے دکھائے ند یتا تھا - اسلئے وہ اوسی طرف کو گئی کہ دیکھے دروازہ بند ہے کہ کھلا *

دیکھا تو دروازہ کھلا پڑا ہے - جی کڑا کرکے اندر گھس گئی اور پھولباڑی کے کنارے کنارے دبے پاون جاکر ایک مولسری کے درخت کے نیچے جا کھڑی ہوئی *

پھولباڑی درختون پودون اور بیلون سے پٹی پڑی ہے خوبصورت پتھر کی روشین جنکے دونون طرف پودون کے تانتے چلے گئے ہین - جگہہ جگہہ درخت سفید لال اور کاسنی پھولون سے لدے ہوے ہین - اون کے اوپر صبح کے شہد پر مرنے والی مکھیون کے دل بادل اوڑتے ہین بیٹھتے ہین بھنبھناتے ہین اور کسی کسی شہد بھرے پھول پر آدمیون کیطرح ٹوٹے پڑتے ہین—ننھے ننھے رنگ برنگ پرند کھائے ہوے پھولون کے گپھون پر اسطرح سواری کا نتھے پھولون کا رس چوس رہے ہین کہ معلوم ہوتا ہے درختون مین پھل لگے ہین - کسی کسی کے گلے سے ساتون سر ملکے آوازین

نکل رہي ھین - صبح کی ھوا کے نرم جھونکے پھولون سے جھکی ھوئی ڈالون کو جھولا جھلا رھے ھین - بے پھول ڈالین اچھی دبی نہین ھین اسلئے جھولے نہین لیتین - مولسری کے جھاڑ مین بی کوکلا اپنا کالا مونہہ چھپا ے بیٹھی ھین مگر گلے بازی سے سب کا دل چھینے لیتی ھین *

پھولباڑی کے بیچون بیچ سفید پتھر کا بنا ھوا پھول بیل کا منڈب ھے - اوسکے سہارے سے بہت سي پھول دار بیلین اپنے پھول نذر لئے کھڑی ھین - اوسکی کروٹ مین زمین مین لگے ھوے پودون کی پونگا رین لگی ھین *

مولسری کے نیچے سے اوس نے پھولباڑی پر نظر دوڑائی مگر نگندرکی لانبی دیوتاون کی سی مورت کہین دکھائی ندی - منڈب کے اندر نظر ڈالی تو ٹھنڈے پتھر کے فرش پر کوئی لیٹا دکھائی دیا - سمجھی نگندر ھی ھے - اچھی طرح دیکھکے اطمینان کرلینے کو درختون کے نیچے نیچے آگے بڑھی - قسمت کی خوبی دیکھئے کہ منڈب والا انسان اوسیوقت اوٹھکر باھر نکل آیا - تب قسمت کی پوری کند کو نظر آیا کہ نگندر نہین سورج مکھی ھے *

وھین سہمکر ایک پھولے ھوے کامنی کے پیڑ کے نیچے کھڑی ھوگئی - ڈر کے مارے نہ آگے بڑھ سکی نہ پیچھے ھٹ سکی - دیکھا کہ سورج مکھی پھولباڑی مین پھول چنتی پھرتی ھے - پھرتے پھرتے جہان وہ چھپی کھڑی تھی اوسیطرف

کو بڑھنے لگی کند نے دیکھا کہ پکڑی گئی - آخر سورج مکھی کی نظر اوسپر آھی پڑی مگر دورسے پہچان نسکی - پوچھا ''کون ھی ری'' *

کند کی ڈرکے مارے اوپرکی سانس اوپر نیچے کی نیچے رھگئی - ذرہ برابر اپنی جگہ سے نہ سرکی - اتنے مین سورج مکھی پاس آگئی اور دیکھتے ھی پہچان گئی - ھکا بکا ھوکے بولی '' کند یہان کہان ؟ ''

وہ اب بھی کچھ جواب ندیسکی - سورج مکھی نے اوسکا ھاتھ پکڑکے کہا '' کند آو - آو بہن آو - اب مین تمہین کچھ نکہونگی '' یہ کہکے اوسے زنانہ مین لے گئی *

چوبیسوین فصل

اوتار

اوسی دن رات کو دیبندر نشہ مین چور بھیس بدلے کند نندنی کو ڈھونڈتا ھیرا کے یہان آن دھمکا - کوٹھری کوٹھری ڈھونڈا مگر کند کو کہین نہ پایا - ھیرا کپڑا مونہ مین ٹھونسے کھڑی ھنس رھی تھی - دیبندر نے جھلا کر پوچھا '' تھی تھی تھی تھی کیون کرتی ھے '' *

ھیرا — تمھارے دکھ اوٹھانے پر - پنجرے کا پرندہ توکب کا اوڑگیا - میری خانہ تلاشی لئے سے ملنے والا نہین - اسکے بعد دیبندر کے پوچھنے پر اوسنے جو کچھ

معلوم تھا الف سے لیکر بڑی یے تک سب کہ سنا یا آخری چر کا یہ دیا کہ " آج صبح کوا وسے گھر میں نہ پایا تو میں ڈھونڈ نے نکلی - بہت سی خاک چھاننے کے بعد بابو کے یہاں ملی - اب کی بار بڑی آو بھگت ہے بڑا چو چلا ہے *

دیبندر کی یہ حالت ہوئی کہ کاٹو تو لہو نہیں بدن میں لوٹ کر آنے ہی والا تھا کہ جی میں آیا پوری طرح شک مٹا کے ہی جانا چاہئے تھوڑی دیر اور بیٹھکے تاو بھاؤ لینا چاہئے - ایک بادل کا ٹکڑا آسمان پر دکھائی دیتا تھا اوسکی طرف دیکھکے بولا " معلوم ہوتا ہے . مینہ برسنے والا ہی " یہہ کہکے دھکر پکرسی کرنے لگا - ہیرا آپ یہی چاہتی تھی کہ وہ ذرا دیر بیٹھے مگر عورت ذات اوراکیلی اور پھر رات کا وقت کسیطرح بات مونہ سے نہ نکلی - کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس میں تباہی کی سیڑھی کا ایک پایہ اوراترنا پڑے گا مگر قسمت میں تو یہی لکھا تھا - وہ بولا " تمہارے یہاں کوئی چھتری بھی ہے ؟ "

ہیرا کے یہاں چھتری نہ تھی - دیبندر بولا " اچھا تھوڑی دیر یہاں ٹھیر کے اور پانی کو دیکھکے جاؤں تو کوئی کچھ گمان تو نکریگا ؟ "

ہیرا — گمان کوئی کیوں نکریگا ؟ مگر بگاڑ تو جو کچھ ہونا تھا آپ کے رات کے وقت یہاں آنے ہی سے ہو چکا "

دیبندر — تب تو ٹھیر سکتا ہوں نا ؟

هیرا نے کچھ جواب نہ دیا - وہ سمجھ گیا کہ مونہ چپ برے پہ راضی ہے - جھٹ پھسل پڑا *

هیرا نے بہت صاف ستھرا بچھونا تخت پہ بچھا کے اوسے بٹھایا اور چاندی سے منڈھا ناریل بکس میں سے نکالکر اپنے ھاتھ سے ٹھنڈا پانی ڈالا میٹھا تمبا کو بھرا اور پتے کی نے بنا اوس میں لگا کے اوسکے ھاتہ میں دیدیا *

دیبندر نے برانڈی کی بوتل جیب سے نکالی اور بے پانی ملاے غٹ غٹ چڑھانے لگا - جب دماغ گرمایا تو هیرا کی آنکہ اوسے بہت ھی دل کھینچنے والی معلوم ھونے لگی - اور سچ یہ ھی کہ ایسی ھی تھی بھی - وہ آنکھیں خوبصورت گھری کالی پتلیاں والی اور چلبلی بے چین تھیں *

هیرا سے کہنے لگا " هیرا تم نے آنکہ تو بڑی بلا کی پائی ہے " - وہ مسکرا کے چپ ھوگئی - ایک کونہ میں ایک ٹوٹی پھوٹی سارنگی پڑی تھی - دیبندر کی آنکہ اٹھے میں اوسپر جا پڑی - گنگناتا ھوا گیا اور اوٹھا کے اوسپر گز چلانے لگا سارنگی گھر گھر کرنے لگی - هیرا سے پوچھا " یہ سارنگی کہاں سے ھاتہ آئی ؟ "

وہ بولی " ایک سپاھی سے مول لی تھی " دیبندر نے سارنگی کو ھاتھہ میں لیکر کان وان اینٹھہ آنٹھکے کام چلاؤ بنالیا اور اوسکے ساتھہ گلا ملاکے میٹھے سروں میں میٹھے میٹھے شعر میٹھی

لـسي مين گا نے لگا - هيرا کـسي آنکهہ اور بـهي چمک اوٹهي اور تهوڑی هی دير مين وہ آپے سے نکل گئي - بهول گئي کہ مين هيرا اور يهہ ديبندر هے دهن بندہ گئی نہ يهہ ميان اور مين بـيوی هون - پرميشر نے هم دونون کو ايک دوسرے هی کے لئے بنايا تها اور اسلئے مدتون سے ايک دوسرے کی چاهت مين سکہ چـين سے گذارتے چلے آتے هين - اسی دهن مين جي کـسي بات موںہ پر بهـي آگئي - اوسکے موںہ سے کٹ کٹکے نکلنے والے ادهورے لفظون مين ديـبندر نے سنليا کہ اوسپر جان ديتي هے *

بات موںہ سے نکلتے هی هيرا چونک سی پڑی سر چکرانے لگا - ديـبندر سے بولی ابهی ميرے يہان سے نکل جاؤ" *

ديـبندر — (حيران هوکے) — اين ! هيرا يہ کيا ؟ *

هـيـرا — جلدی سے جاتے هو تو جاؤ نہين مين چلی *

ديـبندر — ارے يهہ کيا ! نکال باهر کيون کئے ديتی هو ؟

هـيـرا — جانتے هو کہ نہين ؟ مين لوگون کو پکارتی هون تم ميرا ستياناس لگانے آئے هو ؟

هيرا اسوقت پاگلون کيطرح آپے سے باهر تهی *

ديـبندر — اسی کو تو کہتے هين تريا چلتر *

هيرا جهنجهلا کے بولی " تريا چلتر ! تريا چلتر تو ايسا برا نہين - تم جيسے مردونکا چلتر هی تو حد سے بڑهکر برا هے نہ دهرم رکہتے هو نہ دوسرے کے بهلے برے کا دهيان - خالی اپنا هی سکہ چـين ڈهونڈتے پهرتے هو - اسی تاک مين پڑے

پھرتے ہو کہ کسی عورت ذات کا ناس لگاؤ - نہین تو تم میرے یہاں ٹھہرتے ھی کیون ؟ کیا تمہارے جی مین نتھا کہ میرا ناس کرو ؟ - تم نے مجھے بیسوا سمجھا نہین تو بیٹھنے کی ھمت ھی کیسے پڑتی - مگر مین بیسوا نہین، دکھیا ھون لہو پانی ایک کر کے پیٹ پالتی ھون - بیسوا بننے کی مہلت ھی نہین - ھان کسی بڑے آدمی کی بہو بیٹی ھوتی تو نہین کہ سکتی کہ کیا ھوتی " *

دیبندر کی تیوری مین بل پڑ گئے *

ھیرا دیکھے مرمٹی - مونہ اٹھا نظر جما کے اوسے دیکھنے لگی اور اوترے ھوے سرون مین بولی "حضور مین آپ کے رنگ روپ اور اچھائیوں کو دیکھکے پاگل سی ھو رھی ھون - مگر مجھے بیسوا نہ سمجھئے گا - آپ کو دیکھکر ھی جی خوش ھوجاتا ھے - اسیلئے جب آپ نے میرے یہان ٹھہرنا چاھا تو روک نسکی - مگر مین بے بس عورت ذات نروک سکی تو کیا آپ کو ٹھیرنا چاھئے تھا - تم بڑے پاپی ھو - دھوکے سے گھر مین گھسکے میرا ناس لگانے کے پیچھے پڑے ھو ابھی اسیدم یہان سے لمبے ھو " *

دیبندر ایک گلاس اور چڑھا کے بولا " شاباش ! ھیرا شاباش ! کیا اچھی اسپیچ دی ھے - ایک روز ھمارے سماج مین آکر بولو نا " *

اس ھنسی دل لگی سے ھیرا کے دل مین ایک چرکا

لگا - کھسیانی ہوکے بولی " میں اس لائق تو نہین کہ آپ میری ہنسی اوڑائین - کوئی پرلے سرے کا کمینہ بھی آپ پر مرتا ہوتو اوسکی چاہت کی بھی ہنسی اوڑانا تو اچھا نہین - مین نہ دھرم کو جانون نہ اوسپر چلون نہ اسطرف میرا دھیان - پھر بھی جو مینے ڈینگ ماری کہ بیسوا نہین ہون تو اسکی ایک وجہ ہے - مین جی مین ٹہان چکی ہون کہ آپ کی چاہت کے لالچ مین آکے نیل کا ٹیکہ نلونگی اگر آپ تل برابر بھی مجھے چاہتے تو جی سے یہ چکوتا نکرتی - دھرم کو نہ مین سمجہتی ہون نہ اوسکی سیوا کرتی ہون آپ کی چاہت کے آگے مین نیل کے ٹیکہ کو پہانس کی برابر بھی نہ سمجہتی - مگر جب آپ کو میری چاہت ہی نہین تو کس سکہ چین کے آسرے پر نیل کا ٹیکہ مول لون کس برتے پر آبرو سے ہاتھ اوٹہاون - جوان عورت ہتے چڑہ جاے تو کبھی آپ چھوڑنے والے نہین - ہوسکتا ہی کہ اسیلئے مجھپر بھی ڈورے ڈالے ہون - مگر کل ہی شاید بھول جاؤ اور جو یاد بھی رہے تو یار لوگون مین بیٹھکر میری بات چھیڑ کے ہنسی اوڑانے کو - بھلا اس مین مجھے کیا پڑی ہے کہ آپ کی لونڈی بنون - ہان جسدن آپ مجھے پیار کرنے لگین اسیدن باندی بنکے جوتیان سیدہی کرنے کو تیار ہون "

ہیرا کے مونھہ سے یہ اول ٹپانگ تارترنگی باتین سنکر دیبند راوسکے جی کی حالت اچھی طرح سمجھہ گیا - جی

مین کہنے لگا مین تجھے پہچان گیا - کٹ پتلی کا ناچ نچا سکتا ہون - جسدن چاھونگا کام نکال لونگا - اسکے بعد اوٹھکر چلاگیا - مگر اوسے ھیرا کا پورا حال اب بھی نہین معلوم ھوا *

پچیسوین فصل

خوشخبری

دوپہر کا وقت ھے - سریش بابو صاحب خانہ مین جاچکے ھین - گھر کے لوگ باگ سب کہانا کہا چکے ھین سویا چاھتے ھین - بیٹھک بند ھے تالا لگا ھے - اوسکے باھر چوکھٹ کے پاس ایک دوغلا جھبرا تیریر کتا پاؤن مین سر ڈالے پڑا سو رھا ھے - کوئی من چلی رنگیلی ماما فرصت پا کے کسی رسیا نوکر کے پاس بیٹھی چھپے چوری نریل پی رھی ھے اور پھر پھر باتین کرتی جاتی ھے - کمل منی سونے کے کمرے مین بیٹھی پاون پھیلاے سوئی ھاتھہ مین لئے اون کا کام بنارھی ھے بال بکھرے اور کپڑے اپنی جگھہ سے ذرا کھسکے ھوے ھین کہین کوئی چڑیا تک نہین - صرف ستیش بابو پاس بیٹھے مونھہ سے طرح طرح کی بولیان بول رھے ھین اور سینہ پہ رال بہا رھے ھین پہلے تو ماکے پاس سے اون کی پنڈی اوڑا لینے کی فکر کی تھی مگر جب دیکھا کہ پہرا سخت ھے تو مٹی کے شیر کا مونھہ چاٹنے مین لگ گئے ھین - تھوڑی دور ایک بلی پاون پسارے بیٹھی دونون کو گھور رھی ھے - کسی گہرے سوچ مین ڈوبی معلوم

هوتی هے - مونہہ پر سمجھداری اور سیانا پن برس رہا ہے
نہ چابلا پن ہے نہ بے چینی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جی مین سوچ
رہی ہے انسانون کی بھی کیا بری گت ہے - سدا اون بڈا اور
کھلونون سے کھیلنا یا اسیطرح کے دوسرے کامون کو لپٹا رہنا -
نہ دھرم کے کامون کا دھیان نہ بلیون کو کھلانے پلانے کا خیال -
نجانے اوس جہان مین ان کی کیا درگت بنیگی - ایک طرف
ایک چھپکلی دیوار کو چپٹی مونہہ پھیلاے مکھی کو ٹکٹکی باندھے
دیکھہ رہی ہے - کوئی شک نہین کہ وہ بھی مکھیون کے برے
چال چلن کو سوچ رہی ہے - ایک تیتلی ادھر سے اودھر
اودھر سے ادھر اوڑتی پھرتی ہے - جہان ستیش بابو نے بیٹھکے
سندیش کھایا تھا وہان مکھیون کے چھتے لگے ہین اور چونٹیون نے
بھی ہلاکر رکھا ہے *

تھوڑی دیر مین چھپکلی مکھی کو نہ پکڑسکی تو دوسری
طرف چلدی - بلی نے بھی انسانون کا چال چلن جلد بدلنے
والا ندیکھا تو ایک لانبی انگڑائی لیکے ایکطرف کو میون ماون
کرتی چلی گئی - تیتلی اوڑتے اوڑتے باہر نکل گئی - کمل منی
کا بھی کام سے جی اوکتا گیا - الگ رکھہ رکھا ستیش بابوکے ساتھہ
گپ شپ کرنے لگی *

کمل نے پوچھا ستیش بابو بتاسکتے ہو مردوے آفس کیون
جایا کرتے ہین ؟" ستیش بابو بولے "الی لی بلی" *
کمل ــــ ستیش بابو تم کبھی آفس نہ جانا *

ستیش بابو بولے ''ام'' *

کمل نے کہا ''تمہارے ام کہنے کو کیا چاهئے - ام کو آفس کی تو ضرورت نہین - کبھی نہ جانا - آفس گئے تو دولہن دو پہر کو بیتھی رویا کریگی'' *

دولہن کی بات ستیش بابو کی سمجھہ مین آگئی کیونکہ کمل منی روز ڈرایا کرتی تھی کہ دولہن آکے ماریگی - اسلئے دولہن کا نام سنتے هی بول اوٹھے ''دو نن مائیگی'' *

کمل نے کہا ''دیهکو یاد رکھنا آفس گئے تو دولہن ماریگی'' *

یہہ بات چیت نہ معلوم کب تک چلی جاتی مگر یہین تک پہنچی تھی-کہ اتنے مین ایک نوکر آنکھین ملتی هوئی آئی اور ایک چٹھی لاکر کمل کے هاتھہ مین دیگئی - دیکھتی هے تو سورج مکھی کی چٹھی هے - کھولکر پڑھا - پھر پڑھا - پھر پڑھا - اسکے بعد اوداس مونھہ بناکے چپ رهگئی - چٹھی مین جو کچھہ لکھا تھا وہ یہہ تھا *

پیاری کمل---تم جب سے کلکتہ گئی هو معلوم هوتا هے کہ هم کو بھول هی گئین نہین تو ایک چٹھی لکھکے چپ کیون سادہ جاتین - کیا تم نہین جانتین کہ تمہاری خیر خبر کے لئے مین کیسی بے چین رهتی هون *

کند نندنی کا حال جو تم نے پوچھا تھا تو وہ ملگئی هے سنکر بہت خوش هوئی هوگی ؟ چھوون دیوتاؤن کی پوجا کرنا اس سے بھی بڑھکے اور خوشخبری سناتی هون کہ تمہارے

دادا کا بہت جلد کنن کے ساتھہ بیاہ ہونیوالا ہے اور میںنے آپ بیچ میں پڑ کے کرایا ہے - جب رانی کا بیاہ دھرم شاستر میں آیا ہے تو پھر برائی ھي کیا ہے - دو ایک دن کے اندر ہی ہوجائیگا تم آنسکو کی نہیں تو ضرور نیوتا دیتی - اگر آسکو تو پھولوں کی سیج کے وقت ضرور آنا - تمہیں دیکھنے کو بہت ہی جی چاہتا ہے *

چٹھی کا مطلب کمل کی سمجھہ میں کچھہ بھی نہ آیا - بہت سوچنے کے بعد ستیش بابو سے صلاح لی وہ ایک بنگلہ کتاب پاکر اوسکا ایک کونہ کہانے میں لگے تھے - کمل نے چھٹی پڑھکے پوچھا " ستیش بابو بھلا بتاؤ تو دیکھوں کہ یہ کیا بات ہوئی " ستیش بابو سمجھے تو کیا سمجھے کہ ما کے ہاتھہ پر زور دیکر کھڑے ہوے اور اوسکي ناک بھنبوڑنے لگے - اسلیئے کمل منی چھٹی پٹھی سب بھول گئی - ستیش بابو نے ناک بھنبوڑنا چھوڑا تو پھر پڑھنے لگی جي میں کہنے لگی " یہ ستیش بابو کا کام نہیں ہے وزیر کے کام نہ چلیگا - وزیر کا آفس کیا آج ہوھی نچکیگا ؟ ستیش بابو آو تو ہم تم دونوں روتھہ بیٹھیں " *

وزیر یعنی سریش بابو نے وقت پر آفس سے آکر کپڑے اوتارے - کمل نے اوسے چاے پانی کرایا اور پھر ستیش بابو کو سینہ سے لگا جاکر اتواتی کھٹواتی لیکر پڑگئی - سریش بابو نے یہہ دیکھا تو کلی ہاتھہ میں لئے ہنستا ہوا آیا اور کچھہ دور ایک کوچ پر بیٹھہ گیا اور کلی کو گواہ کر کے کہنے لگا " کلی ! تم پیت

مین گنگا جل اور سر پر اگنی رکھتی ھو - گواہ رھنا کہ جو ھم سے روٹھا ھے وہ ابھی ھمارے ساتھہ بات چیت کریگا - کریگا - کریگا نہین تو مین تمھارے سر پہ اور آگ رکھکے یہین بیٹھے بیٹھے دس چلم تمباکو جلا کے راکھہ کر دونگا " *

کمل یہ سنتے ھی جھٹ اوٹھہ بیٹھی اور ایک دل کھینچنے والی ادا سے نیلوفرین آنکھین پھرا کے بولی " ارے مارڈالا دس چلم تمباکو ! ایک کے دھوون نے تو ناک مین دم کررکھا ھے گلا گھونٹ رکھا ھے بات مونھہ سے نہین نکلتی - اوپر سے دس چلمین اور پی جائینگے تو مین آدمی کاھے کو گھاس کوڑا ٹھہری " یہ کھہ پلنگ سے اوٹھی اور چلم کلی پر سے اوتار کے پھینکدی *

اور کسیطرح نجانے والی روٹھن جب اسطرح جاتی رھی تو روٹھنے کا سبب بتاکر سورج مکھی کی چٹھی دی کہ " اسے پڑھو اور جلد مطلب نکالکے بتاؤ نہین تو آج وزیر کا مھینہ کاٹ لونگی " *

سریش — بلکہ مھینہ پھلے ملجاے تو مطلب بتاؤنگا *

کمل مونھہ اوسکے مونھہ کے پاس لے آئی - مھینہ مل چکا تو چٹھی پڑھکر بولا " یہ تو نرا ٹھٹا ھے " *

کمل — کیا ٹھٹا ھے ؟ تمھاری بات کہ چٹھی ؟

سریش — چٹھی

کمل — مین دیکھتی ھون آج وزیر کو برطرف کرنا پڑیگا کیا اس سر مین اتنی بھی سمجھہ بوجھہ نہین ؟ کیا

کوئی عورت اسطرح کی ٹھٹے کی بات زبان پر بھی لا سکتی ھے ؟

سریش — تو کیا جو بات ھنسی دل لگی میں بھی زبان پر نہین لا سکتی وہ سچ مچ کر سکتی ھے *

کمل — ھان جی کے جلاپے سے کر سکتی ھے - مجھے تو سچ ھی لگتا ھے *

سریش — کہتی کیا ھو! سچ مچ

کمل — جھوٹ بولون تو کمل منی کی بہتی کہاون *

سریش نے آھستہ سے اوسکے گال پر انگلی ماری - وہ بولی " اچھا کمل کی نہین کمل کی سوت کی بہتی کہاون " *

سریش — تب تو مین دیکھتا ھون بہو کون ھی مرنا پڑیگا *

کمل — اچھا جانے دو یہہ بھی نسھی - لگے ھاتھون تو معلوم ھوتا ھے پرمیشر سورج مکھی کی بہتی کہلانا چاھتے ھین - مین سمجھتی ھون دادا زور زبردستی بیاہ کرتے ھین *

سریش اوکتا کے بولا " میری تو کچھہ سمجھہ مین نہین آتا - کہو تو نگندر کو چٹھی لکھون " *

کمل نے بھی ھان مین ھان ملائی تو اوس نے نگندر کو جھٹ سے چٹھی لکھدالی - جواب مین نگندر نے جو کچھہ لکھا وہ یہہ تھا *

بھائی مجھے کمینہ نہ سمجھنا - مگر اس بھیک مانگنے کی

بھی کیا ضرورت ھے - جو جیسا ھو سب اوسے ویسا ھی سمجھتے ھین - اگر سچ مچ کمینہ ھون تو تم کیون نسمجھو گے خیر جو کچھ بھی ھو بیاہ تو ضرور کرونگا - اس مین چاھے ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر بیاہ توکر کے ھی چھوڑونگا اتنا لکھدینے کے بعد اور تو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہین معلوم ھوتی اور تم بھی شاید اور کچھ نکہو - اگر کہو تو مین بھی بحث کرنے کو آستینین چڑھاے بیٹھا ھون *

اگر کوئی کہے کہ رانڈ کا بیاہ ھندو دھرم شاستر مین نہین آیا ھے تو ودیا ساگر مہا شے نے اسپر جو کچھ لکھا ھے اوسے پڑھنے کو دونگا - اون جیسا شاستر کا جاننے والا پنڈتون کا گرو گھنٹال جب کہتا ھے کہ رانڈ کا بیاہ شاستر مین آیا ھے تو کون کہہ سکتا ھے کہ نہین آیا؟ اورجو تم کہو کہ شاستر مین ھے تو ھونے دو لوگون مین اسکا چلن تو نہین - بیاہ کر کے ذات باھر ھو جاؤ گے - تو مین یہہ جواب دونگا کہ گوبند پور مین کسکی چھاتی پر اتنے بڑے بڑے بال ھین کہ مجھے ذات باھر کردے - جہان مین آپ ھی سماج ھون وھان مجھے سماج سے باھر کرنیوالا کون؟ پھر بھی تم لوگون کے خیال سے اسے چھپا رکھونگا - ابھی کوئی جاننے نہ پائیگا *

اچھا چلو تم یہہ سب اڑنگے نہین نکالتے - تم کہتے ھو کہ دو بیاہ کرنا بری بات تو ھے - بھائی تمھین کہان سے معلوم ھوا کہ یہہ بری بات ھے - آریہ ورت مین تو یہہ بات

دری نہ تھی ھان انگریز برا کھتے ھین اونھین سے تم نے سنا ھے - انگریزون سے کیا بھول چوک ھوتی ھي نھین .. اصل مین یہودیون کا قانون تھا اوسیکو انگریزون نے مان لیا - مگر مین اور تم تو یہودیون کے قانون کو ایشور کا بھیجا ھوا نھین سمجھتے - پھر ایک مرد کے دو بیاہ کرنے کو کسطرح برا بتاتے ھو؟

تم کہوگے کہ ایک مرد کی دو جورؤین ھو سکتی ھین تو ایک عورت کے دو خاوند کیون نہون؟ اسکا جواب یہہ ھے کہ ایک عورت کے دو خاوند ھونے مین طرح طرح کی برائیان ھین مگر ایک مرد کے دو بیاہ کرنے مین اونکا کچھہ بھی ڈر نہین - ایک عورت کے دو خاوند ھون تو بچون کے باپ کا ٹھیک پتہ نہ چل سکیگا اور باپ ھی بچون کا پالنے والا ھے - جب اوسیکا ٹھور ٹھکانا نہوا تو سوسائٹی مین گڑبڑ پڑ جائیگی مگر مرد کے دو بیاہ کرنے مین تو یہہ بات نہین کہ بچون کی مان کا پتہ نہ چلے - اسیطرح کی اور بھی بہت سی باتین کہی جا سکتی ھین *

جو بات آدھے آدمیون کو نقصان پہچانیوالی ھے وھی بری ھے - مرد کے دو بیاہ کرنے کو تم برا جانتے ھو تو دکھاؤ کہ اس سے بھی آدھے آدمیون کا نقصان ھے * ·

اب شاید تم گھر کے لڑائی جھگڑے تو تو مین مین کی بات نکالکے سمجھاؤ بجھاؤ گے - مین کھونگا کہ ذرا اس بات

کو بھی تو سوچو کہ میرے نہ بال ھے نہ بچہ - مین مر گیا تو بات دا دا کا نام مٹ جائیگا کہ نہین ؟ بیاہ کر لون تو بچون کی آس بھی ہو سکتی ھے *

اب آخری بکھیڑا رھگیا سورج مکھی کا - تم کھو گے کہ چاھیتی اور چاھنے والی بیوی کی کوکھہ مین سوت کا کانٹا کیون چبھوتے ھو؟ جواب - سورج مکھی اس بیاہ سے رنجیدہ نہین - اوس نے آپ ھی بیاہ کی بات اوٹھائی ھے آپ ھی مجھے پر چاپا ھے آپ ھی بندوبست کر رھی ھے - کھو اب اور کونسی رکاوٹ رھگئی ؟

اب بتاؤ کہ تم اس بیاہ کو کسطرح برا کھہ سکتے ھو *

چھبیسوین فصل

کون برائی نکال سکتا ھے

کمل منی چٹھی پڑھکر بولی "کسطرح برا کھہ سکتے ھو ؟"

یہہ تو پرمیشر ھی جانین - مگر ھاے کیا سمجھہ کا پھیر ھے - مردوے معلوم ھوتا ھے کچھہ ھی نہین سمجھتے - اچھا جانے دو - وزیر تم کوچ کا بندوبست کرو - ھمین گوبند پور جانا پڑیگا *

سریش — تم کیا جاکے بیاہ کو روک سکوگی ؟

کمل — نسھی دادا کے آگے جان تو دے سکتی ھون -

سریش — یہہ تو نہین کر سکتین ھان نئی بھاوج کی ناک چوٹی کاٹ کے لا سکتی ھو - آو یھی جی مین ٹھان کے چلین -

یہہ کہکے دونون گوبند پور جانےکا سامان کرنے لگے - دوسرے دن تڑکے ناومین بیٹھہ گوبند پورکو چلدئے اور ٹھیک وقت پر وہان پہنچ گئے *

گھر پر پہنچنے سے پہلے نوکرون اور گاؤن کی عورتون سے منڈ بھیڑ ہوئی کیونکہ بہت سی کمل کو ناؤ سے اوتروانے اور گھر لیجانے کو آئی تھین - دونون بے چین تھے کہ پوچھین بیاہ ہوگیا کہ نہین مگر ہمت نہ پڑی - شرم کی بات بیگانون کے آگے کسطرح مونہہ پرلاتے ؟

کمل منی کچھہ ایسی گھبرائی ہو کہلائی گھر مین گھسی کہ ستیش جو پیچھے رہگیا تھا اوسکا بھی دھیان نہ آیا - گھر مین پاؤن دھرتےہی نوکرون سے گھبرا گھبرا کے پوچھنے لگی " سورج مکھی کہان ہین ؟" دل دھڑک رہا ہے کہ کہین کوئی یہہ نہ کہہ بیٹھے کہ بیاہ ہوگیا - کوئی سورج مکھی کی سناؤنی نہ سنادے *

نوکرون کے مونہہ سے سنّا تھا کہ وہ سونے کی کمرہ مین ہین کہ کمل اوسیطرف کو جھپٹی - کمرہ مین پاون رکھا تو پہلے تو کوئی دکھائی ندیا - آنکھین پھاڑ کے چارون طرف دیکھا تو ایک کونے مین بندکھڑکی کے پاس ایک عورت سرنیوڑھائے بیٹھی نظر پڑی - مونہہ نظر نہ آتا تھا مگر بے مونہہ دیکھے ہی وہ پہچان گئی کہ سورج مکھی ہی ہے - پاؤن کی آہٹ پاکے سورج مکھی اوٹھکے پاس آئی - اوسکا مونہہ دیکھے کمل کی ہمت نہ پڑی کہ بیاہ کی بابت کچھہ پوچھے - دیکھا کہ اوسکے

کاندھون کی ھڈیان نکل آئی ھین - دیودار کا سا سیدھا قد کمان کیطرح جھک گیا ھے - ھنسنے والی نیلوفری آنکھون مین گڑھے پڑگئے ھین - گول مکھڑا لا بنا پڑ گیا ھے - سمجھہ گئی کہ بیاہ ھو چکا - پوچھا ''کب ھوا ؟'' سورج مکھی نے گری ھوئی آواز مین کہا '' کل '' *

کسی نے کسی سے اور کچھہ نکہا دونون بیٹھکے چپ چاپ رونے لگین - سورج مکھی کمل کی گود مین سر رکھے رو رھی ھے - کمل کے آنسوؤن کا مینھہ اوسکے بالون پر برس رھا ھے *

اچھا بتاؤ تو نگندر اسوقت دیوانخانہ مین بیٹھا کیا سوچ رھا ھے؟ اور کیا سوچتا یہی سوچ رھا ھے کہ ''کہان کند اور کہان مین! کند میری ھو گئی - میرے اوریہہ نصیب !'' سریش چندر پاس آ بیٹھا ھے مگر اوس سے بہی بات چیت نہین کرتا - رہ رہکے یہی جی مین آتا ھے کہ جب سورج مکھی نے آپ ھی بیچ مین پڑکے بیاہ کرا یا ھے تو اور کوئی میرے سکھہ چین کو برا کہنے والا کون ؟

ستائیسوین فصل

سورج مکھی اور کمل منی

رات کو جب دونون کوجی کھولکے بات چیت کرنے کا موقع ملا تو سورج مکھی نے نگندر اور کند نندنی کے بیاہ کی پوری کہانی سر سے لیکر پیر تک کمل کو سنائی - وہ سنکے اچنبھے سے بولی تو یہہ کہو تم نے آپ جوڑ توڑ کر کے

بیاہ کرایا ۔ اچھا یہہ تمھین بیٹھے بٹھاے سوجھی کیا کہ اپنے
مرنے کا آپ ساماں کیا ؟

میںنھہ کے بعد آسمان کے کسی کسی کو نہ مین رھجا نیوا لے پھٹے پھٹے بادلون مین سے جسطرح بجلی چمک اوٹھتي ھے اوسي طرح کی ھنسی ھنسکر سورج مکھی بولي " مین کون ؟ ذرا اپنے بھائي کو تو جا کے دیکھہ آو ۔ ذرا اونکا ھنستا کھل کھلا تا ھوا مونھہ تو دیکھہ آو تب سمجھوگی کہ اونھین آج کیسی خوشی ھے ؟ اونکی اتنی خوشي اپنی آنکھون سے دیکھہ لینے پر بھي کیا میری زندگي ٹھکانے نہ لگي ۔ کس سکھہ چین کے آسرے پہ او نھین بے چین بےکل رکھتی ؟ اونھین ایک آن بھی بے چین دیکھون تو جان دینے کو جي چاھتا ھے ۔ دیکھتي تھی کہ وہ دنرات جی ھي جی مین کڑھتے ھین ۔ سب چین آرام سے مونھہ موڑ کے دیس چھوڑ کے جانے کا سامان کرتے تھے ۔ یہہ دیکھکے تمھین کہو مجھے کیسے چین آسکتا تھا ۔ مینے کہا " جي جان کے مالک ! میری خوشی اسي مین ھے کہ تم خوش رھو شوق سے کند نندنی کے ساتھہ بیاہ کرو ۔ مین جي سے خوش ھون " تب کھین جا کے بیاہ ھوا ھے *

کمل — اور تم اس سے خوش ھو ؟

سورج مکھي — پھر وھي میری بات ۔ مین کون ھون ؟ جب کبھي اون کے پاون مین کنکری چبھتے بھي دیکھی تو یھی جي چاھا کہ سینہ کیون نہ بچھا دیا کہ اوسپر پاؤن رکھکے چلے جاتے " *

یہ کہکے وہ دیر تک چپ چاپ رهي مگر آنسو ایسے بہے کہ سب کپڑے بہیگ گئے - پہر ایکا ایکي مونہہ اوٹہا کے بولي " کمل وہ کونسا دیس ھے جہان بیٹي کو جنم لیتے ھی مار ڈالتے ھین ؟ کمل نے اوسکے جي کي بات سمجھکر جواب دیا " بیٹي ھونے سے کیا ھوتا ھي جو جسکے ماتہے کا لکہا ھے وهي اوسکے آگے آتا ھے " *

سورج مکھي — میرے ماتہے کا لکہا تو بہت اچھا تہا - شاید ھی اور کسی کا ایسا اچھا ھو - کس کسی ایسی اچھی قسمت ھے ؟ کس نے ایسا خاوند پایا - رنگ روپ آن بان دھن دولت کو تو جانے دو کہ چھوٹی باتین ھین مگر اتنی بہلائیان اتنی اچھائیان کس کے خاوند کو ملین میری قسمت تو بڑی زور کی قسمت تہی پہر نہ جانے ایسا کیونکر ھوا *

کمل — یہ بہی قسمت کی بات *

سورج مکھی — اچھا تو پہر اس آگ سے جی کیون جلا جاتا ھے ؟

کمل — خاوند کا ھنستا کھلکھلاتا مونہہ دیکہکے آج ھي تو خوش ھوئین - پہر کہتي ھو اس آگ سے جي کیون جلا جاتا ھے ؟ کیا یہ دونون ھي باتین سچي ھین ؟

سورج مکھي — هان دونون ھی سچی ھین - اونکی خوشی پر تو خوش ھون مگر اونھون نے مجھے تو ٹھوکر ماردی نا اس سے بہی بڑھکے یہ کہ مجھے ٹھکرا دینے ھی سے اونھین اتنی خوشی ھوئی *

اور کچھہ نہ کہا گیا - گلا گھٹنے لگا آنکھین تیر نے لگین - مگر کمل اوسکی ادھوری بات کو پوری طرح سمجھہ گئی - کہنے لگی " تمھارا جی اسی سے تو جلتا ھے نا کہ دادا نے تمھین ٹھوکر ماردی ؟ پھر کیسے کہتي ھو کہ مین کون ؟ تمھارا دل اب بھي آدھا آپے سے بھرا ھوا ھے - آپے سے چھوٹ گئي ھوتین تو اتنا پچھتاوا کیون آتا ؟

سورج مکھي ـــ مین پچھتاتي نھین - جو کچھہ مینے کیا سب اچھا کیا - اس مین تو مجھے تل برابر بھی شک نھین مگر مرنے کا دکھہ تو ھواھی چاھے - اپنے مرنے ھی مین بھلائی دیکھکر اپنے ھاتھون جان دی ھے تو کیا مرتے دم تمھارے آگے چار آنسو بھی نہ بہاون ؟

یہ کہکے ھچکیان لے لیکے رونے لگی - کمل نے اوسکا سر چھاتی سے لگا ھاتھون سے تھام لیا - کوئی موتہہ کھولکے کچھہ نہ کہہ سکتی تھی مگر جی مین کمل منی بھی سمجھتی تھی کہ سورج مکھی بڑا دکھہ اوٹھا رھی ھے اور سورج مکھی بھی جانتی تھی کہ کمل اوسکے دکھہ کو سمجھہ گئي ھے *

آخر دونون نے رونا تھام کر آنکھین پوچھین - سورج مکھي نے اپني رام کہانی چھوڑ کے اودھر ادھرکي باتین چھیڑدین ستیش کو بلا کے مونھہ چوما اور اوسکے ساتھہ پیار کي باتین کرنیلگي کمل سے بہت دیرتک ستیش اور سریش کي باتین کرتي رھي

ستیش کے لکھنے پڑھنے بیاہ برات وغیرہ جي خوش کرنیوالي باتون پر مسکوت هوا کي - یونہین باتین کرتے کرتے جب رات بہت چلي گئي تو اوس نے کمل کو گلے لگایا اور ستیش کو گود مین وٹھاکر موںھہ چوما - دونون سے بدا هوتے وقت پھر آنکھین اوسکے بس مین نرهین - روتے هي روتے ستیش کو دعادی " بیٹا ! ماموں هي کیسي کبهي نہ مٹنے والي بھلائیان اور چھائیان پرمیشر تمہین دین - اس سے بڑھکے اور کوئي دعا میری سمجھہ مین نہین آتي " *

جہانتک هوسکا اوس نے اپني معمولي نرم آواز سے هي باتین کین پھر بھي کمل اوسکے گلے کا بھر بھرا پن دیکھکے چونک سي پڑی اور بولي " سچ سچ کہو تمہارے جي مین کیا آرهي هے ؟ "

سورج مکھي — کچھہ بھي نہین *

کمل — دیکھو مجھسے نہ چھپانا *

سورج مکھي — تم سے چھپاون ایسي میری کوئي بات هي نہین

اسپر کمل نچنت هوکر سونے کو گئي - مگر سورج مکھي نے ایک بات اوس سے چھپا رکھی تھی - صبح کو بھانڈا پھوٹا - سویرے سویرے کمل اوسے ڈھونڈتی سونے کے کمرے مین پہنچی تو دیکھا اوسکا پتہ نہین - اس بچھونے پر جو دیکھے سے معلوم هوتا تھا کہ کام مین نہین لایا گیا ایک پرچہ پڑا هے - کاغذ کو دیکھتے هی کمل کے هاتھون کے طوطی اوڑ گئے - پڑھنے کی ضرورت نہ تھی بے پڑھے هی سب سمجھہ مین آگیا - سمجھہ گئی

کہ سورج مکھی چلدی - پرچہ کھولکے پڑھنے کو جی نہ چاھا توڑ مروڑ کے ھاتھہ مین دبا لیا - ماتھے پر ھاتھہ مار کے بچھونے پر بیٹھہ گئی اور بولی " ھاے میری سمجھہ پر کیا پتھر پڑگئے تھے رات سونے کو جاتے وقت کیا پاگل ھوگئی تھی کہ جان بوجھکے پھر نہ سمجھہ سکی " ستیش پاس کھڑا تھا ماں کو ماتھے پر ھاتھہ مارتے اور روتے دیکھکر وہ بھی رونے لگا *

اٹھائیسوین فصل

رنج کا پہلا ریلا جب تھما تو کمل نے پرچہ کھولکے پڑھا - اوسی کے نام کا تھا - لکھا تھا *

جب سے اون کے مونھہ سے سنا کہ مجھسے اونھین چین نہین ملتا - کند نندنی کے پیچھے یا پاگل ھو جائینگے یا جان دیدینگے اوسیدن سے جی مین ٹھان لی تھی کہ کند نندنی پھر ملگئی تو اونھین اوسکے ھاتھون سونپ کر خوش کرونگی - اوسے خاوند کا دان دیکر آپ گھر سے نکل جاونگی - کیونکہ آنکھون سے ندیکھا جائیگا کہ میرا خاوند کند کا ھوکے رھے - اب کہ وہ بھی ملگئی اور خاوند کا دان بھی اوسے دیچکی گھر چھوڑ کے جاتی ھون *

کل رات بیاہ کے بعد ھی چلی گئی ھوتی مگر اون کی جس خوشی پر جان بھینٹ چڑھادی اوسے جی چاھا کہ دوایک ھن دیکھے جاؤن - ادھر تمھین دیکھنے کو بھی بہت جی چاھتا تھا - آنے کو لکہ ھی چکی تھی اور جانتی تھی کہ تم ضرور

آؤگی - یہ دونون ارمان بھی نکل گئے - جو جان سے بڑھکر ھین اونھین بھی سکھ چین سے دیکھ لیا تم سے بھی بدا ھولی - اب اپنا مونھہ گنواتی ھون *

یہ چٹھی جسوقت پاوگی مین دور ھونگی - کہکر اسلئے نہ آسکی کہ تم آنے ندیتین - اب تم سے اتنی ھی درخواست ھی کہ ڈھونڈنے کی تکلیف نہ اوٹھانا *

تم سے پھر ملنے کی آس نہین - کلذ نندنی کے رھتے نہ مین لوٹ کے آؤنگی نہ تم میرا پتہ پاوگی - مین تھیری اب راستون کی خاک چھاننے والی کنگلی - بھکارن کے بھیس مین دیس بدیس ماری پھرونگی - بھیک مانگکے دن کاٹونگی کون پہچان سکیگا کہ کون ھے ؟ روپیہ پیسہ لانا چاھتی تو کوئی روک ٹوک نتھی لا سکتی تھی مگر نہ لائی - خاوند ھی کو چھوڑ چلی تو روپیہ پیسہ لیکر کیا کرتی ؟

تم میرا اتنا کام کرنا کہ اون سے میری پا لاگن کھدینا - مینے لاکھ جتن کئے کہ اونھین چٹھی لکھے آون پر نہ لکھہ سکی آنسوون کے ریلے مین حرف ھی نہ سوجھے - کاغذ اکارت گیا - پھاڑ کر پھینکدیا اور لکھنے لگی - پھر پھاڑ کے پھینکا - پھر پھاڑ کے پھینکا - جو بات کہنے تھی کسی چٹھی مین بھی نہ لکھہ سکی لکھتی کیا کہ بات مونھہ سے ھی نہ نکلی - اسلیئے چٹھی لکھنا بھی نہوا - جسطرح ٹھیک سمجھو اوسطرح میرا یھہ سندیسہ اونھین پہنچا دینا - سمجھا کے کھدینا کہ اون سے روٹھکر نھین

آئی هون - جنکا دهیان آنے سے جی کا کنول کهلجا تا هے اون سے کیا روتهہ سکتی هون؟ اونکی چاهت جیسی اٹل تهی ویسی هی هے اور جبتک یہہ متی متی مین نہ ملجا ئیگی ویسی هی رهیگی - کیونکہ اون کے هزارون گن مین بهول نهین سکتی - اتنی بهلا ئیان کسے ملی هین؟ اتنی بهلا ئیان رهتے هوے بهی اگر یہہ اونکی لونڈی ذرا سی بهول چوک پر اونکی هزارون بهلا ئیون کو بهلا دے تو لونڈی هونے کے لایق نهین - جنم جنم کو خاوند سے چهوٹتی هون - جنم کے خاوند سے بدا هوتی هون - اسی سے سمجهہ سکتی هو کہ کس جلا پے کے کارن سب سے مونهہ موڑ کے جاتی هون *

جنم کے لئے تم سے بدا هوتی هون اور دعا کرتی هون کہ تمهارے میان کو پرمیشر بڑی سی عمر دے اور بچہ کو پروان چڑهاے اور تم مانگ کو کهہ سے سدا سکهہ چین مین رهو - ایک دعا اور بهی دیتی هون کہ جسدن خاوند کے پیار چاهت سے هاتهہ دهو بیٹهو اوسی دن اس دنیا سے اوتهہ جاؤ - هاے مجهے کوئی یہہ دعا دینے والا بهی نهین *

انتیسوین فصل

زهریلا درخت کیا هے

جس زهریلے درخت کا حال بیج بونے سے لیکر پهل لانے اور کهانے تک هم نے لکهنا چاها هے وه هر ایک کے آنگن مین

اوگا ہوا ھے - لالچوں اور امنگوں کا زور اسکا بیج ھے دنیا مین جو اوکھاڑ پچھاڑ بناو بگاڑ ھردم ھوتے رھتے ھین اون سے یہہ بیج ھرکھیت مین جم نکلتا ھے - ایسا کوئی آدمی نہین کہ جسکا من جہالت بیر اور بری چاھتوں سے اچھوتا ھو - پڑھے لکھون کے پاون بھی ان امنگون اور چاھتون سے لڑکھڑا جاتے ھین - مگر آدمی آدمی مین بل ھے - کوئی تو اپنے جی کی ان امنگوں اور چاھتون کو دبا سکتا ھے اور روکے رکھتا ھے اور اوسیکو مہاتما کہتے ھین کوئی من کو بس مین نہین رکھہ سکتا - اوسیکے یہان زھریلے درخت کا بیج اوگتا ھے - من کو بس مین نرکھہ سکنا ھی اسکی جڑ ھے - اسی سے اسکی بڑھواڑ ھوتی ھے - یہہ بہت ھی اڑیل پیڑ ھے - ایکبار جڑ پکڑ جاے تو پھر کسیطرح نہین جاتا اور اسکی سوبھا آنکھوں کو بیعد بھاتی ھے - اسکے رنگا رنگ پتے اور پھولون کے گچھے بہت ھی دل لبھانے والے ھوتے ھین - مگر اسکے پھلون مین بس بھرا ھوتا ھے - جو کھاتا ھے جان کھوتا ھے *

نئے نئے کھیتون مین زھریلا درخت پھل بھی نئی نئی طرح کے لاتا ھے - اسکے خاص پھل روگ اور دکھہ درد ھین - من کو مارنے کے لئے دو چیزین چاھئین ایک تو اسطرف دھیان دینا دوسرے اتنے پورکھہ ھونا - ان مین سے پورکھہ تو جنم کے ساتھہ آتے ھین اور دھیان دینا سیکھنے اور کرنے سے - بلکے سچ تو یون ھی کہ جنم کے ساتھہ آنیوالی طاقتین بھی سیکھنے

سہکا نے هی نے سہارے پر هوتی هین اسلیئے من کو مارنے مین سیکہنا سکہانا هی سب سے بڑهکے کام آتا هے - مگر یہہ بدیا گرو یا اوستاد سے هاتہہ نہین لگتی - دکہہ سہنا هی دل کے لئے سب سے بڑی تعلیم هے *

نگندرنے یہہ تعلیم کبھی نپائی تھی - ایشور نے اوسے سب سکہون کا مالک بنا کر دنیا مین بہیجا تھا - چمکتا هوا رنگ روپ، دهن دولت، بے روگ بدن، سب چیزون پر پہیلا هوا علم، بے دهبہ چال چلن، پیار چاهت مین ڈوبی هوئی نیک چلن بیوی، یہہ سب چیزین مشکل هی سے کسی کو ملتی هین - مگر لوسے سب دیگئی تھین - اور اپنے چال چلن اور بہلائیون کے هاتھون وه برابر سکہہ چین هی مین رهتا آیا تھا - سچ بولتا تھا مگر میٹھی زبان سے - دوسرون کا بہلا کرتا تھا مگر انصاف کا خیال رکہکر - دل کا نرم تھا مگر فرض کے پورا کرنے میں پکے ارادہ کا - مان باپ کے جیتے جی اونکی بیحد عزت کیا کرتا تھا اور اونکی مرضی پر چلتا تھا - بیوی پر جان دیتا تھا - بہائی بندون کا بہلا کرتا تھا اور نوکر چاکرون پر مہربانی - ساتھہ لگے بندهون کو پالتا تھا - لڑائی جھگڑا دشمن سے بھی مول نہ لیتا تھا - لوگون کو صلاح مشورہ دینے کی بہت اچھی سمجھہ بوجھہ رکھتا تھا - کام کاج مین سیدھا سادہ بات چیت مین لچا دبا اور هنسی دل لگی مین تڑاک پڑاک تھا - ایسے چال چلن کا انعام یہی هے کہ سکھہ چین کا

تا نتا کبھی نہ ٹوٹتے - بچپن سے اوسکی یہی حالت تھی دیس مین آبرو رکھتا تھا باھر نیکلنا عی - ساتھہ لگے بندھے لوگ سب غلام تھے پرچا سب لونڈی - سورج مکھی اٹل اماپ گھری چاھت کا ایک پہاڑ رکھتی ھے - اتنا سکھہ نہ ملا ھوتا تو کبھی ایسے دکھہ مین بھی نہ پڑتا *

دکھہ نہ ھو تو کوئی پاپ کے لالچ ھی مین نہ آے - جسکے پاس جس چیز کی کمی ھوتی ھے اوسیکے لئے اوسکی نیت بھٹکتی رال ٹپکتی ھے - جبتک کند نندنی کو للچائی ھوئی آنکھہ سے ندیکھا تھا وہ کبھی لالچ مین پڑا ھی نتھا کبھی کسی چیز کی نہوت معلوم ھی نہوئی تھی - لالچ کو دبانے کے لئے جو عادتین اور جو تعلیم ھونی چاھئے وہ اوس نے پائی ھی نتھی - اسلیئے دھیان دینے پر بھی من کو نہ مار سکا لگاتار سکھہ دکھہ کی جڑ ھے - جب تک پہلے دکھہ نہ سہا جاے رھنے اور ٹکنے والے سکھہ کی نیو ھی نہین جمتی *

ھم یہہ نہین کھتے کہ اوسکا اس مین کچھہ قصور ھی نتھا - نہین تھا اور بھاری قصور تھا - اسی لئے ڈانڈ بھی بھاری دینا پڑا *

تیئسوین فصل

کنوؤن جال

یہہ کہنے کی تو ضرورت ھی نہین کہ سورج مکھی کے بھاگجانے کا چرچا گھر مین پھیلتے ھی اوسکے پیچھے ھر طرف

آدمی دوڑا دئے گئے اور هلچل پڑ گئی - نگندر نے چاروں طرف لوگ بہیجے - سریش نے کئی ایک آدمی جہٹ چلتے کئے کمل منی نے هر طرف لوگ دوڑاے - کچھہ نوکرین جو پانی بہر نے جا رهی تہین گہڑے اور گگریان پہینک پہینککے جہپٹ پڑین هندوستانی دربان بانس کی هروتیان هاتہون مین لئے چہینٹ کی کمریان پہنے نری کے جوتے چرمر چرمر کرنے لگے خانساماں لوگ چادرین کاندهون سے اور جنیو کو لهون سے لٹکاے ٹہاکرانی ماجی کو لوٹا لانے چلے - کئی ایک ٹبر کے لوگ گاڑی لیکر بڑی سڑک پر پہنچے - گاوں والے کہیتون اور گہاٹون پر ڈهونڈ نے لگے یا کسی پیڑ کے تلے پنچایت لگا چلمین اوڑانے لگے بهلے مانس چوپالون مین شوالہ کے چبوترے پر یا بک بک جهک کے گرو گہنتال پـنڈت کے پاٹ شالے کے آگے اور اور جگهہ بیٹهکر چرچا کرنے لگے - ایرا غیرا پچکلیان عورتون نے نہانے کے گہاٹ کو عدالت خفیفہ بنادیا - بچون مین هولی دوالی کیسی خوشی اور هلڑ مچ گیا - بہت سے لڑکون کو یقین هو گیا کہ پاٹ شالہ کی چهٹی هو جائیگی - سریش چندر پہلے تو نگندر اور کمل کو بڑهاوے دیتا رها کہ کبهی پیدل تو چلی هی نهین هین کتنی دور جا سکینگی ؟ پاو کوس آدہ کوس چلکے کہین بیٹهہ رهی هونگی - ابهی پتہ لگا جاتا هے " - مگر جب دو تین گهنٹے گذر گئے تو نگندر سے نرها گیا آپ ڈهونڈ نے نکلا - کچھہ دیر دهوپ مین جهلسنے کے بعد جی مین آیا " کہین ایسا نہو کہ مین

ادھر ڈھونڈتا ھی رھوں اور لوگ اونہیں گھر لوٹا لیگئے ھوں "
یہ سوچکے اولٹے پاؤں پھر آیا ۔ گھر پہ آکے دیکھتا ھی تو
سورج مکھی کا کہیں پتہ بھی نہیں - پھر نکل کھڑا ھوا - پھر گھر کو
لوٹ آیا - سارادن اسی تانا پوری میں کٹ گیا *

سچ تو یہ ھے کہ سریش نے ھی ٹھیک کہا تھا - اوس نے
کبھی گھر سے پاوں تو باھر رکھا نتھا کہانتک پیدل جاتی - گھر سے
کوئی آدہ کوس پر ایک آم کے باغ میں تالاب کے کنارے لیٹ
گئی تھی - ایک خانساماں جو زنانہ میں آیا جایا کرتا تھا
ڈھونڈتے ڈھونڈتے ادھر آنکلا اور دیکھتے ھی پہچانکر بولا " حضور
چلئے " *

سورج مکھی نے کچھہ جواب ندیا تو اوس نے پھر کہا
" حضور چلئے - گھر پر سب بے چین ھیں ھلچل مچی ھے "
سورج مکھی نے جھلا کے کہا " کیوں رے تو مجھے گھر کو لوٹا کے
لیجانیوالا کون " ؟ خانساماں ڈر کے چپ ھو گیا مگر وھیں کھڑارھا
سورج مکھی بولی " اگر تو یونہیں اڑاکھڑا رھا تو میں تالاب میں
کود کے ڈوب مرونگی " *

خانساماں بیچارے کو کچھہ کرتے دھرتے نہ بنی تو نگندر کے
پاس دوڑا آیا اور اوسے خبردی - وہ جھٹ پالکی ساتھہ لواے
آپ وھاں آیا مگر اب وہ وھاں کہاں ؟ ادھر اودھر بہت ڈھونڈا
مگر اب وھاں کیا دھراتھا ؟

وہ وھاں سے اوٹھکر ایک بن میں جا بیٹھی تھی - وھاں

ایک بوڑھیا سے مڈبھیڑ ھوئی - بوڑھیا آئی تو تھی لکڑیان چننے اور بٹورنے کو مگر سورج مکھی کا پتہ چلانے مین انعام کا جو لالچ تھا تو وہ بھی اسی ٹوہ مین تھی - اوسے دیکھکر پوچھنے لگی " کیون بیوی تم ھماری ٹھاکرانی مانجی تو نہین ھو؟" سورج مکھی نے کہا " نہین مائی نہین " *

بڑھیا بولی " ھان تمہین ھماری ٹھاکرانی مانجی ھو"

سورج مکھی — تمہاری ٹھاکرانی مانجی کون ؟

بوڑھیا — بابو لوگون کے گہر کی بہو *

سورج مکھی— مجھے تم نے کونسا سونا چاندی گہنا پاتا پہنے دیکھا کہ بابو لوگون کے گہر کی بہو سمجھہ لیا *

بوڑھیا — ٹھیک تو کہتی ھو؟

اسکے بعد وہ لکڑیان چنتے چنتے دوسرے بن مین چلی گئی *

دن تو یون اکارت گیا ھی رات کو بھی کوئی پھل ھاتھہ نہ آیا - دوسرے تیسرے دن بھی کوئی کام نہ بنا مگر ڈھونڈنے مین کمی نہ آئی - ڈھونڈنے والے مردون مین سے اوسے کوئی پہچانتا تو تھا نہین بہت سی بیچاری غریبون کو پکڑ پکڑ کے نگندر کے سامنے لا کھڑا کردیتے تھے - یہانتک کہ بھلے مانسون کی بہو بیٹیون کو اکیلے اشنان کے لئے گہاٹ پر جانا ھی دوبھر بلکہ جوکہم کا کام ھوگیا - اکیلا دیکھتے ھی اوسکے نمک حلال ھندوستانی نوکر "ٹھاکرانی مانجی" پکار کے پیچھے

پڑجاتے تھے اور جھٹ کہار پالکی لا کھڑی کر دیتے تھے - بہت سی ایسی بھی تھین جنہین کبھی پالکی مین بیٹھنا نہ ملا تھا وہ بن دام دمڑے پالکی چڑھنے کا ارمان نکال لیتی تھین *

سریش چندر اور نہ ٹھیر سکتا تھا اسلئے وہ تو کلکتہ جا کر ڈھونڈوانے لگا - کمل منی گوبند پور ھی مین رھکر تپاس کراتی رھی *

اکتیسوین فصل

ھر خوشی کی انتہا ھے

کند نندنی کے ھاتھہ وہ سکھہ چین آچکا ھے جسکی اوسے کبھی بھی آس نہ بندھی تھی - نگندر کی بیوی بن چکی ھے بیاہ کے دن سمجھی تھی اس خوشی کی نہ ناپ تول ھے نہ یہہ کبھی آخر ھو - مگر جب سورج مکھی نکل بھاگی تو دل پہ چوٹ لگی اور پچھتاوا آیا - دھیان آیا کہ سورج مکھی ھی نے برے وقت میری جان بچائی نہین تو مین کہان ھوتی اور آج سورج مکھی کو میرے کارن گھر سے نکلنا پڑا - اس خوشی سے تو مرنا ھی بھلا تھا - اب نظر آیا کہ ھر خوشی کی انتہا ھے *

رات کا وقت ھے - نگندر بچھونے پر لیٹا ھوا ھے - کند نندنی سرھانے بیٹھی پنکھا جھل رھی ھے - دونون چپ ھین - خوشی کا نام نشان بھی کہین دکھائی نہین دیتا - تیسرا کوئی

نہین پھر بہی دونون مین بات چیت کچھ نہین سنا آتا ھے - پورے سکھ چین مین کہین ایسا بہی ھوا کرتا ھے *

مگر جب سے سورج مکھی نکل بھاگی انہین پورا سکھ چین ھے کہان ؟ کند کو رہ رھکے دھیان آتا ھے "کیا کیا جاے کہ پھر سب جون کا تون ھوجاے ؟" آج اوس نے مونھ کھولا تو پہلی بات یہی پوچھی "کیا کیا جاے کہ پھر سب جون کا تون ھو جاے ؟"

نگندر کھسیانا ھوکے بولا "کیا کہا ؟ جون کا تون ھوجاے - کیون ! کیا میرے ساتھ بیاہ کرکے پچھتاتی ھو ؟

کند کے دل پہ گھونسا سا لگا - بولی "تم نے میرے ساتھ بیاہ کر کے مجھے جتنا خوش کیا ھے کبھی میرے سان گمان مین بھی نہ آیا تھا - یہ نہین - مین تو کہتی ھون "کیا کیا جاے کہ سورج مکھی پلٹکے آجائین" *

نگندر :- یہ بات مونھ پہ نہ لاو - تمھارے مونھ سے سورج مکھی کا نام سنکر جی جلتا ھے - تمھارے ھی کارن تو سورج مکھی مجھے چھوڑ کے چلی گئي *

کند یہ بات جانتي تو آپ بھي تھي مگر اوسکے مونھ سے سنکر دل مین تیر سا لگا - سوچنے لگي "کیا گھڑ کي جھڑ کي پر آگئي ؟ میری قسمت بری سھي پر میننے تو کوئي برائي نہین کي - سورج مکھي نے آپ ھي تو بیاہ کرایا" مونھ سے کچھ بھي نکھا پنکھا جھلتي رھي - اوسے دیر تک

چپ چاپ دیکھکر نگندر بولا " بات کیوں نہیں کرتیں ؟ کیا برا مان گئیں روٹھہ گئیں ؟ " وہ بولي " جي نہیں " *

نگندر — ذرا سي جي نہیں کہکے پھر چپ سادہ گئیں - کیا تم مجھے نہیں چاھتیں ؟

کند — نہ کیوں چاھتي - ضرور چاھتي ھوں *

نگندر — " نہ کیوں چاھتي - ضرور چاھتي ھوں " تو بچوں کو بھلانے کی سي بات ھوئي - کند میں سمجھتا ھوں تمھیں کبھي بھي میری چاھت نہ تھي *

کند — تھی اور برا بر ھے *

نگندر کو سمجھہ لینا چاھئے تھا کہ یہہ سورج مکھی نہیں پر نہ سمجھا - یہہ نہیں کہ کند اوسے سورج مکھی کیطرح چاھتی نہ تھی بلکہ بات کرنی نہ آتي تھي - ڈرنے جھجکنے والي بھولي بالي لڑکي جسے بات کرني نہ آتي تھي اور کیا کہتي - وہ اتنا تو نہ سمجھا کہنے لگا " سورج مکھي ھي مجھے برا بر چاھتي تھي - بندر کے گلے کو موتیوں کے ھار کي سہار کہاں ؟ اوسکے لئے تو لوھے کي زنجیر ھي اچھي " *

اب تو کند سے آنسو رو کے نگئے - چپکے سے اوٹھکر باھر چلي گئي - کوئی ایسا جي دکھا نے والا نہ تھا جسکے پاس جا کے روئے کمل جب سے آئي تھي کند اوسکے پاس جا کے نہ پھٹکي تھي - اس بیاہ میں سب سے بڑا قصور اپنا سمجھکر اوسے مونہہ ندکھا نا چاھتي تھي - مگر آج جو یہہ دل کو

برما نیوالا دکھہ پایا تو جي مین آیا کہ ترس کہا نے اور پیار کرنیوالي کمل هي سے جا کے کہے - جبکہ چاهت مین اس کي جھلک بھي ندکھائي دیتي تھي تو اوسي نے ترس کھا کر گود مین اوتھا یا اور آنسو پوچھے تھے - یھي یاد کر کے اوسکے آگے رونے کو چلي - کمل نے اوسے دیکھتے هي ناک بھون چڑھائي اور اپني طرف بڑھتے اور پاس آتے دیکھکر حیرت مین آئي مگر مونھہ سے کچھہ بھي نہ بولي - وہ پاس آبیٹھي اور رونے لگي جب بھي کمل نے نہ بات کي نہ یھي پوچھا کہ کیا هوا - آخر وہ آپ هي رو رو کے چپ هوگئي - اسپر کمل بولي تو کیا بولي کہ مجھے کام هے اور کہتے هی اوتھکے چلدی - اب کذن کو دکھائي دیا کہ هر خوشي کي انتها هے *

بتیسوین فصل

زهریلے درخت کا پھل

(هردیو گھوشال کے نام نگندر کا خط)

تم نے جو لکھا هے کہ تم نے اس جنم مین جتنے کام کئے هین اون مین کذد نندني سے بیاه کرنا سب سے بڑی بھول کا کام هے اسے مین مانتا هون - یھي کام کر کے تو مین سورج مکھي کو کھو بیٹھا - سورج مکھي سي بیوی هاتھہ آنا بڑی زور کي قسمت کا کام هے - خاک سب هي چھانا کرتے هین مگر کوه نور ایک هي کی قسمت سے نکلتا هے - سورج مکھی وهی

کو نور ھے - کند نندنی کس برتے پر اوسکی برابری کر سکتی ھے *

اچھا تو پھر میںنے کند نندنی کو اوسکی جگھہ کیون بٹھایا ؟

بے سمجھی! دھوکہ! اب آنکھین کھلی ھین - جسطرح کنبہ کرن (راون کا بھائی جو مٹکون شراب پی جایا کرتا اور چھہ چھہ مہینہ سویا کرتا تھا) مرنے کے لئے نیند سے چونکا تھا اسیطرح میری آنکھہ بھی اس دل لبھا نیوا لے خواب سے معلوم ھوتا ھے مرنے ھی کے لئے کھلی ھے - سورج مکھی کو اب کہان پا سکتا ھون ؟

کند نندنی کے ساتھہ بیاہ کیون کیا ؟ کیا مین اوسے چاھتا تھا ؟ بے شک چاھتا تھا - اوسکے پیچھے پاگل ھوا جاتا تھا دم نکلا جاتا تھا - مگر اب سمجھہ مین آیا کہ وہ نری آنکھون کی چاھت تھی نھین تو بیاہ کو ابھی پندھرواڑا بھی نھین ھوا ھے کیسے مونھہ سے نکلا کہ "کیا مین اوسے چاھتا تھا؟" چاھتا تھا کیا معنی اب بھی تو چاھتا ھون مگر ھاے میری سورج مکھی کہان چلی گئی ؟ جی مین تھا بہت سی باتین تمھین لکھونگا مگر آج تو اور لکھا نھین جاتا - دل مین دکھہ ھوتی ھے

ھردیوگھوشال کا جواب

تمھارے دل کی حالت اچھی طرح میری سمجھہ مین آگئی یہ نھین کہ کند نندنی کی چاھت تمھین نتھی - ضرور تھی اور

کے ساتھہ اور کچھہ نہین صرف محبت ھی ھوتی تو اون کے
کامون سے جو برائیان ظاھر ھوتی ھین اونکا کہین پتہ بہی نہوتا *

نگندر کا جواب

تمہارا خط ملا - دل کی بے کلی سے ابتک جواب نہ دیسکا تم نے جو کچہہ لکہا سب سمجہا اور یہہ بہی جانتا ھون کہ تم نے جو صلاح دی وھی تہیک ھے مگر جی کو کیا کرون کہ کسی طرح گہر مین نہین بہلتا - ایک مہینہ ھونے آیا کہ پیاری سورج مکہی مجہے چہوڑ کے چلی گئی - اوسکی سن گن ابتک بہی کچہہ نہین پائی - جس راستہ وہ گئی ھے مین بہی اوسی راستہ جانے کی جی مین ٹہان چکا ھون مین بہی گہر چہوڑ کے چلا جاونگا اور دیس دیس اوسے ڈھونڈتا پہرونگا - ملگئی تو ساتہہ لیکے لوٹ آؤنگا نہین تو کبہی گہر کو نہ آؤنگا - کند نندنی کے ساتہہ گہر مین نرھا جا ئیگا - وہ تو کانٹے کیطرح آنکہون مین کہٹکنے لگی ھے - قصور اوسکا نہین میرا اپنا ھے مگر اوسکا مونہہ اب دیکہا ھی نہین جاتا - آگے اوسے کچہہ نہ کہتا تہا اب برابر گہڑکیان جہڑکیان دیتا رھتا ھون - وہ روتی آنسوؤن سے مونہہ دھوتی رھتی ھے - اب کہو اس مین مین کیا کرون - لو چل کہڑا ھوا - بہت جلد تم سے ملتا ھون - تم سے ملکے اور کہین جاونگا *

نگندر نے جیسا لکہا تہا ویسا ھی کیا - جاگیر جائداد کی

دیکھہ بہال کا بوجھہ دیوان پہ ڈالکے جان گہر بار سے مونہہ موڑ
دیس دیس گہومنے کو نکل کہڑا ہوا - کمل منی اس سے پہلےہی
کلکتہ جا چکی تہی - اسلئے اس فصل مین جن لوگون کا ذکر
آیا ہے اون مین سے اکیلی کند نند نی ہی نگندر کے زنانہ مین
رہگئی اور ہیرا داسی اوسکے کام کاج کے لئے - نگندر کا وہ لمبا
چوڑا محل اندہیرا ہوگیا - جیسے سیکڑون لمپون سے جگمگانے
لوگون سے کہچا کہچ بہرے اور گیتون سے گونجتے ہوے ناٹک
گہر مین جب کہیل ہوچکتا ہے تو لوگون کا نام نشان بہی
نہین رہتا سناٹا اور گہپ اندہیرا ہوجاتا ہے - نگندر اور سورج مکھی
کے چلےجانے کے بعد اس بڑے مکان مین بہی اندہیرا ہوگیا
نگندر کے چلے جانے کے بعد کند نندنی اس بڑے ڈھنڈار مین
ویسی ہی اکیلی اور بے غوری پڑی رہگئی جیسے کوئی بچہ
دن بہر اوسکے ساتھہ کہیلکے کسی کہلونے کو توڑ پہوڑ کے پہینکدے
اور زمین پر پڑے پڑے اوسپر مٹی جمگئی ہو اور گہاس اوگ
آئی ہو *

نگندر سورج مکھی کو ڈھونڈتا اوسیطرح دیس دیس پڑا
پہرتا تہا جیسے بن مین اچانک آگ لگ جاے اور کسی پرند کا
گہوسلا بچون سمیت جل جاے اور جب مان بیچاری بچون
کے لئے چوگا لیکر آے اور دیکھے کہ نہ پیڑ کا پتہ ہی نہ گہوسلے کا
نہ بچونکا تو کلیجے کے پار جانے والی چیخ پکار مچاتی
گہوسلے کو ڈھونڈتی بن کے اوپر منڈلاتی پہرے - جیسے سمندر

کے بے تہاہ پانی میں کوئی موتی گر پڑے تو پہر نظر نہیں آتا
اوسیطرح سورج مکہی آنکہوں سے چہپ گئی تہی اور اسکا پہر
هاتہہ آنا کٹھن هو گیا تہا *

تینتیسوین فصل

دیبندر کی لاجواب موهنی مورت نے هیرا کے دل مین
اوسیطرح اندر سے باهر تک آگ لگا رکہی تہی جیسے کوئی
روئی کے کپڑون مین دهکتا هوا کوئلہ رکہدے - کئی بار ایسا
هوا کہ دیبندر کی چاه کا ریلا قریب تہا کہ هیرا کہ دهرم کے ڈر
اور لوگون کی لاج کو بہالیجاے - مگر اوسکے چاه سے خالی اور
بری خاهشون سے بہرے هوے چال چلن کا دهیان ساتہہ هی
آ گیا اور پاون جمے رهے - وہ من کو مارنے کی سکت اچہی طرح
رکہتی تہی اسلئے دهرم سے کچہہ بہت نڈرنے پر بہی ابتک
اپنی نیک چلنی کو آسانی سے بچاے رکہہ سکی - اسی کے
سہارے سے وہ دیبندر کی چاهت کے زور کو بری بات جانکر
ابتک دباے رکہہ سکی - یہان تک کہ جی مٹھی مین رکہنے هی کی
ایک تدبیر جانکر اوس نے پہر نوکری کی جی مین ٹہانلی
دنرات پراے گہر کے کام دهندے مین پہنسے رهنے سے شاید دهیان
بٹا رهے اور اس بے پہل چاهت کے جلاپے کو جو بچہو کے ڈنک سے
کم نتہا بہولی رهے - جب نگندر کند نندنی کو گوبندپور مین
چہوڑ کے دیس دیس پہرنے کو جانے لگا تو اگلی تابعداری کے

بھروسہ پر ھیرا پھر نوکر رکھہ لئے جانے کے لیئے گڑگڑائی کندن نندنی کی مرضی تتولکر نگندر پھر اوسے نوکر رکھکر لمبا بنا *

ھیرا کے پھر سے نوکری پر گلا دھرنے کی ایک اور وجہہ بھی تھی - پہلے تو وہ کندن نندنی کو نگندر کی چاھیتی بیوی بنے والی سمجھکر روپیہ پیسہ کے لالچ سے اوسے پرچانے اور مٹھی مین لانے کے جتن کرچکی تھی - وہ سمجھی تھی نگندر کا روپیہ سب کندن کے ھاتھہ لگیگا اور جو کچھہ اوسکے ھاتھہ لگیگا سب میرا ھوگا - کندن نگندر کی بیوی تو بنچکی مگر روپیہ پیسہ کچھہ ایسا اوسکے ھاتھہ نہ لگا - خیر نسہی ھیرا کو بھی اب اسکا لالچ نہین - کیونکہ اب اوسے روپیہ پیسہ کی پہلے تو چاھت ھی نہین اور ھو بھی تو کندن کے ھاتھہ سے اینٹھے ھوے روپیہ پیسہ کا نام زھر لگتا ھے *

وہ اپنی بے پھل چاھت کا دکھہ تو جون تون کرکے جھیل سکتی تھی مگر دیبندر کا کندن کو چاھنا وہ جلاپا تھا کہ اوسے کسیطرح نہ سہا جاتا تھا - اسلئے جوھین اوس نے سنا کہ نگندر پردیس کو جانیوالا ھے اور کندن نندنی گھر کی بیوی بنکے رھنے والی ھے ووھین ھرید اسی بیشنوی کا دھیان آکر اوسکا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا - ھرید اسی کی آرجار کے راستہ مین کانٹے بچھانے ھی کے لئے وہ پھر وہ دینے کو آن دھمکی *

اوسکا یہہ ھتھکھنڈا کچھہ اسلئے نتھا کہ کندن کا بھلا چاھتی تھی

کندن سے تو اوسے ایسا سوتیا ڈاہ ہوگیا تھا کہ بھلا چاھنا تو رھا ایکطرف اوسے نرک میں گرتے بھی دیکھتی تو جی ٹھنڈا ھوتا - صرف اس ڈر سے کہ کہین دیبندر سے اوسکا میل جول نہو جاے ھیرا نگندر کی بیوی کا پہرا دینے لگی *

کندن کے حق مین وہ کریل کا کانٹا بنگئی - اوس نے دیکھا کہ ھیرا نہ وہ اگلی سی للوپتو کرتی ھے نہ پیار محبت جتاتی ھے نہ میٹھی میٹھی باتین بناتی ھے - بلکہ نوکر ھوکر ھیکڑی کرتی ھے برا بھلا کہتی ھے گھڑکتی جھڑکتی ھے اور چھچھورا سمجھتی ھے - اوسکے برتاو سے بے حد دل دکھتا جی جلتا تھا مگر نہ مونہہ پر لاتی تھی نہ اف کرتی تھی - کندن جتنی ٹھنڈی تھی ھیرا اوتنی ھی گرم - اسلئے وہ بیوی ھونے پر بھی نوکر کی نوکر بنکے رھگئی اور ھیرا نوکر ھو کے بھی بیوی کی بیوی بن بیٹھی - گاون والیان کبھی کبھی کندن کے دکھہ کو دیکھکر اور ترس کھا کے ھیرا کو برا بھلا کہتی تھین مگر چار ھاتھہ کی زبان والی ھیرا کے ساتھہ کہان تال ملا سکتی تھین - دیوانجی کے کان تک سب باتین پہنچین تو ھیرا سے بولے "جا دور ھو یہان سے ھم نے تجھے برطرف کیا" ھیرا نے لال پیلی آنکھین نکالکے کہا "تم مجھے برطرف کرنے والے کون ؟ بابو مجھے رکھکر گئے ھین - جبتک وہ آپ آکے نہ کہین مین جانے والی نہین - تم مجھے برطرف کرنے کا اوتنا ھی اختیار رکھتے ھو جتنا مین تمکو برطرف

کرنے کا "۔ یہ سنکر آبرو کے ڈر سے اور ایک لفظ بھی دیوانجی کے مونہہ سے نہ نکلا ۔ هیرا اپنی هیکڑی اور دھینگا دھینگی سے ویسی هی دندناتی رهي ۔ سورج مکھی کے سوا اور کوئی هیرا کو ٹھیک نہ بنا سکتا تھا *

نگندر کے پردیس جانے کے بعد ایک دن هیرا پھول باڑی مین جو پھول بیل کا منڈپ بنا تھا اوسمین اکیلی لیٹی هوئی تھي ۔ جب سے سورج مکھی اور نگندر گھر چھوڑ کے گئے تھے یہہ منڈپ اوسی کے قبضہ مین رها کرتا تھا ۔ رات هوچکی هے چاند جو پورا هونے کے لگ بھگ هے آسمان پر اپني جھلک دکھا رها هے ۔ پھولباڑی کے پودون کے چمکیلے پتون پر اوسکی کرنین جگمگا رهی هین ۔ بیلون کے جھادون مین جو چھید چھید سے رهگئے هین اونمین سے سمٹ سمٹکر آنیوالی کرنین مرمر کے فرش پر پڑ رهي هین اور پاس کی ڈگیی کے نتھرے هوے پانی پر جو شام کی هوا سے هچکولے لے رها هے ناچ رهی هین ۔ باڑی کے پھولون کی میٹھي بو باس نے آسمان کو متوالا بنا رکھا هے ۔ اس سمے مین اوسے اچانک منڈپ کے اندر ایک مرد کی صورت دکھائي دی ۔ آنکھہ جما کر دیکھتی هے تو دیبندر ۔ آج وہ بھیس بدلے نهین آیا هے اپنے هی بھیس مین هے *

هیرا اچنبھے مین آکر بولی "یہہ تو آپ نے پرلے سرے کی

ڈھٹائی سے کام لیا ھے - اور جو کوئی دیکھہ پاے تو مارے پٹرو کہ نہین ؟ "

دیبندر بولا " جہان ھیرا ھو وھان دیبندر کو کیا ڈر؟ "
یہہ کھکر اوس کے پاس آ بیٹھا - اوسے یہہ معلوم ھوا کہ بھاگ جاگ گئے - تہوڑی دیر مین بولی " اچھا یہہ تو کھئے یہان آنا کیسے ھوا ؟ جسکی آس لگا کر آے ھو اوسکے درشن تو ھو نسکینگے " *

دیبندر — وہ تو ھو بھی چکے - مین تو تمھاری ھی آس لگا کر آیا تھا *

ھیرا لالچی چٹورے کے جھانسون مین نہ آئی - ھنسکر بولی " میرے بھاگ جو یون اچانک جاگ اوٹھینکے اسکی تو مجھے آس ھی نہ تھی - اچھا اگر میرے ھی دن پھرے ھین تو آو کہین ایسی جگھہ چلکے بیٹھین کہ جی کھولکے بات چیت کر سکین - آپ کو جی بھر کے دیکھہ سکون - یہان تو سو طرح کی جوکھم ھے " *

دیبندر — تو پھر کھان چلنا چاھئے ؟

ھیرا — جھان کوئی کھٹکا نھو - اپنے اوسی کنج والے باغ مین چلو

دیبندر — اگر تم میرے خیال سے ڈرتی ھو تو بے کھٹکے رھو *

ھیرا — چلو یون ھی سھی - مان لیا کہ آپ کے لئے کوئی جوکھم نہین میرے لئے تو ھے - آپ کے پاس بیٹھے کسی نے دیکھہ لیا تو میری کیا دشا ھوگی *

دیبندر کھسیا نا ہو کے بولا " اچھا تو چلو مگر تمھاری نئی بیوی سے دو باتیں کر کے جانے میں کچھہ برائی ہے ؟ " یہہ سنکر جو لاگ کی آگ سے بھڑکتی ہوئی آنکھہ ہیرا نے اوسپر ڈالی وہ دھند لکے میں اوسنے دیکھی نہیں - بولی " آپ اون سے مل کیونکر سکتے ہیں ؟ "

دیبندر بھیگی بلی بنا ہوا دبی زبان سے بولا " تم کرپا کرو تو سب کچھہ ہو سکتا ہے "*

ہیرا — اچھا تو آپ یہیں چوکنے بیٹھے رہئے میں اونھیں بلائے لاتی ہوں *

یہہ کھکر منڈپ سے باہر چلی گئی تھوڑی دور جاکر ایک درخت کے تلے بیٹھہ گئی اور آنکھوں سے گلا کھونٹنے والے آنسوون کی جھڑیاں لگ گئیں - اسکے بعد اوٹھکر محل میں گئی مگر کندن کے پاس نہیں سیدھی دربانوں کے پاس پہنچی اور چھوٹتے ہی بولی " ارے بیٹھے کیا ہو دوڑ کے جاؤ پھولباڑی میں کوئی چور گھس آیا ہے " *

دبے ' پانڈے ' اور تواری پکے بانسوں کی لاٹھیاں ہاتھوں میں لئے پھولباڑی کیطرف دوڑ پڑے - دور سے اون کے کٹھوے جوتوں کی کھٹ کھٹ سنکر اور کالے کالے گلپٹے دیکھکر دیبندر منڈپ سے چھلانگ مار کے بگٹٹ بھاگا - اواری تواری کچھہ دور تک اوس کے پیچھے دوڑے - چاہتے تو پکڑ لیتے مگر نہ پکڑا - پھر بھی تھوڑی بہت سوغات لئے بغیر چھٹکارا نھوا - یہہ

تو ٹھیک نہ معلوم ہوا کہ پکے بانس کی لاٹھیوں کا مزا بھی چکھا کہ نہیں - اتنا سنا ہے کہ سالے سسرے وغیرہ بہت سے پیارے رشتے بتا نیوا لے میٹھے میٹھے لفظوں سے تو بھر پور لاد کے چھوڑا - یہہ بھی سنے میں آیا ہے کہ ایکدن اوسکے نوکر نے بچی کھچی برانڈی انعام میں پائی تو دوسرے دن چوروں سے گپ لگائی کہ ''آج بابو کے بدن پر تیل ملتے ملتے کیا دیکھتا ہوں کہ پیٹھہ پر ایک کالی سی لکیر بنی ہوئی ہے'' *

گھر پہنچکر اوس نے دو باتیں جی میں ٹھان لیں - ایک تو کان پکڑا کہ جبتک ھیرا وھاں ہے نگندر کے گھر کیطرف مونہہ نکرونگا - دوسرے یہہ کہ ھیرا کو اسکے کرتوت کا مزا بے چکھائے نچھوڑونگا - آخر اوس سے اوسنے بڑا بھاری بدلہ لیکے پیچھا چھوڑا - اوسکے چھوٹتے سے ھنکھندے کی ھیرا کو وہ ڈراونی سزادی کہ اوسے دیکھکر اپنا پتھر دل بھی ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا اسکی پوری کہانی تو کہنے کے لایق نہیں کاٹ چھانٹکر تھوڑی سی آگے چلکے کہینگے *

چونتیسویں فصل

سڑک کے کنارے

برکھارت ہے - بہت برادن ہے - دن بھر پانی پڑتا رہا ہے دم بھر کو بھی سورج نہیں نکلا - آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا ہے - کاشی کو جانیوالے سڑک پر تھوڑی تھوڑی پھسلن

هوگئی هے - چلنے والا کوئی بهی دکهائی نهین دیتا - کسکی شامت آئی هے کہ مینهہ مین بهیگیگا ؟ صرف ایک جانیوالا هے کہ اکیلا چلا جاتا هے - سادهوون کا سا بهیس هے - گیروا کپڑے پهنے هے گلے مین زدراکهہ کی مالا هے - ماتهے پر صندل کی لکیر هے جٹا کا نام نشان نهین - چهوٹے چهوٹے بال هین جن مین سے کوئی کوئي سفید بهی هوگیا هے - ایک هاتهہ مین ڈهاک کے پتون کی چهتری هے اوردوسرے مین بهیک کی تو بنی لیے سادهو جی بهیگتے چلے جا رهے هین - ایک تو دن کو بهی اندهیرا تها اوپر سے راستہ مین رات هو گئی دنیا اندهیرے بهر گئی سڑک بے سڑک کچهہ بهی نهین سوجهتا - پهر بهی جانیوالا راستہ کو لپیٹتا چلا هی جاتا هے کیونکہ وہ دنیا کو چهوڑ دینیوالا سادهو هے اور جو دنیا کولات مار چکا هو اوسکے لئے برا بهلا راستہ اندهیرا اوجالا سب برابر هین *

رات بهت جاچکی هے - زمین پر اندهیرا چهایا هوا هے آسمان کے مونهہ پر گهٹا توپ چڑها هوا هے درختون کی سر جوڑ چوٹیان گهرے اندهیرے مین پهاڑسی معلوم هوتی هین - دونون طرف کے درختون کے بیچ مین جو کهلی هوئی جگهہ چلي گئی هے اوس مین سے آنیوالے اوجالے مین سڑک ایک لکیرسی دکهائي دیتي هے - اکا دکا بوند پڑرهی هے کبهی کبهی بجلی کے آن کي آن رهنے والے اوجالے مین دنیا جیسي بهیانک نظر آتي هے اندهیرے مین بهی ویسی ڈراونی نهین معلوم هوتی *

" هامیا " *

اندھیرے مین جاتے جاتے ایکا ایکی سادھو کے کان مین یہ آواز آئی - آواز اگرچہ صاف سنائی ندی پھر بھی اسکا تو یقین دلاتی تھی کہ آدمی کے گلے سے نکلی ھے نہایت دھیمی اور گری ھوئی تھی مگر دل کے دکھہ کا پتہ دیتی تھی . سادھو سناتے مین آکے سڑک پر کھڑا ھو گیا - رہ رھکے بجلی کوندتی تھی اوسیکی کھڑا راہ تکنے لگا - جب کوندا ھوا تو دکھائی دیا کہ سڑک کے کنارے کوئی چیز پڑی ھے - سوچنے لگا کہ کوئی آدمی تو نھین - بجلی کے پھر چمکنے کی راہ دیکھنے لگا جب پھر کوندا ھوا تو یقین آگیا کہ آدمی ھی ھے - سادھو نے للکار کے پوچھا " یھہ کون سڑک پر پڑا ھے ؟ "

کسی نے کچھہ جواب ندیا - پھر پوچھا تو جواب کی جگہہ وھی صاف سنائی ندینے والی دکھہ بھری آواز پھر کان مین آئی - سادھو چھتری اور تو بنی زمین پہ رکھکر جگہہ کو دھیان مین لاکر ادھر اودھر ھاتھہ بڑھا بڑھا کے ٹٹولنے لگا - دیر نھوئی تھی کہ آدمی کا نرم نرم بدن ھاتھہ کو لگا - " تم کون ؟ " سر پہ ھاتھہ پھیرا تو جوڑا ھاتھہ مین آگیا " ارے درگا ! یہ تو کوئی استری (عورت) ھے " *

جواب کا راستہ ندیکھکر سادھو نے بے ھوش پڑی ھوئی عورت کو دونون ھاتھون سے کولیے مین اوٹھالیا - چھتری اور تو بنی جھان تھین وھین زمین پر پڑی رھگئین سادھو سڑک چھوڑکے اندھیرے مین کھیتون کو چیرتا پھاڑتا گاون کی طرف مونھہ کرکے

چلا - اس دیس کی سڑکین گھاٹیان اور گاون سب اوسکے اچھی طرح جانے پہچانے تھے - جسم کچھہ ایسا کس بل والا نتھا پھر بھی اوس جینے سے دور مرنے سے نزدیک کو ننھے بچہ کیطرح کولیہ مین بھر کے اس بے ڈھنگے بے تکے راستہ پر اولا لگتا پھلا لگتا لئے چلا - جو دوسرون کا بھلا کرنیوالا ہوتے ھین اور اورون کی چاھت کا بل رکھتے ھین وہ نہین جانتے کہ جسم مین سکت کا نہونا کسے کہتے ھین *

گاون کے سرے پر سادھو ایک پرانے جھونپڑے پر پہنچا بے ھوش عورت کو گود مین لئے جھونپڑے کے دروازہ پر آکھڑا ھوا اور پکارا " بیٹا ھرمنی گھر مین ھو کہ نہین ؟ " گھر کے اندر سے ایک عورت بولی "ارے ! یہ تو باواجی کی سی آواز کان مین آتی ھے - باواجی کب پدھارے ؟ "

سادھو — ابھی آیا ھون - تم کنواڑ تو کھولو - بڑی بپتا مین پھنسا ھوا ھون *

ھرمنی نے دروازہ کھولا تو سادھو نے اوس سے دیا جلانے کو کھکر عورت کو ھولے سے گھر کے اندر زمین پر رکھدیا - ھرمنی دیا جلاکر لائی تو بے ھوش کے مونھہ کے پاس لاکر دونون نظر جماکے دیکھنے لگی *

دیکھا کہ عورت بڑھیا تو نہین ھے مگر اسوقت اوسکے جسم کی ایسی گت بن رھی ھے کہ عمر کی جانچ پڑتال نہین ھو سکتی جسم دبلا پتلا گھسا پیسہ ھورھا ھے اور کسی جان لیوا روگ کے لچھن

مرتے دم اونکا مونہہ ندیکھنے پائی - سکھہ تو میرے لئے مرنے ھی مین ھے مگر اونکا مونہہ دیکھکے نہ مری تو مرکے بھی دکھہ مین رھونگی - اسدم اونھین ایک نظر دیکھہ لیتی تو مرکے چین پاتی " *

سادھوجی نے بھی آنکھون سے آنسو پوچھے اور پوچھا " تمھارے میان ھین کہان ؟ تمھین اون کے پاس پہنچا دینے کی تو اسوقت کوئی صورت نہین - ھان اگر تمھارا حال سنکے وہ آسکین تو اونھین چٹھی لکھون " *

سورج مکھی کا روگ سے مرجھایا ھوا چھرہ خوشی سے دمکنے لگا - مگر آن کی آن مین پھر آس ٹوٹ گئی اور کہنے لگی " وہ آنا چاھین تو آسکتے ھین پر کون جانے آئینگے کہ نہین - مین اونکا ایک بھاری قصور کر کے آئی ھون پھر بھی وہ مجھپر ترس کہاتے ھین - ھوسکتا ھے کہ معاف کردین - مگر وہ تو ھین کالے کوسون مین کیا اتنے دن جیتی رھونگی ؟ "

سادھوجی — کتنی دور ھین ؟

سورج مکھی — ھری پور ضلع مین *

سادھوجی — تو ذرا مت ڈرو ضرور جیتی رھوگی *

سادھوجی یہہ کہکے کاغذ قلم دوات لے آے اور جو وہ بتاتی گئی لکھتے گئے *

سادھوجی کا خط

آپ مجھے جانتے پہچانتے نہین - مین ایک برھمن اور برھمچاری ہون - نہ مین جانتا ہون کہ آپ کون ہین - اتنا ہی جانتا ہون کہ سورج مکھی آپ کی بیوی ہین - وہ دکھیاری اور روگی مدھوپور گاون مین ھرمنی بیشنوی کے گھر پر ہین دوا دارو ہوتی ہے مگر بچنے کی آس نہین - اون کے جی مین ایک ارمان ہے اور وہ یہہ کہ مرتے دم آپ کے درشن کر کے سدھارین - اگر اونکا قصور معاف کر سکتے ہون تو ایکبار یہان ہو جائے - مین اونہین مان کی جگہہ سمجھتا ہون - بیٹے کی طرح اون کے کہنے سے یہہ چٹھی لکھتا ہون اون مین آپ لکھنے کی سکت نہین *

اگر جیسی آس ہے ویساہی ہو اور آنا چاہین تو رانی گنج کے راستہ سے آئیگا - رانی گنج مین پوچھہ کچھہ کر کے مادھوچندر گوسائین سے ملئے گا - اون سے میرا نام لیجیگا تو آدمی ساتھہ کردینگے اور مدھوپور مین آپ کو ڈھونڈتے پھرنا نہ پڑے گا *

آنا ہو تو جلد آئیے - دیر کی تو کام نہ بنے گا - اور کیا لکھون *

شیو پرشاد شرما

خط لکھکے سادھوجی نے پوچھا لفافہ پر کسکا نام لکھون سورج مکھی بولی " ھرمنی آلیے تو کہون " - جب وہ آچکی

تو لفافہ پر نگندر دت کا نام لکھکر سادھو جی پاس کے ڈاکخانہ مین ڈالنے گئے *

سادھو جی خط لیکر ڈاک مین ڈالنے کو جاچکے تو سورج مکھی آنکھون مین آنسو بھرے ھاتھہ جوڑکےاور مونھہ اوٹھا کے تن من زبان سے ایشور کے آگے یون گڑگڑا نے لگی " پرمیشر اگر تم سچے پرمیشر ھو اگر مین سوامی کی سچی سیوا کرنے والی ھون تو ایسا ھو کہ یہ چٹھی پھل لاے - سدا سوامی کے چرنون (پاؤن) کے سوا مینے کچھہ نجانا - اگر یہ اچھا کام ھے تو اس اچھائی کے بدلے سرگ (جنت) نہین چاھتی - اتناھی چاھتی ھون کہ مرتے دم سوامی کا مونھہ دیکھکے مرون *

مگر خط نگندر کو ملاھی نہین - خط کے گوبندپور پہنچنے سے بہت دن پہلے ھي وہ دیس دیس گھومنے کو نکل کھڑا ھوا تھا ڈاکیہ ایک دربان کو خط دیکر چلا گیا *

دیوانجی کو نگندر سمجھا گیا تھا کہ جہان جہان میرا جانا ھوگا وھان وھان سے تم کو چٹھی لکہتا رھونگا - جہان کھون وھین میرے نام کے خط بھیجدیا کرنا - اس سے پہلے وہ پٹنہ سے ایک خط مین لکھہ چکا تھا کہ " ناو کے راستہ سے کاشی کو جاتا ھون وھان پہنچکر خط لکھونگا - میری چھٹی ملنے پر میرے نام کے خطپتر وھین بھیجدینا - دیوانجی اسی کی راہ دیکہ رہے تھے سادھو جی کا خط بھی بکس مین بند کرکے رکھہ چھوڑا کہ سب کے ساتھہ اسے بھی بھیجدونگا *

اپنے وقت پر نگندر کاشی پہنچا - پہنچتے هی دیوان کو خبردی - دیوانجی نے اور خطوط کے ساتھہ شیو پرشاد سادھو کا خط بہی اوسکے پاس بہیجدیا - خط پڑھکر اور حال معلوم کر کے نگندر نے سرپیٹ لیا اور بلبلا کے بولا " پرمیشر دم بہر کے لئے اوسان ٹہیک رکہو " - بات پرمیشر کے چرنون تک پہنچی اور دم بہر وہ هوش مین رها - خانساماں کو بلاکر حکم دیا " مین آج هی رات کو رانی گنج جاؤنگا - جیسے بنے اسکا بندوبست درو خرج جتنا بہی هو هونے دو " *

خانساماں بندوبست کرنے کو چلا گیا تو نگندر اوندھے مونہہ زمین پہ گر کے بے هوش هوگیا *

اوسی رات کو اوس نے کاشی کو پیٹھہ دکہائی - ای بنارس ! ای سنسار کی آنکھہ کے تارے ! سکھہ چین سے رهنے والون مین ایسا کون هے کہ تمہین دیکھتے دیکھتے اوسکا جی بہر جاے اور پت جہڑ کی رت اور ایسی رات مین اپنی خوشی سے تمہین پیٹھہ دکہا جاے - رات اندھیری هے - آسمان مین هزارون لاکہون تارے جگمگ جگمگ کررهے هین - گنگا کی منجدھار مین ٹہیری هوئی ناومین کہڑے هوکے دیکھو توجدھر نظر ڈالو تارےهي تارے دکہائی دیتے هین - جب سے دنیا هے یہ بہی برابر تیزی سے چمکتے چلے آتے هین - کبہی ایک منٹ کو بہی ان کا چمکنا نہین رکا - نیلے ٹہرے هوے پانی کے نیچے زمین پر ایک اور آسمان هے - ندی کنارے سیڑھیون پر اور پہاڑون کے تانتے کی طرح چلے جانیوالے

مکانون مین هزارون دئے جل رھے ھین - قلعہ کے بعد قلعہ اور محل کے بعد محل ھے - اسیطرح روشنی سے جگمگا تے ھوے مکانون کا تا نتا چلا گیا ھے - ندی کے صاف نتھرے ھوے پانی مین ان سب کا عکس پڑ رھا ھے - آسمان شہر اور ندی سب ھی جگمگا رھے ھین - یہ سمان دیکھکر نگندر نے آنکھین بند کر لین دنیا کی یہ چمک دمک اوسے آج ایک آنکھہ نہین بھاتی - وہ جانتا تھا کہ شیو پرشاد کا خط بہت دنون مین پہنچا ھے اسلئے سوچ رھا تھا کہ سورج مکھی اب کہان ھوگی *

چھبیسوین فصل

ھیرا کا زھریلا درخت پھل لاتا ھے ۔

جسدن چوبے پانڈے وغیرہ نے پکے بانس کی لاٹھیان ھاتھون مین لئے دیبندر کو لتاڑا ھیرا جی ھی جی مین بہت ھنسی تھی مگر بعد مین اوسے بہت پچتانا پڑا - سوچا کرتی تھی " مینے اچھا نہ کیا کہ اونکی یون بے آبروئی کی - جی مین کیا کہتے ھولگے ؟ مجھسے کتنے بگڑے اور جھلاے ھونگے - میری جگہہ تو اون کے جی مین ویسے ھی نتھی - اب تو کوئی آس ھی نرھی " *

دیبندر بھی لومڑی کے سے دھوکے دینے والی ھیرا کو کرتوت کا مزا چکھا کے جی ٹھنڈا کرنے کے جتن کرنے لگا - ایک دن مالتی کے ھاتھہ اوسے بلا بھیجا - وہ دو ایک دن تک تو

هچر مچر کرتی رهی اسکے بعد آئی - دیبندر نے غصہ تل برابر بہی ظاهر نہونے دیا - بلکہ گرزی هوئی بات کا نام تک مونہہ پر نہ آنے دیا - میٹھی میٹھی باتین بنانے لگا - هیرا کے لئے وہ ویسا هے جال بچہانے لگا جیسا مکڑی مکہی کے لئے بچہایا کرتی هے لالچی هیرا اوس مین آسانی سے پہنس گئی - دیبندر کی چکنی چپڑی باتون پر لٹو هوگئی اور چکمون مین آگئی - سمجہی اسیکو پیار کہتے هین اور دیبندر ضرور اوسپر مرتا هے - وہ اگرچہ پرلے سرے کی کائیان اور اوڑتے کوے کو پہچاننے والی تہی مگر یہان چترائی کچھہ بہی کام نہ آئی - جس خواهش نے شیوجی کے دهیان مین کہنڈت ڈالی تہی اوسی نے اوسکی بہی سمجھہ بوجھہ کہودی آنکہون پہ پٹی باندہ دی *

دیبندر نے گپ شپ چہوڑ چہاڑ طنبورا اوٹہایا اور نشہ کی جہونک مین گانا شروع کیا - اوس کا گلا دیوتاون کے گلے سے لگ کہاتا تہا - گانے بجانے مین پورا تان سین کا دادا تہا - میٹھے سرون کی لہر کچھہ ایسی اوٹہائی کہ هیرا آپے سے باهر لوٹ پوٹ هوگئی - اوسے نظر آنے لگا کہ دیبندر سے بڑھکے بانکا چہبیلا رسیلا جوان دنیا کے پردے پہ نہین - سب بہلائیون کا پتلا هے اور عورتون کے سارے پیار چاہ کا اکیلا حقدار هے - پیار کے سوتون سے بہنے والے آنسوون کی اوسکی آنکہون سے دهارین بندہ گئین *

دیبندر نے طنبورا رکہکے اوسکے آنسو بڑے پیار کے ساتھہ اپنے

دامن سے پوچھدئے - هیرا کے بدن مین سنسنیان جھر جھریان آگئین - اسکے بعد اور تھوڑی سی چڑھاکر اور گرماکر وہ ایسی هنسی دل لگی کی رس بھری باتین کرنے لگا اور بیچ بیچ مین ایسی پیاری گپ شپ لگانے لگا کہ جو دیکھتا کھتا هیرا پہ جان دیتا هے - هیرا کی ایک تو سمجھہ بوجھہ منجھی هوئی نہ تھی دوسرے ایسی باتین کبھی اوسکے کان مین نہ پڑی تھین اسلئے ایسی مست کئی کہ سمجھی سرگ کا سکھہ چین یہی هے - اگر وہ کھرے دل کی هوتی اور اچھے لوگون کے سنگ ساتھہ مین رهکر اوسکی سمجھہ منجھگئی هوتی تو ضرور سمجھہ جاتی کہ یہی نرک هے - اسکے بعد چاہ کی بات نکلی - دیبندر کچھہ بھی نجانتا تھا کہ چاہ کس جانور کا نام هے - کچھہ کچھہ جانتی تھی تو هیرا هی جانتی تھی پھر بھی وہ اسکی بابت پرانے شاعرون کے چبانے هوے نوالے چبانے مین بڑا اوستاد تھا - اوسکے مونھہ سے چاہ کی بڑائیون کے جو لمبے چوڑے گیت سنے تو هیرا سمجھی کوئی آدمی اوسکا سا دل نهین رکھتا اور ایسی ریجھی ایسی مزے مین آئی کہ سر پیر سب بھول گئی - اب دیبندر پھر نئے بسنت کے بھونرے سے ملتے جلتے سرون مین گانے لگا - هیرا کے جی مین چاهت کی وہ نہ دبنے والی امنگ اوٹھی کہ اپنی نازک آواز اون مین ملانے لگی - دیبندر نے اوس سے گانے کو کها - وہ پیار مین شرابور لال لال متوالی انکھین او بھارے پتلی کیطرح بھوین پھڑکا پھڑکا کے هنستے هوے سرون مین گانے

لگی - امنگ مین گلے سے اونچے سر نکلنے لگے ٹیپین لگانے لگی - جو کچھ گایا سب پیار چاہ کی باتین تھین گاتی کیا تھی کہ چاہت کی بھیک مانگتی تھی *

اسکے بعد اوسی پاپ کے گھر مین بیٹھے بیٹھے دونون پاپیون کے جی مین پاپ کی لہر جو اوٹھی تو آپے سے باہر ہو کے ایک نے دوسرے کو چاہت اور پیار کے گیت سنا کے ہیرا من کو بس مین رکھہ تو سکتی تھی مگر ادھر دھیان ندیتی تھی اسلئے پروا نہ کیطرح آگ مین کود پڑی - جبتک دیبندر پیار سے کورا اور اچھوتا معلوم ہوا اوسنے آپے کو بس مین رکھنے کا کچھہ یونہین سا خیال رکھا مگر جتنا خیال رکھا اوتنی ھی کامیابی بھی ہوئي - اوسکي گود مین بیٹھکر ہنس ہنسکے چاہت کا اقرار کرلینے پر بھي دل لگي دل لگي مین اوسکي درگت بنادی اور خفا کردیا - اسکے سوا اوس دل کي بے چیني کو بھي جو جي مین چھید کئے دیتي تھي پرا ے گھر کا کام کاج کرکے بس مین لا چکي تھي مگر جونہین معلوم ہوا کہ دیبندر کو بھي چاہ کا چسکا ھے جي کو مارنے کا دھیان ھي چھوڑ دیا - اور ادھر دھیان ندینے ھي سے زہریلا درخت اوسکے کھانے کے لایق پھل لایا

لوگ کہتے ہین کہ ہم تو پاپ کي سزا اس دنیا مین کسیکو بھي بھگتے نہین دیکھتے - یہہ سچ ہو یا نہو مگر یہہ تو ندیکھوگے کہ جو من کو مارنے کیطرف دھیان ندیتا ہو اوسے زہریلے درخت کا پھل نہ کھانا پڑے *

سینتیسوین فصل

سورج مکھي کي خبر

برسات گئي - گلابي جاڑے بهي جانے هي والے هين کهیتون کا پاني سوکهنے پر آگیا - دهان پهول چکے - تالابون کے کنول ابهر چکے - تڑکے تڑکے درختون کے پتون سے اوس کي بوندین ٹپکنے لگي هین شام کے وقت کهیت کهیت مین دهوان سا دکهائی دیتا هے - ایسی رت اور کاتک کے مهینہ مین ایکدن سویرے سویرے مدهوپور کی سڑک پر ایک پالکی دکهائی دی - پالکی گاؤن مین نظر آتا تها کہ بچے کچے کهیل کود سب چهوڑ چهاڑ اوسکے چارون طرف ٹهٹ لگا کے آن کهڑے هوے - گاؤن کی بهو بیٹیان اور امک دهمک پانی کی گگریان کولهے پر رکهے ذرا دور کهڑی هوگئین - گگریان کولهے کی کولهے هی پر رهین آپ هکا بکا کهڑی پالکی کو دیکهنے لگیـن - بهوئین تو گهونگهٹ مین سے آنکهین نکال نکا لکے دیکهتی تهین مگر اور سب بیل کے سے دیدے پهاڑ پهاڑ کے گهورتی تهین کسان جو کهیت کاٹ رهے تهے دهان وان پهینک پهانک درانتیان هاتهون مین لئے اور منڈیس سر سے لپیٹے مونهہ پهیلائے پالکی کو تکنے لگے - پٹیل پدهان اور مکهیا لوگون کی جهمٹ پنچایت جمگئی - پالکی کے اندر سے ایک بوٹ والا پاون باهر نکلا هوا تها اسلئے سب نے ٹهیرا لیا کہ کوئی صاحب لوگ آیا هے - مگر بچون کو پورا یقین تها کہ کوئی دولهن هے *

پالکی کے اندر سے نکلا کون ؟ نگندر - نکلتے کے ساتھہ ھی پانچ چار گنواروں نے جھک جھککے سلام کئے - نہ کیسے کرتے کہ وہ کوٹ پتلون پہنے اور انگریزی ٹوپی لگاے تھا - کوئی سمجھا پولیس کے داروغہ ھین کوئی سمجھا کانسٹیبل ھے *

تماشا دیکھنے والون مین سے نگندر نے ایک بوڑھے سے شیو پرشاد سادھو کا حال پوچھا - اوس کے جی مین بیٹھہ گئی تھی کہ اب کوئی خون کا مقدمہ چلا چاھتا ھے سچ بولنا ٹھیک نہوگا - کہنے لگا " ھجور مین بچہ ناسمجھہ یہ باتین کیا جانون ؟" نگندر نے دیکھا کہ جبتک کسی بھلے آدمی سے نہ ملا جاے کام نہ چلیگا - گاون مین بہت سے بھلے مانس بھی رھا کرتے تھے انہین مین سے ایک چمکتے ھوے آدمی کے یہان گیا - گھروالے کا نام رام کرشن راے بید تھا - اوس نے ایک بابو صاحب کو آتے دیکھا تو بڑی آوبھگت سے کرسی پر بٹھایا - نگندر نے سادھو جی کا حال پوچھا تو کہنے لگا " سادھو جی مہاراج تو آجکل یہان نہین " - نگندر سنکے سن پڑگیا - پوچھا "کدھر سدھارے ؟" *

رام کرشن — یہہ تو کہکے نہین گئے - نہ معلوم کہان گئے ھین وہ کہین ایک جگہ جمکر تو رھتے نہین ھین آج یہان کل وھان - یونہین چکر لگاتے رھتے ھین *

نگندر — کوئی اتنا بھی جانتا ھے کہ کب آئینگے ؟

رام کرشن — مجھے آپ اون سے ایک ضروری کام ھے - اسلئے مینے

آپ اس بات کی پوچھہ گچھہ کی تھی مگر کوئی
نہین کہہ سکتا کہ کب آئینگے *

نگندر کا جی اندر سے بیٹھہ گیا - پھر پوچھا "اونہین یہان سے گئے ہوے کتنے دن ہوے"؟

رام کرشن — ساون کے مہینہ مین یہان پدھارے تھے اور بھادون
مین سدھار گئے *

نگندر — ہرمنی بیشنوی کا گھر اس گاون مین کہان ہے؟
آپ کوئی آدمی ساتھہ کرسکتے ہین کہ جاکر
مجھے بتادے؟

رام کرشن — ہرمنی کی جھونپڑی سڑک کے کنارے ہی تھی
مگر اب تو اوسکا نام نشان بھی نہین - آگ سے
جلکر راکھہ ہوگئی *

نگندر سٹرپٹر کے رھگیا - مری ہوئی آواز سے پوچھا "اچھا تو ہرمنی اب کہان ہے"؟

رام کرشن — یہہ بھی کوئی نہین کہہ سکتا - جس رات کو
جھونپڑی کو آگ لگی اوسی رات کو کہین
بھاگ گئی - کوئی کوئی یہہ بھی کہتا ہے کہ
آپ ہی گھر پھونککے کہین چلدی *

نگندر نے گلے مین پھندے لگتے لگتے بھرائی ہوئی آواز مین پوچھا "اوسکی جھونپڑی مین کوئی اور عورت بھی رھا کرتی تھی؟

رام کرشن نے کہا "نہین - ہان ساون کے مہینہ مین ایک پردیسن بیمار ہوکے اوسکی جھونپڑی مین آرہی تھی - سادھوجی نے نجانے کہان سے لاکر اوسے وہان رکھا تھا - سننے مین آیا تھا کہ عورت کا نام سورج مکھی ہے - بیچاری کو کھانسی نے ستا رکھا تھا - مین ہی دوا دارو کیا کرتا تھا - اچھی ہوچکی تھی کہ اچانک........"

نگندر نے گھبرا کر پوچھا "ہان اچانک کیا ہوا ؟

رام کرشن — اچانک بیشنوی کے گھرکو آگ لگی اور بچاری جلکر مرگئی *

نگندر کرسی سے اوندھے موںھ دھم سے زمین پر آرہا ماتھا سب گھایل لہولہان ہوگیا - چوٹ کھاتے ہی بیہوش ہوگیا - بید علاج مین لگ گیا - کون ہے جو جان کا بچنا چاہتا ہے ؟ جان لینا چاہئے کہ یہہ دنیا سب زہر سے بھری پڑی ہے زہریلا درخت ہریک کے آنگن مین اوگا ہوا ہے - کون دل لگانا چاہتا ہے ؟

اڑتیسوین فصل

اتنے ہی دن مین سب نبٹر گیا

اتنے ہی دن مین سب کچھہ نبٹر گیا - جب شام کو نگندر پالکی مین بیٹھکر مدھوپور سے چلا تو جی مین یہی سوچتا جاتا تھا کہ اتنے ہی دن مین سب کچھہ ہوچکا کچھہ بھی نرہا *

اب بھی ھے - مگر یہ سچ کہتے ھو کہ وہ آنکھون کی چاھت تھی سورج مکھی کی چاھت گہری اور دل کی چاھت ھے دودن کے لئے کنول کی پرچھائین نے اوسے ڈھانک لیا تھا - اب سورج مکھی کو ھاتھ سے کہو بیٹھے تو سمجھ آئی - سورج جبتک چمکتا رھتا ھے اوسکی کرنین جلتی ھوئی معلوم ھوتی ھین اور بادل بھلا لگتا ھے مگر وہ ڈوب جاتا ھے تو سمجھ مین آتا ھے کہ سورج ھی توسنسار کی آنکھ کا تارا ھے - اوس بن دنیا اندھیر ھو جاتی ھے *

مین تمھین اسپر برا بھلا کہنا نہین چاھتا کہ اپنے جی کی حالت کو نہ سمجھ سکے اور اتنا بڑا دھوکہ کھایا - کیونکہ تم جس دھوکے مین پڑے اوس سے آپ بچنا بہت کٹھن ھے - دل کی بہت سی ایسی حالتین ھین کہ لوگ سب ھی کو چاھت کہتے ھین - مگر سچی چاھت تو صرف اسی کا نام ھے کہ ھم جان بوجھ کے دوسرے کے سکھ کے لئے اپنے سکھ پر خاک ڈالنے کو تیار ھوجائین جان بوجھکر کا مطلب یہ نہین کہ دھرم کے ڈر سے یا اوس جہان کے لئے ایسا کیا جاے - اسیلئے کسی جوبن والی کا جوبن لوٹنے کی ھوس چاھت نہین - جسطرح بھوک کو کھانے کی محبت نہین کہا جا سکتا اسیطرح برے کام کے پیچھے پڑے رھنے والے کی بے چینی کو جوبن والی کی محبت نہین کہا جا سکتا - اسی جی کی بیچینی کا نام آریہ ورت (ھندوستان) کے کبیشرون

(شاعروں) نے کام دیو (محبت کا دیوتا) کے تیر کی کھٹک بنایا ھے - اسي رنگ روپ کي چاھت کا اوتار بسنت سہاے (کام دیو کا ساتھي) بنکر مہا دیو کے دھیان میں کھنڈت ڈالنے گیا تھا - اسي کي عنایت سے ھرن ھرنیوں کے بدنوں میں چل ڈالدیتے ھیں اور ھاتھی ھتھنیو کے شاخ نیلوفر توڑ دیتے ھیں یہ خواھش بھي ایشور (خدا) ھي کي بنائي ھوئي ھے اور اس سے بھي دنیا کا بھلا ھوتا ھے - سب جاندروں کو یھي بےچین اور آپے سے باھر کردیتي ھے - کالیداس بائرن اور جي دیو اسکے شاعر اور ودیا سندر اسکا موزھ چڑانے والا ھے - مگر یہ محبت نہیں - محبت کي جڑ سمجھہ بوجھہ ھے - جس سے محبت ھونیوالي ھو اوسکي بھلائیاں جب سمجھہ میں آجاتي ھیں اور دل اونپر لوٹ ھوکر اونکي طرف کھنچتا اور اون کے ساتھہ ساتھہ جانے لگتا ھي تو جس میں یہ بھلائیاں ھوتي ھیں اوسکے پاس رھنے کے لئے دل بے چین ھوتا ھے - اس کا پھل ھوتا ھے دلوں کا ایک ھوجانا آپ کو بھول جانا بلکہ آپے کو چھوڑ دینا - یھي ھے سچي محبت - یہ رنگ روپ سے نہیں پیدا ھوتي - شکسپیر والمیکي اور شری مدبھاگوت کا لکھنے والا اسکے شاعر ھیں - میں تو محبت اسي کو کہتا ھوں کہ پہلے بھلائیاں سمجھہ میں آئیں پھر ساتھہ رھنے کا شوق پیدا ھو اسکے پورا ھونے پر دلوں میں لگاؤ پیدا ھو - دلوں کے لگاؤ سے پیار اور پیار میں آپے کو بھولجاے - کم سے کم میاں بیوی میں جو پیار ھوتاھے وہ

تو میں سمجھتا ہون اسیطرح کا ہوتا ہے - اور لوگون مین جو محبت ہوتی ہے اسکی نیو بھی مین تو سمجھتا ہون اسیطرح پڑتی ہے - ہان اتنی بات ہی کہ چاہت کی وجہہ ایک ہی نہین ہوتی - مگر وجہہ جو بھی ہو جڑ اوسکی سمجھہ بوجہہ ہی ہوتی ہے - کم سے کم یہ کہ ایسی وجہہ سے پیدا ہونیوالی چاہت جسکی جڑ سمجھہ بوجہہ نہو ٹکنے والی نہین ہوتی - رنگ روپ پہ لوٹ ہو جانا اور چیز ہے - رنگ روپ کو دیکھکر جو دل مین ہلچل مچتی ہے اوسکا زور رنگ روپ کو بار بار دیکھتے دیکھتے گھٹتا جاتا ہے کیونکہ بار بار دیکھنے سے جی بھر جاتا ہے - بھلائیون سے جو چاہت پیدا ہوتی ہے اوس سے کبھی جی نہین بھرتا - کیونکہ رنگ روپ ایک ہی چیز ہے اسلئے اوسکی سوبھا بھی سدا ایکسی ہی ہوتی ہے - مگر بھلائیان نئے نئے کامون مین نت نئی سوبھا دکھاتی ہین - ہان دونون اکٹھے ہو جائین تو محبت بہت جلد پیدا ہوتی ہے - مگر جب پیار سے ساتھہ رہتے رہتے محبت ایک بار جڑ پکڑ جاے تو رنگ روپ کا ہونا نہونا دونون برابر ہوجاتے ہین - ہم برابر دیکھتے ہین کہ محبت رنگ روپ والون سے بھی ہوتی ہے اور کالے کلوٹون بھدے بھونڈون سے بھی *

بھلائیون سے پیدا ہونیوالی چاہت ٹھیرنے والی تو ہوتی ہے مگر بھلائیون کے پہچاننے مین دیر لگتی ہے اسلئے جھٹ سے ایکا ایکی سر نہین اٹھاتی اوٹھتے ہی اوٹھتے اوٹھتی ہے ہان رنگ روپ کا جادو دم کے دم مین چل جاتا ہے - اوسکا

پہلا زور ایسا روک تہام سے باہر ہوتا ہے کہ اور سب خواہشون کو اوکہاڑ کے پہینکدیتا ہے - اتنا بہي نہين سمجھہ مین آتا کہ یہ جادو کیا ہے تکنے والي چاہت ہے یا کچھہ اور؟ یہي معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ رہنے والي محبت ہے - تمہین بہي ایسا ہی دھوکہ ہوا - اسکے پہلے ریلے مین سورج مکھي کي جمي ہوئي چاہت تمہاری آنکھون سے اوجھل ہوگئي - یہي تم سے بہول ہوئي - مگر یہہ بہول چوک سب ہي آدمیون کـي گھتي مین پڑی ہے اسیلئے تمہین برا بہلا نہین کہہ سکتا بلکہ سمجھاتا ہون کہ اسي مین خوش رہنے کي کوشش کرو *

بے آس نہونا - سورج مکھی یقیني لوٹ کے آئینگی - تمہین دیکھے بن کب تک رہ سکینگی - جبتک نہ آئین کندن نندنی کو پیار کرو - تمہارے خطون سے جہانتک مین سمجہا ہون معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہی اچھائیون سے خالی نہین ہین - رنگ روپ کی چاہت جاتی رہیگی توتہیرو نے والی محبت پیدا ہو جائیگی - اور ایسا ہوگیا تو اون کے ساتھہ بہی ہنسی خوشی رہ سکوگے - اور اگر بڑی بیوی سے پہر ملنا نہوا تو اونہین بھلا بہی سکوگے - سب سے بڑی بات یہہ ہے کہ چھوٹی بیوی بہی تمہین چاہتی ہین اور چاہت کی کبہی حقارت نہ کرنی چاہئے - چاہت ہی تو انسانون کے آگے بڑھنے اور سدھرنے کا آخری گر ہے - آدمیون کو آپس مین ایک دوسرے

دیکھائی دیتے ھین - ھوسکتا ھے اپنے زمانہ مین وہ بھی جوبن والی ھو مگر اسوقت تو اوسکا کہین نام نشان بھی نہین - گیلے کپڑے بہت میلے اور سو جگہہ سے لیرلیر ھو رھے ھین - بکھرے ھوے گیلے بال برسون کے روکھے دکھائی دیتے ھین - آنکھون مین گڑھے پڑے ھوے ھین مگر اسوقت وہ مندی ھوئی ھین - سانس چل رھی ھے پراوسان نہین ھین - معلوم ھوتا ھے کہ موت پاس آن لگی ھے *

ھرمنی نے پوچھا "باواجی اسے کہان پایا ؟" سادھو نے ساری کہانی دوھراکے کہا "مین دیکھتا ھون اسکی موت آپہنچي ھے - مگر سینک سانک کرنے سے بچ جاے تو بچ بھی سکتي ھے - جیسا مین کہون ویسا ھي کرکے دیکھو" *

سادھونے جیسا کہا ھرمني نے ویسا ھي کیا - گیلے کپڑون کی جگہہ ایک سوکھا کپڑا ڈھونڈ ڈھانڈ کے لاکے اوڑھا دیا - بدن اور بالون کا پاني سوکھے کپڑے سے پوچھدیا پھر آگ جلاکے تاپنے لگي - سادھوجي بولے "ایسا معلوم ھوتا ھے کہ دیر سے کچھہ کھایا پیا نہین ھے - گھر مین دودہ ھوتو گھونٹ گھونٹ کرکے پلانے کي کوشش کرو *

ھرمني کے یہان گاے پلي تھي دودہ گھر مین موجود تھا - گرم کرکے تھوڑا تھوڑا پلانے لگی - دودہ پیٹ مین پہنچا تو عورت نے آنکھین کھولدین - یہہ دیکھتے ھی ھرمنی نے پوچھا "مائی تم کہان سے آرھی اور کہان جارھی تھین ؟"

ہوش مین آنیوالی بولی "پہلے یہ تو بتاؤ کہ مین ہون کہان ؟"

سادھوجی بولے "تمہین سڑک پہ بے ہوش پڑا پا کر یہان اوٹھا لایا ہون - کہان جانا چاہتی ہو؟"

عورت بولی "بہت دور"

ہرمنی — تمہارے ہاتھون کو تو مہدی لگی ہے - کیا سہاگن ہو؟ - بیمارکی بہوون مین یہہ سنکے بل پڑگئے - ہرمنی کا دل ہلگیا - سادھوجی نے پوچھا "مائی تمہین کیا کہکے پکارین ؟ - دکھیاری تھوڑی سی ہچر مچر کرکے بولی "میرا نام سورج مکھی ہے" *

پینتیسوین فصل

آس کی پگتی ندی پر

سورج مکھی کے بچنے کی آس نتھی - بیماری کے علامے سادھوجی کی اپنی سمجھہ مین نہ آے تو دوسرے دن سویرے سویرے گاون کے بید کو بلا بھیجا *

رام کرشن بڑا سمجھدار آدمی تھا - اور بیدک کا بہت ہی اچھا جاننے والا - دوا دارو کے کام مین سارے گاون مین اوسکا ڈنکا بجتا تھا - بیماری کے علامون کو دیکھہ بھالکے بولا "انہین کہانسی ہے اوراوپرسے بخار - جان جوکھونکا روگ ہے مگر ایشور بچائین تر بچ بھی سکتی ہین *

یہ سب باتین سورج مکھی کے پیٹھہ پیچھے ہوئین - بیدنے دوا کا سب بندوبست کردیا مگر یہ دیکھکر کہ دکھیا کا اپنا پرایا کوئی نہین فیس کا نام نہ لیا - رام کرشن ایہلیت کہال نوپاز نہ تہا - بید اوتھکے چلا گیا تو سادھو جی نے ھرمنی کوبھی کسی کام کے بہانہ سے کھسکا دیا اور کام کی باتین کرنیکو سورج مکھی کے پاس آبیٹھے وہ بولی " باواجی آپ میرے لئے اتنی دوڑ دھوپ کیون کرتے ھین میرے لئے اتنے بکھیڑے مین پڑنے کی ضرورت نہین " *

سادھو جی — بکھیڑا کیسا میرا تو کام یہي ھے - اپنا پرایا تو کوئي رکھتا نہین سادھو ھون - دوسرون کا بھلا کرنا ھي میرا دھرم ھے تمھارے کام نہ آتا تو تم جیسے کسي اور کے کام مین لگا ھوتا *

سورج مکھي— تو مجھے چھوڑئے آپ کسي اور ھي کے کام آئے اور کسي کا بھلا کر توسکئے گا میرا بھلا توکر ھي نہین سکتے *

سادھو جي— یہ کیون ؟

سورج مکھي— بچنے مین میرے لئے بھلائي نہین - مرناھي اچھا ھے کل رات سڑک پر گرپڑی تھي تو بہت آس بندھي تھي کہ اب مرجاؤنگي - آپ نے مجھے بچایا ھی کیون ؟

سادھو جي— مائي مین کیا جانتا تھا کہ تم ایسي دکھہ مین ھو مگر کیسا ھي دکھہ کیون نہو آپ کو مارنا بڑا پاپ ھے

کبھي اپنے ھاتھون جان نکھونا - آپ کو مارنا
دوسرے کو مارنے کی برابر ھي ھے *
سورج مکھي ـــ میننے کب آپ کو مارنا چاھا؟ میری موت
تو آپ سے آپ ھي سرپر آکھڑی ھوئي تھي
اسی لئے آس بندھي تھی - مگر ھاے میرے لئے
مر کے بھی چین نہین *
" مر کے بھی چین نہین " کھتے ھی اوسکے گلے مین
پھندے لگنے لگے - آنکھون سے آنسون ٹپک پڑے - سادھوجی
بولے " مین دیکھتا ھون جتنی بار مرنے کا نام آیا اوتنی ھي
بار تمھاری آنکھون سے آنسو گرے پھربھی کھتي ھو کہ مرنا
چاھتی ھون - مائی مین تمھارے بیٹے کی جگھہ ھون - اپنا بچہ
سمجھکر جو کچھہ تمھارے جی مین ھو کھولکے کھو - تمھارا دکھہ
مٹانے کو جیسا کھو ویسا ھی کیا جاے - یھی بات کھنے کے
لئے مین ھرمنی کو بھانہ سے چلتا کرکے تمھارے پاس آیا ھون
بات چیت سے پایا جاتا ھے کہ تم کسی بڑے گھرانے کی
بھوبیٹی ھو - یہہ بھی مین سمجھہ گیا ھون کہ تمھارے
جی کو کوئی بھاری دکھہ پھنچا ھے پہر مجھسے کھہ کیون نہین
دیتین - اپنا بچہ سمجھکے کھدالو *
سورج مکھی نے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کے کھا " اب
مرنے کو تو بیٹھی ھی ھون شرم کئے سے کیا ھوگا؟ میرے
جی مین اور کوئی بھی دکھہ نہین - دکھہ ھے تو یھی کہ

کیا هو چکا ؟ سکھہ چین ؟ وہ تو اوسیدن جا چکا تھا کہ سورج مکھی گھر سے نکل کھڑی هوئی - تو پھر اب کیا جاتا رھا ؟ آس - جبتک آس لگی رهتی هے کچھہ نہین جاتا - آس گئی کہ سب گیا *

نگندر آج سب سے هاتھہ دهو بیٹھا - پلنگر گوبند پور کو جا رھا هے گھر مین رهنے بسنے کے لئے نہین بلکہ گھر کے سب دھندون کو نبٹا کر سارے کھڑاگ کو ٹھکانے لگا کر جنم جنم کو اون سے پنڈ چھوڑانے کے لئے - بہت سے بکھیڑے هین - چیز بس کو ٹھکانے لگانا هے - گھر بار مالک میراث کا کاغذ بہن کے بیٹے ستیش چندر کے نام کرنا هے - وکیل کے یہان جاے بن اوسکی لکھا پڑی نہوسکیگی - گھر کا سب سامان کمل منی کو دینا اور سمیت سماتکے اوسکے یہان کلکتہ بھیجنا هے - صرف تھوڑے سے نوٹ پاس رکھنے هین کہ جو دو چار برس کی زندگی هو اونہین سے نبھ کا خرچ چل جاے - کند نندنی کو کمل منی کے پاس بھیجنا هے - جائداد کی آمدنی اور خرچ کے کاغذ سریش چندر کو سمجھانا پڑھانا هے - سورج مکھی جس پلنگ پر سویا کرتی تھی اوسپر لیٹ کر تھوڑی دیر آنسو بہا کے جی کی بھڑاس نکالنی هے - اوسکا گہنا پاتا سب ساتھہ لانا هے وہ کمل کو دینے کو جی نہین چاھتا - اپنے ساتھہ رکھنا هے کہ جہان کہین جانا هو ساتھہ ساتھہ لئے پھرے اور جب وقت برابر هوجاے تو اونہین دیکھتے دیکھتے دم دیدے - یہہ سب

کام نبڈا کے جی مین ھے کہ جنم بھر کو گھر سے مونھہ موڑ کے پھر دیس دیس گھومتا پھرے اور جتنے دن جئے دنیا کے کسی نہ کسی کونے بچالے مین چھڑے چھڑے کاٹدے

یون جی مین ادھیڑ بن کرتا کھچڑی پکاتا پالکی مین بیٹھا چلا جا رہا ھے - پالکی کا دروازہ کھلا ھوا ھے - کاتک کی چاندنی رات ھے آسمان تارون سے پٹا پڑا ھے - سڑک کے کنارے بجلی کا تار ھوا کے سپاٹے سے جھنجھنا رہا ھے - آج کی رات اوسے کوئی تارا ایک آنکھہ نہین بھاتا - چاندنی کھر کھری لگتی ھے جس چیز پر آنکھہ پڑتی ھے آنکھون مین کانٹا سی کھٹکتی ھے - دنیا بھی کیا پتھر کا کلیجہ رکھتی ھے - سکھہ چین کے دنون مین جو رنگ روپ دکھایا اور دل لبھایا کرتی تھی آج وھی سوبھا کیون دکھا رھی ھے ؟ جس دوب پر چاند کی کرنون کا اوجالا دیکھکر جی ٹھنڈا ھوا کرتا تھا وہ آج بھی اوسی طرح کیون جھلک رھی ھے ؟ آج بھی آسمان ویسا ھی نیلا بادل ویسے ھی سفید تارے ویسے ھی جگمگاتے اور ھوا ویسی ھی اٹکھیلیان کرتی ھے - ڈھور ویسے ھی چر رھے ھین - آدمی ویسے ھي ھنسي دل لگي مین لگے ھوئے ھین زمین ویسي ھي گھوم رھي ھے - زندگي کے سوت ویسے ھي بے روک پڑے بہہ رھے ھین - دنیا کي یہ بے دردی اب تو سھي نہین جاتي زمین پھٹ کیون نہین جاتي اور اوسے نگل کیون نہین لیتي ؟ سوچ کے دیکھتا ھے تو سب اپني ھی کھوٹ نظر آتی ھے

ابھی تین تیس ھی برس کی تو عمر ھوئی ھے اور اسی مین
کچھ بھی نرھا ھاتھ جھاڑ کے بیٹھ گیا - ایشور نے اوسے
جو کچھ دیا تھا اوس مین سے تو کچھ بھی مٹنے والا نہ تھا
جن جن چیزون سے آدمی کو سکھ ھوتا ھے اوسے جتنی دی تھین
شاید ھی اور کسی کو دی ھون - روپیہ پیسہ حکومت اور
عزت دنیا مین پاون رکھتے ھی معمول سے بڑھکے پائی تھین
سمجھ جسکے بغیر ان سب چیزون سے بھی آدمی کو سکھ نہین
ھوتا اوسکے دینے مین بھی داتا نے کنجوسی نہ برتی تھی
لکھانے پڑھانے مین مان باپ نے کوئی کسر اوٹھا نرکھی تھی
اوس سے بڑھکے پڑھا لکھا کون تھا ؟ رنگ روپ کس بل تندرستی
ملنساری لوگون کے ساتھ پیار محبت یہہ سب بھی پرمیشر نے
اوسے بے ناپ تول دئے تھے - ان سب سے بڑھکے مشکل سے ھاتھ
لگنے والا دھن اور اس دنیا کی ایک ھی انمول چیز پیاری
چاھنے والی بیوی ھے - قسمت سے وہ بھی اوسکے ھاتھ آگئی تھی
دنیا مین دوسرا کون تھا جسے سکھ چین کی اتنی چیزین
ملی ھون ؟ پھر بھی آج اوس جیسا بپتا مین پھسنا ھوا اور
کون تھا ؟ آج دھن دولت عزت آبرو رنگ روپ جوانی لکھا پڑھا
سمجھ بوجھ سب دیکر اپنی پالکی کے کسی کہار سے بھی حالت
بدل سکتا تو سمجھتا کہ سرگ (جنت) مین پہنچ گیا - کہار کیا اوسکے
تو جی مین آرھا تھا کہ جیل مین کوئی خونی بھی ایسا نہوگا کہ
مجھسے بڑھکے سکھی اور اچھا نہو - اوس نے تو کسی غیر کو

مارا ہو گا مگر میں نے تو سورج مکھی کو مار ڈالا - جینے من کو مار کے رکھا ہوتا تو وہ پردیس میں جاکے کیوں مرتی ؟ کون ماں باپ بھائی کا مار ڈالنے والا ہے جو مجھ سے بڑھکے پاپی ہو میں سورج مکھی کا مارنے والا ہوں اور سورج مکھی کیا میری نری بیوی ہی تھی ؟ نہیں وہ تو میرے لئے سب ہی کچھ تھی - رشتہ میں بیوی، یارانہ کو بھائی، دل رکھنے کو بہن، جی بہلانے کو گھر والی، مامتا میں ماں، ادب کرنے میں بیٹی، ہنسی دل لگی کو ہمجولی، صلاح دینے کو گرو، اور سیوا کرنے کو لونڈی تھی - ہائے سورج مکھی! ایسی بیوی کسے ملی جینے کا سہارا، گھر کی لچھمی، جی کا دھرم، گلے کا چندن ہار، میری آنکھوں کا تارا، کلیجہ کا ٹکڑا، جسم کے لئے جان، اور جان کے لئے سب کچھ - خوشی کی او بہارنے والی، دکھ درد میں ڈھارس دینے والی، کام کے وقت جی بڑھانے والی اور پریشانی میں سمجھانے بجھانے والی - اور دنیا میں ایسا کون ہے؟ دیکھنے میں اوجالا، سننے میں راگ، سونگھنے میں ہوا، اور چھونے میں ایک دنیا - میرے اس زمانہ کا سکھ، گذرے ہوے کی یاد، اور آنیوالے کی آس اور اوس جہان کی بھلائی تھی - میں تھیرا بندر موتیوں کی قدر کیا جانتا ؟

ایکا یکی دھیان میں آیا کہ میں تو چین سے پالکی میں چڑھا جا رہا ہوں مگر سورج مکھی تو پیدل چلتے چلتے بیمار پڑ گئی تھی - جھٹ پالکی سے اوتر پیدل چلنے لگا - کہار خالی پالکی

پیچھے پیچھے لے چلے - تڑکے تڑکے جس بازار میں پہنچا وہیں سے پالکی کو چھوڑ کہاروں کو چلتا کردیا - جتنا راستہ رہگیا تھا پیدل کاٹا *

پھر جی میں آیا جتنی زندگی رہتی ہے سورج مکھی کے خون کا اوتارا دینے میں کاٹونگا - کیا اوتارا ؟ گھر چھوڑنے کے بعد سے جو جو سکھ چین سورج مکھی سے چھوٹ گئے سب سے ہاتھ اوٹھاونگا - لاؤ لشکر دھن دولت بھائی بند کسی کا ساتھ ندونگا گھر سے نکلکے جو جو تکلیفیں سورج مکھی نے اوٹھائیں سب ایک ایک کرکے جھیلونگا - گوبندپور سے دیس دیس مارا پھرنے کو نکلا تو پیدل ہی چلا کرونگا - چنی بھوسی کھایا کرونگا اور کسی پیڑ کے تلے یا ٹوٹے پھوٹے اوجاڑ کھنڈر میں پڑ رہا کرونگا - اور کیا اوتارا ؟ جہان کہیں کوئی بے اسرا بے سہارا عورت نظر پڑیگی تو اوسکی مدد کرنے میں جان کھپا دیا کرونگا خون پانی ایک کردیا کرونگا - اپنے خرچ کے لئے جو روپیہ ساتھ لونگا اوس میں سے اتنا اوٹھا کے کہ جیتا رہوں جو کچھ بچیگا سب دکھیاریوں کی سیوا میں اوٹھایا کرونگا - ستیش کے نام جو جائداد کا کاغذ کرونگا اوس میں بھی لکھدونگا کہ میرے جیتے جی اوسکی آدھی آمدنی بے سہارا عورتوں کی مدد کرنے میں اوٹھایا کرے - اچھا پاپ کا اوتارا تو مان لیا کہ ہوگیا دکھ کا اوتارا کیا ہوگا ؟ دکھ کا اوتارا تو مرنا ہی ہے - دکھ تو مرکے ہی مٹ سکتا ہے - آونا یہی اوتارا کیوں ندوں ؟ ہاتھ آنکھوں پر رکھکے اور پرمیشر کو پکار کے مرنے کی دعا مانگنے لگا *

اونتالیسوین فصل

سب مٹ گیا نہ مٹی تو بے کلی

پھر رات جا چکی تھی - سریش چندر بھٹیک مین اکیلا بیٹھا تھا کہ اتنے مین نگندر پیدل سامنے آکھڑا ہوا - ھاتھہ مین جوکرمچ کا بیگ تھا اوسے دور پھینکدیا اور چپکے سے ایک کرسی گھسیٹکر بیٹھہ گیا - سریش چندر اسکا اوداس کمھلایا ہوا مونھہ دیکھکے ڈر گیا - کچھہ سمجھہ مین نہ آتا تھا کہ کیا پوچھے - جانتا تھا کہ سادھو جی کا خط اوسے کاشی مین ملگیا تھا اور خط پا کر مدھو پور گیا تھا کیونکہ یہ سب باتین وہ آپ اوسے لکھکر کاشی سے چلا تھا - جب دیکھا کہ نگندر نہ مونھہ سے بولے نہ سر سے کھیلے تو اوٹھکر اوس کے پاس جا بیٹھا اور ھاتھہ پکڑ کے کہا " نگندر بھیا تمہین یون چپ چاپ دیکھکر تو کلیجہ مونھہ کو آتا ھے - کہو مدھو پور گئے تھے ؟

نگندر " گیا تھا " کہکے پھر چپ ھوگیا اور کچھہ نہ کہا *

سریش بھچک گیا اور پوچھا " سادھو جی ملے کہ نہین ؟ "

نگندر—نہین

سریش—سورج مکھی کی کچھہ خبر ملی کہ کہان ھین ؟

نگندر نے آسمان کیطرف اونگلی اوٹھا کے کہا " سرگ (جنت) مین " *

سریش چپ ھو رھا - نگندر بھی مونھہ نیچا کئے چپ بیٹھا رہا تھوڑی دیر مین سر اوٹھا کے بولا " شاید تم سرگ کو نہین مانتے - نہ مانو مین تو مانتا ھون "

سریش جانتا تھا کہ نگندر آگے سرگ ورگ کو نہ مانتا تھا - سمجھہ گیا کہ اب ماننے لگا ھے اور یہ سرگ چاھت اور درشن کی پیاس کی گڑھی ھوئی ھے - جی کسیطرح نہین مانتا کہ سورج مکھی کھین بھی نہین - ھان یہ مانکر کہ سورج مکھی سرگ مین ھین جی کو بڑی ٹیک سے لگتی ھے *

دونون چپ ساد ھے بیٹھے رھے - سریش جانتا تھا کہ یہ دلاسا دینے کا وقت نہین - دوسرے کی بات ھی زھر لگیگی بلکہ یھی سوچکے کہ دوسرے کا پاس بیٹھنا بھی برا لگتا ھوگا سریش اوسکے لئے سونے بچھونے کا بند بست کرانے کو اوٹھا - کھانے کو کھنے کی ھمت نہ پڑی جی مین کھا اسکا بوجھہ کمل کے سر ڈالونگا *

کمل نے جو سنا کہ سورج مکھی دنیا مین نہین توکوئی بوجھہ ھي اپنے سر نہ لیا - ستیش کو اکیلا چھوڑ رات بھر کے لئے آنکھون سے اوجھل ھوگئي - اوسے بال بکھیرے خاک پر لوٹتے اور روتے پیٹتے دیکھکر کھلائي چپکے سے ستیش کو اوسکے پاس چھوڑ کے کھسک آئي - ستیش مان کو خاک پر لوٹتے اور آنسو بہاتے دیکھکر پہلے تو چپ چاپ پاس بیٹھا رھا - پھر اپنی ننھی سی پھول کو شرما نیوالی اونگلي مان کي ٹھوڑی کو لگا کے مونھہ اوٹھا نے کي کوشش کرنے لگا - مان نے سر تو اوٹھا لیا مگر مونھہ سے کچھہ نہ کھا - اوسکا جي خوش کرنیکو بچہ نے اوسکا مونھہ چوم لیا مان نے اوسکے بدن پر ھاتھہ پھرا کے پیار کیا مگر نہ کوئي بات کھي

نہ موںہہ چوما - اسپر ستیش ماں کے گلے مین باھین ڈالکے گودمین لوٹ لگا گیا اور رونے لگا - ایشور کے سوا بچہ کے جي مین کون گھس سکتا اور جان سکتا ھے کہ وہ کیون رویا *

آخر اپني ھي سمجھہ پر بھروسہ کر کے سریش نے تھوڑا سا کھانا ایجا کے سامنے رکھدیا - وہ بولا " اسکے تو ضرورت نہین مگر تم ذرا یہان بیٹھو بہت سي باتین کہني ھین - بلکہ اسي لئے آیا ھون "

اسکے بعد جو کچھہ رام کرشن سے سنا تھا سب اوس کے آگے دوھرایا اور آگے کے لئے جو جو کچھہ سوچا تھا وہ بھی سب کہا *

سریش چندر بولا " تعجب ھے کہ راستہ مین سادھو جي سے تمھاری منڈ بھیڑ نھوئي - کل ھي تو وہ تم کو ڈھونڈتے ھوے کلکتہ سے مدھو پور گئے ھین "

نگندر—این ! سادھو جي کو تم کیا جانو ؟

سریش—وہ بڑے ھی اچھے آدمي ھین - تمھین جو خط لکھا تھا اوسکا جواب جب نہ پایا تو آپ تمھین ڈھونڈتے گوبند پور پہنچے وھان تم تو نہ ملے مگر سنا کہ اونکا خط تم کو کاشي بھیجدیا جائیگا اور وھین تمھین ملجائیگا - اسلئے آگے گھبرانا اور تاپڑتے پھرنا بیکار سمجھکے اونھون نے اور نہ کسي سے کچھہ کہا نہ سنا پرشو تم کو چلے گئے - وھان سے پلٹتے ھوے پھر گوبند پور آے کہ تمھارا حال معلوم کرین - وھان تمھارا حال تو کچھہ بھي نہ معلوم ھوا اتنا سنا کہ مجھسے معلوم ھو سکتا ھے - اسلیے پرسون میرے پاس آے

میننے تمھارا خط دکھا یا تو کل تم سے ملنے کے بھروسہ پر مدھوپور چلدئیے - رات ھي تم سے ملنے کي بات تھي *

نگندر — مین رات رانی گنج مین نتھا - سورج مکھی کی
کوئی بات بھی انہون نے تم سے کہی ؟

سریش — کل سب کہونگا *

نگندر — تم سمجھتے ھو کہ سنکے میرا جی اور دکھیگا - کہو کہو
میرے دکھہ مین اور بڑھوتری ھو ھی نہین سکتی
سریش چندر نے سادھوجی سے سورج مکھی کے
سڑک پرپڑے ملنے' بیمار پڑنے' اور دوا دارو سے بھلی
چنگی ھونے پر آجانے کی بابت جو کچھہ سنا تھا
دوھرا دیا مگر بہت سی باتین اوڑا کے - اوس نے
جو جو دکھہ سہے تھے اونکا نام تک نہ لیا *

نگندر سنکر گھرسے نکل کھڑا ھوا - سریش پیچھے پیچھے ھو لیا مگر اوس نے کھسیانا ھو کے روکا اور لوٹا دیا - دو پہر رات گئے تک وہ پاگلون کیطرح سڑکون پر مارا مارا پھرتا رھا چاھتا تھا کہ لوگون کے ریلے مین پڑکر آپ کو بھول جاے مگر ریل پیل اوسوقت کم ھوگئی تھی اسلئے آپ کو بھلا نے نہ بنی - پھر سریش کے گھر لوٹ آنا پڑا اور وہ پھر پاس آ بیٹھا نگندر بولا "اور بھی بہت سی باتین ھین - سادھوجی نے اون سے یہہ بھی تو سنا ھوگا کہ کہان کہان گئین اور کیا کیا کیا کیا تم سے اونہون نے اور کچھہ نہ کہا ؟"

سریش — اب آج یہہ باتین جانے دو - ذرا جی تھرا ھوا ھے آرام کرلو *

نگندر نے تیوری مین بل ڈالکے ڈپٹکر کہا " کہتے ھو کہ نہین " ؟ سریش نے اوسکے موںہہ کیطرف نظر کی تو دیکھا پاگل سا ھورھا ھے - موںہہ بجلی کو پیٹ مین رکھنے والے بادل کیطرح کلجھوان پڑگیا ھے - ڈر کے بولا " کہتا ھون " نگندر کی باچھین کھل گئین - سریش نے کہانی کو چھوٹا کر کے کہا پہلے تو وہ پیدل چھوٹے چھوٹے سفر کرتی ادھر ھی کو آرھی تھین "

نگندر — کتنا راستہ روز کاٹ لیتی تھین ؟

سریش — کوس ڈیڑہ کوس *

نگندر — گھر سے تو وہ ایک پیسہ بھی لیکر نہ نکلی تھین گذارا کسطرح ھوتا تھا ؟

سریش — کسی دن بھوکون مرنا کسی دن بھیک........ ھائین ھائین - کیا پاگل ھوگئے ھو ؟

اوس نے یہہ ڈانٹ نگندر کو اسلئے دی کہ دیکھا وہ اپنے ھاتھون سے اپنا گلا گھونٹ رھا ھے - بولا " مرنے سے کیا ھوگا کیا سورج مکھی ملجائینگی ؟" یہہ کہکے نگندر کا ھاتھ اپنے ھاتھ مین لے لیا - وہ بولا " کہے جاو " *

سریش — جبتک تم ٹھیرے ھوے جی سے نہ سنوگے مین کچھ نہین کہنے کا *

مگر سریش کی بات نگندر کے کان مین پہنچی ھی نہین

اوسکے اوسان جا چکے تھے - آنکھین میچے سرگ مین پہنچی
ہوئی سورج مکھی کا دھیان کر رھا تھا - اور دیکھ رھا تھا کہ وہ
موتیون جڑے سنگھاسن مین رانی بنی بیٹھی ھے - چارون
طرف پھولون سے پیدا ہونیوالے پرند اوڑ رھے ھین اور بین
کے سے سرون مین گا رھے ھین - اوسکے پاون کے تلے سیکڑون
کنول کھلے ھوے ھین - سنگھاسن کے اوپر چھتری مین سیکڑون
چاند چمک رھے ھین - ارد گرد ہزارون تارے جگمگا رھے ھین
آپ کو دیکھا کہ ایک اندھیری کوٹھری مین پڑا ھوا ھون
جوڑ جوڑ دکھتا ھے - بہوت پریت بیتون سے مار رھے ھین -
سورج مکھی اونہین اونگلی کے اشارے سے روکتی ھے *

طرح طرح کے جتن کر کے سریش اوسے ھوش مین لایا
آپے مین آتے ھی وہ زور سے چیخا " سورج مکھی! جی‌جان سے
پیاری تم کہا ن ھو؟ " اوسے یون چلاتے سنکر سریش سن
ھوگیا اور بھچککر چپ چاپ بیٹھا رھگیا - تھوڑی دیر مین وہ
ٹھیک اپنے پہلی حالت پہ آ کے بولا " کہے جاو " *

سریش نے ڈرتے ڈرتے پوچھا " اب اور کیا کہون؟ "
نگندر — کہو کہو نہین تو ابھی جان دیدونگا *

سریش ڈر کے مارے پھر کہنے لگا " سورج مکھی کو بہت دن
یون تکلیف نہ اوٹھانی پڑی - ایک پیسہ والا برھمن بیوی سمیت
کاشی کو جاتا تھا - کلکتہ تک ناومین جا رھا تھا - سورج مکھی
ایکدن ایک پیڑ کی جڑمین لیٹی ھوئی تھین کہ برھمن اور برھمنی

بھی کھانا پکانے کے لئے وھین اترے - سورج مکھی اور برھمنی مین بات چیت ھوئی - اونکی گت دیکھکر اور چال چلن پر لوٹ ھو کے برھمنی نے اونھین ناو مین لے لیا کیونکہ باتون باتون مین اونکے مونھہ سے نکل گیا تھا کہ مین بھی کاشی جانیوالی ھون *

نگندر—برھمن کا نام کیا اور گھر کہان ھے ؟

جی ھی جی مین اوس نے نہ جانے کیا بات ٹھہرائی - اسکے بعد پوچھا " ھان پھر کیا ھوا ؟ "

سریش—اوس کے کنبے مین ملکر سورج مکھی برھمنی تک برھمن کے ساتھہ گئین - کلکتہ تک ناو مین کلکتہ سے رانی گنج تک ریل مین اور رانی گنج سے بیل گاڑی مین - یہان تک پیدل چلنے کی تکلیف نہ اوٹھانی پڑی *

نگندر—اسکے بعد کیا برھمن نے اونھین ساتھہ سے الگ کر دیا *

سریش—نہین اونھون نے آپ اون لوگونکا ساتھہ چھوڑدیا - کاشی جانے کو جی ھی نہ چاھا - تمھین بن دیکھے کب تک رھسکتی تھین - تمھین دیکھنے کو جی ایسا بے چین ھوا کہ برھمنی سے پیدل پلٹ پڑین *

یہ کہتے ھی کہتے اوسکی آنکھون مین آنسو بھر آے اور نگندر کا مونھہ تکنے لگا - اوسکے آنسوون سے نگندر کو بے حد فائدہ پہنچا سریش کے گلے لگ کے اور کاندھون پہ ھاتھہ رکھکے رونے لگا جب سے اوسکے یہان آیا تھا ابتک اوسکی آنکھہ سے آنسو نہ ٹپکا تھا اوسکا سوگ رونے سے باھر تھا - اب اوسکا رکا ھوا ریلا بہ نکلا

دیر تک اوسکے کاندھے پر سر ٹیکے بچون کیطرح بلک بلک کے روتا رہا
جی بہت کچھہ ہلکا ہوگیا - جس سوگ مین رونا نہ آے وہ
جم کا بلاوا ھے *

پھر اس نکلنے کے بعد اوسکا جی ذرا ٹھیرا تو سریش بولا " اچھا
اب جانے دونا - آج اس کتھا کے بکھاننے کی ضرورت کیا ھے ؟ "
نگندر بولا " اور کہو گے بھی کیا - اور اونپر جو جو بیتی سب میری
آنکھون مین پھر رھی ھے - برھئی سے اکیلی پیدل مدھو پور
آئین - پیدل چلنے کی تھکن بھوک دھوپ مینھہ اور اور بہت سے
دکھون سے بیمار ھوکر وہ سڑک پر مرنے کو پڑ گئین *

سریش پہلے تو چپ رھا - پھر کہنے لگا " بھئی کیون بیکار
ان باتون کو سوچتے ھو - تمہارا اس مین کیا قصور ؟ تم نے اونکی
بے مرضی کوئی بات تھوڑی کی - جس مین اپنا قصور نہو
اوسپر پچتانا سمجھدار آدمی کا کام نہین " *

یہ بات نگندر کی سمجھہ مین نہ آئی کیونکہ وہ جانتا تھا
کہ سب میرا ھی قصور ھے - مینے زھریلے درخت کا بیج دل سے
اوکھاڑ کیون نہ پھینکا ؟

چالیسوین فصل

هیرا کے زهریلے درخت کا پهل

هیرا نے انمول موتی کوڑیون کے مول بہادیا - برسون کڑیان
جھیلکے دھرم پالا جاتا ھے مگر ایکدن کی بے پرواھی سے اوسکا

ناس ہوجاتا ھے - ہیرا کی بھی یہی حالت ہوئی ۔ جس دھن دولت کے لالچ مین اوس نے یہ انمول موتی لٹادیا وہ ایک جھنجھی کوڑی نکلی کیونکہ دیبندر کی چاہ ریلے کے پانی کیطرح تھی کہ جیسا ندلا ہوتاھی ویساھی پلک جھپکتے اوتر جاتاھے - دودن مین ریلے کا پانی اتر گیا اور ہیرا کو کانپ مین اندھا چھوڑ گیا - نام پر مرنے والا کنجوس مکھی چوس جسطرح جان کھپا کے کمائے ہوے روپیہ پیسہ کی مدتون رکھوالی کرکے بیٹے بیٹی کے بیاہ برات مین ایکدن کی خوشی کے لئے اوتہا اور اوڑا دیتا ھے اوسیطرح اوس نے اتنے دنون بڑی چوکسی سے دھرم کی رکھوالی کرکے ایکدن کے چین کے لئے اوسکا ناس کرڈالا اور جنم کے مکھی چوس کیطرح ھمیشہ رھنے والے پچھتاوے کی سڑک پر آن کھڑی ہوئی دیبندر نے جب اوسے ویسے ھی چھوڑا جیسے کوئی کھلاڑی لڑکا کسی کچے پھل کو تھوڑا سا چکھکے پھینکدے تو اوسکے جی پہ بڑی چوٹ لگی - اور خالی چھوڑنا ھی تو نتھا دیبندر نے تو اوسکی وہ بے آبروئی کی وہ دل دکھایا کہ کمینی سی کمینی عورت بھی اوسے نہ سہہ سکتی تھی *

آخری دن جب وہ دیبندر سے ملی تھی تو اوس کے پاون پکڑ کے اور گڑگڑا کے کہا تھا " اور جوجی چاھے کرنا مگر لونڈی کو پیٹھ ندکھانا اور مونھہ نموڑنا " - اوس نے جواب دیا " مینے جو تمھاری اتنی للو پتو کی اتنا بانس پر چڑھایا تو صرف کند نندنی کے لالچ مین - اوس سے ملا سکو تو تم سے بھی ملتا رھونگا نہین تو

سمجھو یہین تک کا میل جول تھا - تم جیسی ناک چوٹی گرفتار تھین ویسا ھی میئنے تمھین پھل چکھا یا - اب یہ نیل کا ٹیکہ ماتھے پر لئے ٹھنڈی ٹھنڈی گھر سدھارو *

هیرا کی آنکھون مین مارے غصہ کے اندھیرا آگیا - جب ذرا اوسان ٹھکانے ھوے تو دیبندر کو اوسکے مونھہ پر کھڑی ایک ایک مونھہ مین ھزار ھزار سنانے لگی - اور وہ وہ کوسنے کالیان دین کہ چار ھاتھہ کی زبان والی پرلے سرے کی لچیان ھی دینا جانتی ھین - دیبندر آپے سے نکل گیا اور لات مار کے نکال باھر کردیا ھیرا تو پاپن ھی تھی مگر وہ پاپی بھی تھا اور تھور بھی - یہ پھل تھا جو اون کی چاہ بڈاہ کے درخت مین لگا *

لات کھا کے ھیرا گھر کو نہ گئی - سیدھی ایک چنڈال (وہ ھندو جسکا باپ شدر اور ماں برھمنی ھو - ایک بہت ھی ذلیل ذات کا نام) کے یہان پہنچی جو چنڈا اون اور نیچ ذات کے لوگون کی دوا دارو کیا کرتا تھا - دوا دارو کیا یون کہنا چاھئے کہ زھر کی گولیان دیکر لوگونکی جان لیا کرتا تھا - ھیرا نے اوسکے گھر پہ جاکر دروازہ کھٹکھٹایا اور جب وہ باھر نکلا تو چپکے چپکے کہنے لگی " ایک گیدڑ روز میری ھانڈی کھا جایا کرتا ھے - ناک مین دم کر رکھا ھے - جبتک اوسے مار نہ دھرون جان بچتی نہین دکھائی دیتی - جی مین آتا ھے کہ بھات مین زھر ملاکے رکھہ چھوڑون اب کے ھانڈی چاٹنے آے تو زھر کھا کے جان سے جاے - سنا ھے

تمہارے پاس طرح طرح کے زہر رہا کرتے ہیں - کوئی ایسا زہر دو نا کہ کہانے کے ساتھہ ہي ڈھیر ہو جاے *

گیدڑ کی بات چنڈال کے جي کو نہ لگی - کہنے لگا " تمہین جو چاہئے میرے پاس ہی تو سہی مگر بیچ نہین سکتا - پولیس کے کان مین بہنک پڑگئی کہ زہر بیچا ہے تو دھر لیا جاؤنگا " وہ بولی " اسکا ذرا بہی ڈر نکرو - دیوتا اور گنگا مائی کی سوگن کہاتی ہون کہ کسی کو کانو کان خبر نہونے پائیگی - بس اتنا دیدو کہ دو گیدڑ مرجائین - پچاس روپیہ دونگی " *

چنڈال سمجہہ تو اچہی طرح گیا کہ یہ کسی کی جان لیا چاہتي ہے مگر پچاس روپیہ کے لالچ سے پالا ہارگیا - زہر بیچنے پہ گلا دھر دیا - ہیرا نے روپیہ گہر سے لاکر اوس کے ہاتھہ مین پکڑاے اوس نے جان لیوا ہلاہل کاغذ مین لپیٹ پڑیا بنا کے اوسکے ہاتھہ پہ رکہدیا - چلتے چلتے ہیرا بولی " دیکہو کسی کے آگے یہ بات مونہہ پہ نہ آنے پاے نہین میرے تمہارے دونون ہی کے لئے برا ہوگا " - چنڈال نے کہا " بہلا ایسا ہو سکتا ہے ؟ کبہي نہین مین تو یہ بہی نہین جانتا کہ تم ہو کون " - یہ سنکے ہیرا نچنت نڈر ہو کے گہر کو چلدی *

گہر پہنچکر پڑیا ہاتھہ مین لئے پہوٹ پہوٹ کے روئی - پہر آنسو پونچہکر یون جی سے باتین کرنے لگی " مینے کونسا برا کام کیا ہے کہ زہر کہا کے جان دون ؟ جس نے میرا ناس لگایا ہے اوسی کو نہ کہلاؤن - مین کیون مرون ؟ یہ زہر مین نہ کہاؤنگی - یا وہ

کہائیگا جس نے میری یہ درگت بنائی ھے یا اوسکی چاھیتی کند نندنی - دونون مین سے ایک کو مار کے مرنا پڑا تو آپ بہی جان دیدونگی " *

اکتالیسوین فصل

ھیرا کی نانی بڈھی
تکّل ھی یا کہ گدّی
چلتی ھی اتّو کرتی
پاون اینڈے بینڈے دھرتی
دانتون سے توڑے پتہر
کہائے کٹہل بہتر

ھیرا کی نانی لٹہیا ٹیکتی کوب نکالے چلی جارھی ھے پیچھے پیچھے بچون کے ٹڈی دل ان لا جواب تک بندیون کی رٹ لگاتے تالیان بجا تے نا چتے کود تے چلے جا تے ھین - نجا نے ان تک بندیون مین برا ماننے اور چڑنے کی کوئی بات ھی بھی کہ نہین مگر ھیرا کی نانی کے مرچین لگی جاتی ھین آپے سے باھر ھو رھي ھے - بچون کو جم کے یہان بھیج رھی ھے اور اون کے باپ دادون کو بھی بہت بری بری چیزین کہلا رھی ھے ھر روز ایسا ھی ھوا کرتا ھے *

نگندر کے پہاٹک مین پاون دھرا تب کہین جاکر بوڑ ھی کا پنڈ چھوٹا بچون کے ھاتھہ سے جان بچی - در بانون کی کالی

بہونرا مو چھین دیکھتے ھی بچے رن چہوڑ کے بھا گے - مگر بہا گتے بھا گتے بہی کوئی تو چلا تا تہا *

رام چرن د بے
جاو گے جب سونے
گہر میں کودا چور
تو کیسے بہئے گی بہور

کوئی چیختا تہا

رام دین پانڈے
را کہے لاٹھی کانڈ ھے
چور کی آھٹ پا کے
بہا گے دم دبا کے

کوئی پکار مچا تا تہا

رام لال سنگ
نا چے اڑنگ بڑنگ
دال روٹی کا دھنتر
کام کاج کے لئے پتھر

در باؤں کی زبان سے بہت سے ایسے انوکھے لفظ سنکو جنکا اینٹ ابھرو کے سوا اور کسی لغت کی کتاب میں بہی پتہ نہیں چل سکتا بچے سب ہر ھو گئے *

ھیرا کی نانی لٹھیا کہٹکہٹاتی نگندر کے نیچ کے دوا خانہ میں آن دھمکی - ڈاکٹر کو دیکھ بھال جان پہچانکے چٹ سری

پوچھنے لگی "کیون بیٹا ڈاکٹر بابو کہان ہین" - ڈاکٹر بولا "کہو نا کیا کام ہے مین ہی تو ڈاکٹر بابو ہون" - ڈھڈو بولی بیٹا کیا کرون آنکھون سے نہین سوجھتا - ستر بہتر یا پون سو کی عمر ہونے آئی - اپنا دکھڑا کیا کہون - ایک بیٹا تھا وہ جم کی بھینٹ چڑھگیا - اب ایک نواسی رھگئی ہے اوسکی بھی...... کہتے ہی کہتے بوڑھی "اون ہین ہین ہین" کر کے دھاڑین مار مار کے رونے لگی *

ڈاکٹر نے کہا "ارے! کچھہ کہو تو سہی ہوا کیا"؟

بوڑھی نے اسکا تو کچھہ بھی جواب ندیا جنم بھر کی آپ بیتی سنانے لگی اور جب بہت سے رونے جھینکنے کے بعد یہہ پوری ہوئی تو ڈاکٹر کو پھر پوچھنا پڑا "تو کچھہ کہیگی بھی کہ ہوا کیا"؟

اسپر بوڑھی پھر آپ بیتی چھیڑنے والی ہی تھی کہ دیکھا ڈاکٹر بہت کھسیانا ہو رہا ہے اسلئے اپنی چھوڑ ہیراکی' ہیراکی مان کی' ہیرا کے باپ کی جنم کہانی سنانے لگی - بڑی مشکلونسے کہین جا کے مطلب ڈاکٹر کی سمجھہ مین آیا کیونکہ اس مین نہ کسی رام کہانی کی ضرورت تھی نہ رونے جھینکنے کی *

بات اتنی ہی تھی کہ بوڑھی نواسی کے لئے تھوڑی سی دوا چاھتی تھی - ہیرا پیٹ ہی مین تھی کہ اوسکی مان پاگل ہوگئی تھی - اور کچھہ دن پاگل پن مین کاٹکر اوسی مین مرگئی تھی - ہیرا بچپن سے بڑی سمجھدار تھی - ماکے روگ

کا کوئی لچھن کبھی اوس میں دکھائی ندیا تھا - مگر آج کل بوڑھی کو کچھہ شک سا ہونے لگا ہے - ہیرا اکیلی بیٹھی کبھی تو آپہی آپ ہنستی ہے کبھی کوٹھڑی کے کنواڑ بہیڑ کے ناچتی ہے - کبھی چلاتی ہے کبھی پچھاڑ کہاتی ہے - بوڑھی ڈاکٹر سے اسی کی دوا لینے آئی ہے *

ڈاکٹر سوچ بچار کے بولا " تیری نواسی کو ہسٹیریا (اختناق الرحم) ہوگیا ہے - بوڑھی نے پوچھا " تو بیٹا ہسٹیرس کی کیا کوئی دوائی نہیں ؟ "

ڈاکٹر بولا " نہ کیون ہوتی ؟ ہے - اوسے خوب گرم رکھنا اور یہ کسیٹرا یل (رینڈی کا تیل) تھوڑا سا لئے جا - کل سویرے سویرے پلا دینا - پھر اور دوا دونگا ؟ " ڈاکٹر بابو نے کچھہ ایسی ہی سمجھہ پائی تھی *

بوڑھی کسیٹریل کی شیشی ہاتھہ میں لئے لٹھیا کھٹکھٹاتی چلدی - راستہ میں ایک پڑوسن سے مڈ بھیڑ ہوئی - اوس نے پوچھا " ہیرا کی نانی کہاں گئی تھین اور یہ ہاتھہ میں کیا ہے ؟ " بوڑھی بولی " ہیرا کو ہسٹیرس ہوگیا ہے - ڈاکٹر کے پاس گئی تھی - اوس نے یہ کیسٹورس (کیسٹرایل کی خرابی جسکے معنی کنہیا کارس ہو گئے) دیا ہے - اچھا بہن یہ تو بتاؤ کہ کیسٹورس کیا کوئی اچھارس ہے ؟ "

پڑوسن بہت سوچ بچارکے بولی " ہوگا نہیں - کیسٹو (کرشن جی) ہی سے تو سب کی آس لگی ہے - اونکی کرپا ہو

تو هستیرس بھی اچھا ہو سکتا ھے - مگر ھیرا کی نانی یہ تو بتا تیری نواسی مین اتنا رس آیا کہاں سے ؟ " ھیرا کی نانی بہت سوچ سمجھکے بولی " عمر کے ھاتھون ایسا ہی ھوجایا کرتا ھے " پڑوسن نے کہا " کسی نئے جنے ھوے بچھڑے کا موت پلادے سنا ھے اس سے رس خوب پک جاتا ھے " *

بوڑھی گھر پہنچی تو یاد آیا نہ ڈاکٹر نے گرم رکھنے کو کہا تھا جھٹ ایک ڈھبری مین آگ بھر ھیرا کے آگے لا کے رکھدی *

ھیرا بولی " اری تو کبھی نہ مرے یہ آگ کیسی ؟ " بوڑھی نے کہا " ڈاکٹر نے تجھے گرم رکھنے کو کہا ھے " *

بیالیسوین فصل

اندھیرا گھر - اندھیری زندگی

گوبند پور مین نگندر کا چھہ محلہ اوسکے اور سورج مکھی کے نہونے سے اندھیرا پڑا ھے - دفتر مین عملہ کے لوگ ھاتھ پہ ھاتھ دھرے بیٹھے رھتے ھین - زنانہ مین کند نندنی اوپر کی کٹی ایک پھٹی ٹوٹی عورتون کے ساتھ پڑی رھتی ھے - مگر چاند نہو تو روھنی (ایک منزل قمر) سے کہین آسمان کا اندھیرا جاتا ھے ؟ کونے کونے مکڑیون کے جالے ھین - کوٹھری کوٹھری کوڑے کرکٹ کے انبار لگے ھین - پرچھتی پرچھتی کبوترون کے گھوسلے ھین - کڑی کڑی چڑیان ھین - باغ مین سوکھے پتون کے انبار لگے ھین - تالاب مین سوار اوگ آئی ھے - آنگن مین جھاڑیان

هین پھولواڑی مین جھاڑ جھنکاڑ - کھتون بکھاریون مین چوھون کی ریل پیل ھے چیز بس پر پھپوندی چڑھگئی ھے - بھتون پر چھتریان بنگئی هین - بھتون کو چوھون نے کاٹ ڈالا ھے چھچھوندر بجھو چھوٹے بڑے چمگادر رات دن اندھیرے مین دھما چوکڑی مچاتے پھرتے ھین - سورج مکھی نے جتنے پرند پال رکھے تھے سبکو بلی چٹ کرگئی - اکا دوکا کہین رہگئے ھین راج ھنسون کو گیدڑ کھا گئے - مور جنگلی ھوگئے - گایون کے ھاڑ نکل آئے ھین دودہ دینا چھوڑ دیا ھے - کتے نہ دوڑین نہ جھپٹین نہ اوچھلین نہ کودین نہ بھونکین نہ غرائین - بند ھے بند ھے کوئی مرگیا کوئی بورانا ھوگیا کوئی بھاگ گیا - گھوڑون کو طرح طرح کے روگ لگ گئے ھین یا یون کہنا چاھئے کہ بے روگ کے روگی ھین - اصطبل مین جگہہ جگہہ گھاس کوڑا، سوکھے پتے، خاک دھول اور کبوترون کے پر پڑے ھین - بے زبانون کو گھاس دانہ کبھی ملجاتا ھے کبھی نھین - سائیس اصطبل کیطرف مونہہ پھیرا کے نہین دیکھتے سائیسنیون مین ھی گھسے رھتے ھین - مکان کی کہین منڈیر ڈھی گئی ھے کہین استرکاری جھڑ پڑی ھے - کہین آئینہ کی جوڑیونکا چوکٹھا، کہین جھلملی، کہین بارجہ ٹوٹ گیا ھے - فرش کی چٹائیون پر مینھہ کے پانی کے دھبے ھین رنگین دیوارون پر پانی کے بہنے سے دھاریان بنگئی ھین المارییون پر کمیلہ نے گھریان بنالی ھین - جھاڑون اور ھانڈیون پر چڑیون کے گھوسلون سے جھڑنیوا لے تنکے

اور گھاس کوڑا پڑا ھے - گھر مین لچھمی نہین اور لچھمی نہو تو بیکنتھہ (بہشت) بھی اوداس اور بھیانک ھوتا ھے *

کند نندنی اس گھر مین ویسی ھی پڑی رھتی تھی جیسے اوس باغ مین جسکی دیکھہ بھال کرنیوالا مالی کوئی نہو اور گھاس سے پٹا پڑا ھو کوئی گلاب کا پھول کھلا ھو - جہان اور دس پانچ کو کھانے کو ملتا تھا اوسے بھی ملجاتا تھا - کوئی اوسے گھر کی بیوی سمجھکے بات کرتا تو سمجھتی تھی مجھے بناتا ھے - دیوانجی کوئی بات پوچھوا بھیجتے تو اوسکی چھاتی ڈرسے دھک دھک کرنے لگتی تھی - اسکی ایک وجہہ بھی تھی - وہ یہہ کہ نگندر اوسے تو خط پتر کچھہ لکھتا نتھا دیوانجی کے نام جو چٹھی آتی اوسیکو منگا کر پڑھلیا کرتی تھی - اور پڑھکے واپس نکرتی تھی - اونکا پڑھنا ھی اوسکی سندھیا (شام کی پوجا) اور بھجن ھوگیا تھا - اسلئے ڈر لگا رھتا تھا کہ کہین دیوانجی مانگ نہ بیٹھین - یہہ وجہہ تھی کہ دیوانجی کا نام آتے ھی اوسکا مونہہ سوکھہ جاتا تھا - دیوانجی بھی ھیراکی زبانی یہہ سب سن چکے تھے اسلئے چٹھیان منگاتے نہ تھے - نقل پاس رکھکے اوسے پڑھنے کو دیا کرتے تھے یہ سچ ھی کہ سورج مکھی کو کڑی جھیلنی پڑی مگر کند نندنی کیا نہین جھیل رھی ھے ؟ سورج مکھی میان کو چاھتی تھی تو کیا کند نہین چاھتی ؟ اوسکے چھوٹے سے جی مین وہ پیار بھرا پڑا ھے جسکی نہ ناپ ھے نہ تول اور جو باھر نکلنے کا راستہ نہ پاکر

اولٹی چلنے والی ھواکیطرح اوسکے جی پر سیکڑون تھپیڑے مارا کرتا ھے - بیاہ سے بہت پہلے بچپن ھی سے وہ نگندر کو چاھتی تھی - مگر نہ اوس نے کبھی مونھہ کھولکے کسی سے کہا نہ کسی کو خبر ھوئی - نگندر کے ملنے کی نہ کبھی ھوس کی نہ آس بندھی اپنی بے آسی کو آپ ھی سہا کی - آسمان کا چاند اچانک ٹوٹکے اوسکی گود مین آ پڑا تھا - مگر اب وہ چاند کیا ھوا کہان چلاگیا کس بات پر نگندر نے اوسے ٹھکرادیا ؟ دنرات وہ یہی سوچا کرتی اور آنسو بہایا کرتی تھی - اچھا نہین چاھتا تو چلو یون ھی سہی نچا ھے - اوسکی ایسی قسمت ھے کہان تھی کہ وہ اوسے چاھے مگر اوسکا مکھڑا کیون دیکھنے کو نہین ملتا - اور پھر اتنا ھی تو نہین - خیال آتا ھے کہ مین ھی تو سارے بگاڑ کی جڑ ھون سب جانتے ھین کہ میرے آنے ھی سے تو بھرے گھر پر جھاڑو پھر گئی - پھر سوچتی تھی کہ گھر اوجاڑنے کا الزام میرے سر کیسے آسکتا ھے - ھاے وہ کیا بری گھڑی تھی کہ نگندر نے کند سے بیاہ کیا - جسطرح اوس پیڑ کے نیچے جسے یوپس (جزیرۂ جاوا کا ایک درخت جسکی نسبت ایک ڈچ سیاح نے لکھدیا تھا کہ جو جانور اسکے تلے بلکے پاس آجاے وہ مرجاتاھے - ڈارون وغیرہ نے اندھا دھند اوسکی بات کو مانکر اور دوھراکر اس کہانی کو پھیلادیا) کہتے ھین جو آجاتا ہے وھی مرجاتا ھے اوسیطرح اس بیاہ کی پرچھائین جسپر پڑی اوسیکا ناس ھوا *

پھر خیال آتا تھا کہ سورج مکھی کی یہ بری گت میرے ھی

سبب سے تو ھوئی - اوس نے مجھے آسرا سہارا دیا اور بہن کیطرح چاھا پیار کیا - میرے اوسکو سڑک سڑک پر پڑی پھرنیوالی بھکارن بنادیا - مجھسے بڑھکے پھوٹی قسمت والی کون ھوگی ؟ ھاے مین مر کیون نہ گئی ؟ اب بہی مر کیون نہین جاتی ؟ پہر جی مین آتا " ابہی نہ مرونگی - وہ آلین اونہین ایکبار اور دیکھہ لون - وہ کیا آئینگے ھی نہین ؟" سورج مکہی کے مرنے کی تو اوسے خبر نتھی جی مین کہتی تھی " ابھی بیکار جان کھو کے کیا ھوگا ؟ سورج مکھی آجائین تو کہا سنا بخشوا کے مرونگی اون کے راستہ مین کانٹا بنکے نرھونگی " ٭

تین تالیسوین فصل

واپسی

کلکتہ کے ضروری کام پورے ھو چکے - دان پتر (ھبہ نامہ) لکھا جا چکا - سادھو جی اور بے نام برھمن کے انعام کا اوس مین بہت اچھا بند وبست کر دیا گیا - ھری پور مین اوسکی رجسٹری ھوئی تہی اسلئے ساتھہ لئے ھوے نگندر گوبند پور گیا سریش چندر سے کہتا گیا کہ جس سواری مین آنا ٹھیک سمجھو اوسی مین آجانا - سریش نے بہت چاھا کہ اوسے دان پتر (ھبہ نامہ) لکھنے اور پیدل جانے سے روکے مگر ایک نہ چلی سب کوششین اکارت گئین - آخر وہ بہی ندی کے راستہ سے اوسکے پیچھے پیچھے چل کھڑا ھوا - وزیر بن کمل منی کا کام کہان چلتا تہا

ستیش کو ساتھ لئے بے پوچھے کچھے وہ بھی ناومین آن دھمکی *

کمل کو گوبند پور مین آتے دیکھکر کند کو یہ معلوم ہوا کہ پھر آسمان مین ایک تارا چمکا - جب سے سورج مکھی گھر سے گئی تھی کمل اوس سے جلنے لگی تھی موتھہ دیکھنا نہ چاھتی تھی مگر اب کی بار اوسکا سوکہا موتھہ دیکھتے غصہ جاتا رھا بہت جی پسیجا اوسکا جی خوش کرنے اور ھنسانے کی کوششین کرنے لگی نگندر کے آنے کی خبرسی تو کند کا چھرا پھر ھنسنے لگا - مگر ساتھہ ھی سورج مکھی کی سناونی بھی سنا نی ھی پڑی - وہ سنتے ھی رونے لگی - یہ سنکر ھمارے ناول کی بہت سی پڑھنے والیان جی ھی جی مین ھنس رھی ھونگی کہ یہ تو وھی کہاوت ھوئی کہ ڈھور مرے - اور گیدڑ روئین مگر بی بیو کند بڑی انیلی تھی اوسکی موٹی سمجھہ مین ابتک نہ آیا تھا کہ سوت کے مرنے پر ھنسنا ھوتا ھے اسلئے اس گیگلی لڑکی نے سوت کے مرنے پر بھی آنسو بھائے اور تم جو بوجھہ بوجھکڑ بنی بیٹھی ھو ھم تو تم سے بھی جب ھی خوش ھوتے کہ سوت کے مرنے پر چار آنسو آنکھہ سے گرا تین *

کمل نے اوسے دلاسا دیا - اوسکا اپنا جی اس سے پہلے ھی تھیر چکا تھا - بھائے پھائیے وہ آپ بھی بہت روئی پیٹی تھی پھر جی مین آیا رونے پیٹنے سے کیا ھوگا - میرا رونا اونھین بھی برا لگتا ھے اور مین روتی ھون تو ستیش بھی میرے ساتھہ رونے لگتا ھے - سورج مکھی تو رونے سے لوٹکر آنےسے رھی پھرا نھین

دونونکو کیون رولاون - سورج مکھی کو تو مین جیتے جی کبھی بھولنے والی نہین مگر میرے ھنسنے سے ستیش ھنسے تو کیون نہ ھنسون - یہ سوچکے وہ رونا دھونا چھوڑ پھر وھی پہلی سی کمل منی ھوگئی *

ستیش سے اوس نے کہا "اس بیکنتھہ (بہشت) کی اچھی اگر بیکنتھہ چھوڑ کے چلی گئی تو کیا دادا کو بڑہ کے پتون پہ سونا ھوگا ؟" اوس نے جھٹ راج مزدور فراش مالی بلا جہان جسکی ضرورت تھی کام پر لگا دئیے - ادھر کمل نے وہ ھبڑ دھبڑ مچائی کہ چھچھوندرون اور چمگادڑون مین کھلبلی اور بھاگڑ پڑگئی - کبوتر غٹرغون کرتے اس کانس سے اوس کانس اور اوس کانس سے اس کانس پر اوڑاوڑ کے آنے جانے لگے - چڑیان بھاگ نکلنے کے لئیے ایسی ھڑبڑائین کہ آئینہ والی جوڑیون کو کھلے دروازے سمجھکر کانچ پر چونچین مار مار کے پیچھے کو گرنے لگین - نوکرین جھاڑوین ھاتھون مین لئے ھرطرف پالا جیتنے دوڑ پڑین - کچھہ بھی دیر نہ لگی تھی کہ گھر پھر اوجلا ھوگیا اور جھک جھک کرنے لگا *

آخر نگندر آ پہنچا - شام ھوگئی تھی - جسطرح ندی کا پانی جوار کے وقت زور سے اوچھلتا ھوا زناٹے سے جاتا ھے مگر جوار ھو چکتا ھے تو ٹھہر جاتا ھے اور سناٹا ھوجاتا ھے اوسیطرح نگندر کے سوگ کا ریلا پورا چڑھکے اب تھم گیا تھا اور بھاری بھرکم پڑگیا تھا - دکھہ تو ویسا ھی جون کا تون تھا مگر بے چینی

کم ھوگئی تھی - گاون والون کے ساتھ اوس نے ٹھیرے ھوے جی سے بات چیت کی اور سب کو بلوا کر ایک ایک کا حال پوچھا - کسی سے بات چیت کرتے وقت سورج مکھی کا نام تک نہ لیا مگر اوسے یون جی کو مارتے اور سنبھالتے دیکھکر اوسکے دکھہ پر سب ھی کا جی بھر آیا - پرانے نوکر سلام کرکے گئے تو آنکھون سے آنسو نکل پڑے - اورتو اوس نے سبھی کو خوش کیا مگر دل دکھایا تو ایک کا - کند دکھیا سے ملنے نہ گیا *

چوالیسوین فصل

ٹمٹماتے ھوے دئے کے اوجالے مین

اوسکے حکم سے نوکرون نے سورج مکھی کے کمرہ مین نگندر کے لئے بچھونا بچھایا - کمل نے یہہ سنا تو سر ھلایا - آدھی رات کو جب اور سب لوگ سوگئے تو وہ کمرے مین سونے کو گیا - سونے کو کیا رونے کو گیا - کمرہ خوب چوڑا چکلا اور خوبصورت تھا - نگندر کے سارے سکھہ چین کا گھر تھا اسلئے بڑے شوق اور امنگ سے بنوایا تھا جیسا چوڑا تھا ویسا ھی اونچا بھی تھا اور فرش مین سفید اور کالے پتھر جڑے تھے - دیواروں پر نیلے لاکھی اور لال بیل بوٹے پھل پھول بنے ھوے تھے - انپر رنگ برنگ کے چھوٹے چھوٹے پرند بیٹھے پھل کھارھے تھے - ایک طرف دیودار کا پلنگ پڑا تھا جو ھاتھی دانت سے جڑا کھدائی کے کام سے لدا ھوا تھا - دوسری طرف رنگ برنگ

کپڑون سے منڈی ہوئی کرسیون کو چون بڑے بڑے آئینون اور دوسری گہر کی سجاوت کی چیزون کی بہتات تہی - کئی ایک تصویرین دیوارون سے اٹک رہی تہین - یہ ولایتی نہ تہین سورج مکہی اور نگندر دونون نے سر جوڑ کے ٹہرایا تہا کہ کس کسکی تصویرین ہون اور ایک دیسی مصور سے کہچوائی تہین - وہ ایک انگریز کا شاگرد تہا اور بہت ہی اچہی تصویرین کہینچی تہین نگندر نے بڑے مہنگ مولے چوکٹون مین بٹہا کے سونے کے کمرہ مین لگوائی تہین - انمین سے ایک کمار شنبہو (کتاب کا نام) سے لی گئی تہی - مہادیو پہاڑ کی چوٹی پہ ایک چبوترے پر آسن مارے تپشیا کررہے ہین - بیل پہولون سے ڈہکے ہوے کنج کے دروازہ پر نندی (مہادیو کے خاص نوکر کا اور اونکے سانڈ کا نام) بیٹہا ہے - مہادیو جی کے بائین ہاتہہ مین سنہری بیت ہے اونگلی مونہہ مین لئے بن کے شور کو چپ کررہے ہین - بن سناٹے مین کہڑا ہے - بہونرے پتون مین چہپے ہوے ہین - ہرن لیٹے ہوے ہین - ٹہیک اسی وقت مدن (عشق کا دیوتا) آن کہڑا ہوتا ہے - ساتہہ ہی ساتہہ بسنت بہی آتا ہے - پاربتی بسنت کے پہولون کے گہنونسے لدی ہوئی مہادیوجی کے سلام کو اس سے پہلے ہی آچکی ہین - جوہین پاربتی مہادیوجی کے سلام کو جہکی ہین ایک گہٹنا زمین کو لگ چکا ہے دوسرا لگاچاہتا ہے اور سر کاندہون سمیت زمین کیطرف آرہا ہے کہ تصویر لیلی گئی ہے - جہکنے مین کانون سے نیچے لٹکنے والے بالون مین سے

دو ایک پھول جھڑ پڑتے ھین - چھاتی سے کپڑا ذرا سرک جاتا ھے - کام دیو (شہوت کا دیوتا) بسنت پھولے بن مین دور چھپے ھوے ایک گھٹنا زمین پہ ٹیک کر دل چھیدنے والی کمان کو جھکا کر پھولون کا تیر جوڑ رہے ھین - دوسری تصویر مین دکھایا ھے کہ رام سیتا کو لنکا سے ساتھہ لئے واپس آرھے ھین - دونون اوڑن کھٹولے مین بیٹھے ھوا مین اوڑے جا رھے ھین - ایک ھاتھہ سیتا جی کے کاندھے پہ رکھے دوسرے ھاتھہ کی اونگلی سے نیچے کو اشارہ کر کے زمین کی سوبھا انہین دکھا رھے ھین - اوڑن کھٹولے کے چارون طرف نیلے لال اور سفید بادل دھوئین کی موجین اوڑاتے پھرتے ھین - نیچے بڑے نیلے سمندر کی لہرین اوٹھہ رھی اور سورج کی کرنون سے ھیرے کے ڈھیرون کیطرح جگمگا رھی ھین ایک طرف دور سے سفید محلون والی لنکا اپنی جھلک دکھا رھی ھے جنکے سنہرے کلس سورج کی کرنین پڑنے سے کندن کیطرح دمک رھے ھین - دوسری طرف کنارے پر کھڑے ھوے کھجور اور تاڑ کے درختون سے لوڑنے والی مرغابیون کے پرے سمندر کے کالے نیلے پانی مین اوڑتے دکھائی دیتے ھین - تیسری تصویر مین ارجن سبھدرا (کنھیا کی بہن اور ارجن کی بیوی) کو رتھہ مین بٹھائے اوڑائے لئے جاتے ھین - رتھہ بادلون کو چیرتا پھاڑتا راستہ بناتا چلاجاتا ھے - پیچھے پیچھے جادوون (کنھیا جی کے ٹبر کے لوگ) کی بے گنتی فوج دوڑ رھی ھے اور دور تک اون کے جھنڈون کے تانتے اور دھول کے بادل دکھائی دیتے ھین

سبھدرا آپ رتھوان بنی رتھ ھانک رھی ھین - گھوڑے ایک دوسرے پر مونھہ مارتے جاتے ھین اور ٹاپوں سے بادلوں کی دھجیان اوڑاے دیتے ھین - سبھدرا اپنے رتھہ ھانکنے پہ لٹو ھوکے مونھہ پھرا کے ارجن پر ترچھی نظر ڈالتی ھین اور کند کے پھولوں کو شرمانیوالے دانتوں سے ھونٹ چبا کے دبی دبی ھنسی ھنستی ھین رتھہ کے فراٹے سے نکلنے والی ھوا مین بال اوڑ رھے ھین اور دو ایک لٹین پسینہ مین بھیک کر چھلے بنکر ماتھے کو چپک کر رہ گئی ھین چوتھی تصویر مین رتنا ولی (سری ھرش کے ناٹک کی نائکہ) آبی کپڑے پھنے تاروں کے نکھرے ھوے اوجالے مین کھجور کے پیڑ سے پھانسی پہ لٹک کر جان کھونے جاتی ھین - ایک پھولوں سے لدی ھوئی بیل درخت سے لٹک رھی ھے - ایک ھاتھہ سے بیل کا اگلا سرا پکڑ کے گلے مین لپیٹتی ھین اور دوسرے ھاتھہ سے آنسو پوچھتی ھین - بیل کے پھول بالوں مین انوکھی پھبن دکھا رھے ھین - پانچوین تصویر مین شکنتلا راجہ دشینت (شکنتلا کا خاوند) کے دیکھنے کے لئے پاوں مین پھانس لگ جانے کا بہانہ کرکے نکالنے بیٹھہ جاتی ھین - پریمبدا (شکنتلا کی سہیلی) تاڑ جاتی ھے اور مسکراتی ھے - اسپر شکنتلا ایسے جھنجلاتی اور لجاتی ھین کہ مونھہ اوپر نہین اوٹھا سکتین - نہ دشینت کیطرف دیکھہ ھی سکتی ھین نہ جگھہ سے ٹل ھی سکتی ھین - چھٹی تصویر مین من چلا جوان ابھیمانو (ارجن اور سبھدرا کا بیٹا) لڑائی کے ھتیار سجکر اوترا (ابھیمانو کی بیوی اور راجہ وراٹ

کی بیٹی) سے رن کو جانے کی اجازت مانگتا ھی - اوترا رن کو نہین جانے دیتی اور روکنے کے لئے کنواڑ بند کر کے دروازہ پر کھڑی ھوجاتی ھے - اوسکے ڈر اور گھبراھت کو دیکھکر ابھیمانو کو ھنسی آتی ھے اور تلوار کی نوک سے زمین پر لکیرین کاڑھکے بتاتا ھی کی یون دشمن کے پرون کو ھنسی کھیل سمجھکر چیر پھاڑ کے پھینکدونگا - مگر اوتراھی کہ کچھہ دیکھناھی نہین چاھتی دونون ھاتھہ آنکھون پہ دھرے رو رھی ھے - ساتوین تصویر مین ستیا بھاما (کرشن جی کی چاھیتی بیوی) کنھیاجی کو سونے موتیون مین تولنے کی منت پوری کررھی ھین - راج باڑے کے پاس جو اپنے سفید محلون اور اون کے کلسون سے جگمگا رھا ھے ایک پتھر کے فرش کا چوڑا چکلا میدان ھے - اوس مین ایک بہت اونچی چاندی کی ترازو کھڑی ھے - اوسکے ایک پلڑے مین دوارکا کے مالک سری کرشن جی طرح طرح کے گہنون سے یون جگمگاتے ھوے بیٹھے ھین جیسے کوئی بادل کا ٹکڑا بجلی سے چمک اوٹھا ھو یہ پلڑا زمین سے لگا ھوا ھے - دوسرے مین سونے موتی لال ھیرون کے ڈھیر لگے ھین پھر بھی ذرا نہین جھکتا - ترازو کے پاس ھی ستیا بھاما کھڑی ھین - اسوقت پکی عمر کی بھاری بھرکم نیلوفری آنکھہ والی حسین ھین اور گہنون سے لدی ھوی ھین - ترازو کی گت دیکھکر مونہہ اوترا جاتا ھے - گہنے اوتار اوتار کے ترازومین ڈال رھی ھین - چمپاکو شرمانیوالی اونگلیون سے موتیون کے گہنے کانون سے کھول رھی ھین - شرم سے پسینہ کی بوندین

ماتھے پر اوبھر آئی ھین - دل کے دکھ سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آے ھین - جھنجلات سے نتھنے پھول رھے ھین - ھونٹ چبارھی ھین - رکمنی (کھنیا جی کی دوسری بیوی) سونے کی مورت بنی پیچھے کھڑی سب دیکھ رھی ھین - اونکا بھی مونھ اوداس ھو رھا ھے اور وہ بھی اپنے گھنے اوتار کے سیتا بھاما کو دیرھی ھین - مگر آنکھ سری کرشن سے لڑی ھوئی ھے کنکھیون سے کنھیا کیطرف دیکھتی ھین اور ھونٹون کے کنارون سے مسکراتی ھین - مگر کنھیا کو اس مسکراھٹ مین صاف نظر آتا ھے کہ سوکن پر جی ٹھنڈا کرتی ھین - سری کرشن ایسے چپ چاپ بھاری بھرکم بنے بیٹھے ھین جیسے کچھ جانتے ھی نہین - مگر آنکھ بچا کے وہ بھی رکمنی کیطرف دیکھ دیکھ لیتے ھین اور اونکی ترچھی نظر سے بھی مسکراھٹ پھوٹ رھی ھے - بیچ مین گورے رنگ اور چٹے بھیس والے رشی نادر ھین - وہ بہت خوش خوش سب کچھ دیکھ رھے ھین - اون کے پٹکے کے سرے اور ڈاڑھی ھوا مین اوڑ رھے ھین - ادھر اودھر اور طرح طرح کے کپڑے پہنے والون کے ٹھٹ کے ٹھٹ کھڑے سوبھا بڑھا رھے ھین بہت سے بھیک منگے برھمن آے ھوے ھین - بہت سے بندوبست کرنیوالے ھاتر اور ھبر دبر کو روک رھے ھین - اس تصویر کے نیچے سورج مکھی نے اپنے ھاتھ سے لکھ رکھا ھے "جیسی کرنی ویسی بھرنی سوامی کی برابری سونے چاندی کے ساتھ!" *

جسوقت نگندر اکیلا کمرے مین گھسا دوپہر رات جاچکی تھی

اوز رات بہی کیسی نہایت ڈرونی - شام سے بوندا باندی ہورہی اور زناٹے سے ہوا چل رہی تہی - اب بار بار جہلے پڑ رہے تہے اور ہوا نہایت زوروں پر تہی - کہڑکے کنواڑ جہان کہیں کہلے رہگئے تہے یوں آپس میں لڑتے تہے کہ معلوم ہوتا تہا بجلی کڑک رہی ہے - آئینہ کی جوڑیوں سے جہن جہن کی آواز آرہی تہی - نگندر نے کمرے میں پاوں رکہتے ہی کنواڑ بند کر لئے تو ہوا کا شور ذرا مدھا پڑگیا - پلنگ کے پاس بہی ایک دروازہ تہا مگر اوس سے ہوا نہ آتی تہی اسلئے کہلا چہوڑدیا *

کمرے میں آکے وہ لابنی سانس بہر کے ایک صوفے پر بیٹھ گیا - اور بیٹھکر جو رونے کا تار باندھا ہے تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کتنا رویا - ہزاروں بار اسی صوفے پر بیٹھکے سورج مکہی کے ساتھہ گپ شپ اور سکھہ چین کی باتیں کرچکا تہا *

بے جان بے سمجھہ صوفے کو پہلے تو بہت بار چوما چاٹا اور گلے لگایا پہر مونھہ اوٹہا کے سورج مکہی کی چاہیتی تصویروں کیطرف ٹکٹکی باندھ کے دیکہنے لگا - کمرے میں ایک لیمپ جل رہاتہا - اوسکی چلبلی بے چین کرنوں میں تصویریں جیتی جاگتی نظر آتی تہیں - ہر تصویر میں اوسے سورج مکہی دکہائی دینے لگی - یاد آیا کہ پاربتی کو پہولوں سے سجا دیکہکے ایکبار سورج مکہی کا جی بہی پہول پہنے کو چاہاتہا اسپر اوس نے آپ پہولباڑی سے پہول چنکر لادیئے تہے اور اپنے ہاتھہ سے اوسے سر سے پاؤں تک پہولوں سے سجادیا تہا - اس سے

وہ خوشی ہوئي تھي کہ کسیکو موتیون سے لد کر بھي نہوئي ہوگي - اسیطرح سبھدرا کو رتھہ ھانکتے دیکھکر ایکدن اوسکا جي چاھا کہ آپ بھي بگي ھانکے - بیوی کے ناز اوٹھانیوالے نگندر نے اوسکا ارمان نکالنے کو ایک چھوٹا سا تانگا دو بڑھیا کے ٹٹو جوڑکے زنانہ باغ مین لا کھڑا کردیا - دونون اوس مین سوار ھوے - راسین سورج مکھي نے اپنے ھاتھہ مین لے لین - ٹٹو آپ سے آپ چل کھڑے ھوے - وہ سبھدرا کي طرح نگندر کي طرف مونہہ پھرا کے چبا چبا کے رکي رکي ھنسي ھنسنے لگي - اتنے مین ٹٹو پھاٹک کے پاس جا پہنچے اور ایکا ایکي تانگے کو باھر لیجا سڑک پر جا کھڑے ھوے شرم کے مارے سورج مکھي کي جان پر بنگئي گھونگھٹ نکالنے لگي - اوسکي یہہ بری گت دیکھکر نگندر نے راسین اپنے ھاتھہ مین لے لین اور تانگے کو زنانہ مین لوٹا لایا - تانگے سے اوترے تو مارے ھنسی کے دونون کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے کمرے مین آئی تو سورج مکھی نے سبھدرا کی تصویر کو گھونسا دکھا کے کہا " ناس گئي توھي تو سارے فساد کي جڑ ھے" - یہہ سب باتین یاد کرکے وہ کیسا پھوٹ پھوٹ کے رویا ھے ؟ جب دکھہ اور نہ سہا گیا تو اوٹھکر ٹہلنے لگا - مگر جدھر آنکھہ جاتي ھے کوئي نہ کوئي نشاني سورج مکھی کي آنکھہ کے سامنے آجاتي ھے - دیوار پر کمنگر نے جو بیل بنائي تھي اوسکي ریس کرکے اوس نے بھي ایک بیل

بنادی تھی - وہ آج تک جون کی تون تھي - ایکدن ھولي
مین سورج مکھي نے نگندر کے پچکاری ماری تھي -
وہ اوسکے تو نہ لگي دیوار پر جا لگي تھي - ابیر کا دھبہ
آج تک بنا ھوا تھا مکان بنکے تیار ھو چکا تو اس نے ایک جگہہ
اپنے ھاتھہ سے لکھدیا تھا :—

سمت ۱۹۱۰

یہہ مندر
گھر کے دیوتا
سوامی کے رھنے بسنے کے لئے
اونکی لونڈی سورج مکھی نے بنوایا

اوسکی اسپر آنکہہ جا پڑی تو نجانے کتنی بار پڑھا
مگر جی نہ بھرتا تھا - نظر بار بار آنسوون کے تارون مین
اٹک اٹک کر رھجاتی تھی تو آنکھین پوچھہ پوچھکے
پڑھتا تھا - پڑھتے پڑھتے دیکھا کہ اوجالا مندھا پڑتا جاتا ھے
مونہہ پھراکے دیکھتا ھے تو لیمپ بجھنے پر آگیا ھے - مجبور
ایک لانبی سانس بھر کے پلنگ پر سونے کو گیا - پلنگ پر
پاون رکھتا تھا کہ ایک بڑے زور کا جھونکا آیا - چارون طرف
کنواڑ کھڑکھڑانے لگے - ساتھہ ھی لیمپ بھی جس مین تیل
نبڑ چکا تھا بجھہ سا گیا یونہین جگنو کیطرح ٹمٹماتا رھگیا - اس
اندھے اوجالے مین ایک انوکھی اچنبھے کی بات اوسے

دکھائی دی - جھونکے کے شور سے چونک کر پلنگ کے پاس جو دروازہ تھا اوسپر نظر جا پڑی - اوس کھلے ہوے دروازہ مین پرچھائین کیطرح ایک صورت مانند اوجالے مین اوسے دکھائی دی - پرچھائین عورت کی چھب رکھتی تھی - مگر اس کے سوا جو کچھہ نظر آیا اوس سے تو رونگٹے ھی کھڑے ھو گئے ھاتھہ پاؤن تھرتھر کانپنے لگے - دیکھتا کیا ھے کہ صورت سورج مکھی کے سے ھاتھہ پاون ڈیل ڈول رکھتی ھے جونہین پہچانا کہ سورج مکھي کي پرچھائین ھے وونہین پلنگ سے زمین پہ کود اوسکي طرف جھپٹا - پرچھائین آنکھون سے اوجھل ھوگئي اور ساتھہ ھي لیمپ بھي بجھہ گیا - وہ چیخ مارکے اور بیہوش ھوکے زمین پر گر پڑا *

پینتالیسوین فصل

پرچھائین

نگندر چونکا تو کمرے مین اندھیرا گھپ تھا - ھوتے ھوتے اوسکے اوسان ٹھکانے ھوے - بے ھوش ھوکے گرنا یاد آیا تو اوربھی اچنبھے مین آگیا - گرا تو تھا زمین پر پھر یہہ تکیہ سرکے نیچے کہان سے آیا ؟ شک ھوا کہ تکیہ ھی ھے یا کچھہ اور - چھوکر دیکھتا ھے تو تکیہ نہین کسی کی ران ھے - نرمی اورگبدے پن سے معلوم ھوتا ھے کسی عورت کی ھے - کس نے بے ھوشی مین آکر سر اوٹھا کے گود مین رکھہ لیا ؟ کند نند نی

تو نہین ؟ شک متّا نے کو پوچھا " تم کون ؟ " سرکو سنبہالنے والی نے کوئی جواب ندیا - صرف آنسوون کی دو تین گرم گرم بوندین ٹپک پڑین - معلوم ہوا کوئی بہی ہو آنسو بہا رہی ہے - جواب نپاکر بدن کو چھوا - چھونا تھا کہ ہوش اوڑگئے رونگٹے کھڑے ہوگئے - تھوڑی دیر تک نہ ہاتھہ مین دم تھا نہ پاون مین بیجان چیز کیطرح پڑا رہا - اسکے بعد دم سادھے آہستہ آہستہ عورت کی ران سے سر اوٹھا کے بیٹھہ گیا *

آندھی مینہہ اب تھم گیا تھا - آسمان پر بادل کا کہین پتہ نہ تھا - پورب سے صبح کا اوجالا پھوٹ رہا تھا - باہر تو اچھی طرح ہوچکا تھا کمرے کے اندر بہی تا بدانون سے کچھہ کچھہ آرہا تھا - اوسنے اوٹھنے کے ساتھہ ہی دیکھا کہ عورت بہی جھٹ اپنی جگہ سے اوٹھہ کھڑی ہوئی اور دروازہ کیطرف چلی - اب اوس نے دیکھا کہ یہہ کندنندنی تو نہین - اوجالا ابتک ایسا نتھا کہ آدمی پہچانا جاتا مگر رنگ ڈھنگ سج دھج ڈیل ڈول کچھہ کچھہ سمجھہ مین آتے تھے - ایک منٹ تک تاک لگاے عورت کے ڈیل ڈول کو دیکھتا رہا اسکے بعد اوسکے پاون پر گر کے آنسو آنکھون مین بھر لا کے بھرائی ہوئی آواز مین بولا تم دیبی ہو یا انسان جو کوئی بھی ہو ایک بات کہے میری جان بچا لو نہین تو مرہی جاونگا " *

اوسکے اتنے تو اوسان تھکانے تھے نہین کہ عورت نے جو کچھہ کہا تھیک تھیک سمجہہ سکتا مگر کسی ایسی بات کی بھنک کان مین پڑی کہ جھت سید ھا تیر کیطرح کھڑا ہوگیا اور عورت کو چھاتی سے لپٹا نے کو آگے بڑھا - مگر اسوقت تن من دونون نڈھال آپے سے باہر ہو رہے تھے اسلئے پھر درخت پر سے جھڑ پڑنے والی بیل کیطرح اوسکے پاون پر گر پڑا - ایک بات مونہہ سے نہ نکلی *

عورت پھر اوسکا سر گود مین لیکر بیٹھہ گئی - اب کے نیند یا چاہ کی بیہوشی سے چونکا تو دیکھا دن نکل چکا ھے - کمرے مین اوجالا ہو رہا ھے اور کمرے سے ملا جو باغ تھا اوسکے ھر پیڑ پر چڑیون نے چین پڑک مچا رکھی ھے - اوتھتے سورج کی کرنین اوس تابدان سے جو سر کے اوپر ھی تھا کمرے مین پڑ رھی ھین - سر معلوم ھوتا تھا کہ اب بھی کسی کي ران ھي پہ دھرا ھے - آنکھہ اوٹھا کے تو دیکھا نہین ویسے ھي بول اوٹھا " کند تم کب آئین ؟ مین تو رات بھر سورج مکھي کو خواب مین دیکھتا رہا ھون - خواب مین تو معلوم ھوتا تھا کہ سر سورج مکھي ھي کي گود مین ھے - ھاے کیا خوشي ھوتي کہ تم سورج مکھي ھوسکتین " - عورت بولي "اگر اوسي ناس گئي کے دیکھنے سے تمہین اتني خوشي ھوتي ھے تو لو مین وھي ناس گئي ھوگئي "

نگندر آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھنے لگا - ھڑبڑا کے اوٹھہ

بیٹھا - آنکھین ملین - پھر گھور کے دیکھا - دیکھکر سر پکڑ کے رهگیا - پھر اچھي طرح آنکھین ملکر خوب گھور کے دیکھا - پھر سر جھکا کے آپ هی آپ هونٹون مین بدربدر کہنے لگا ''کیا مین پاگل هوگیا سچ مچ یہ سورج مکھي هي جیتي جاگتي بھلی چنگي آگئي هے - هاے آخر قسمت مین یهہ لکھا تھا - ضرور پاگل هوگیا هون'' - یہہ کہکے زمین پر لیٹ گیا اور بانہون مین منہہ چھپا کے نئے سر سے رونے لگا *

اب تو عورت سے بھي نہ رها گیا - اوسکے پاون پکڑ لئے اور منہہ اون مین ڈالکر آنسوون سے بھگودیا - اسکے بعد کہنے لگي ''اوٹھو اوٹھو - اب زمین سے اوٹھکے بیٹھو - میٹے جو جو دکھہ سہے هین آج وہ سب مٹ گئے - اوٹھو اوٹھو - مین مری نہین هون پھر تمہاری جوتیان سیدھي کرنیکو آن مری هون *

اب کیا شک هوسکتا تھا - نگندر نے سورج مکھی کو گلے لگالیا اور اور اوسکی چھاتی پہ سر رکھکے دیرتک روتا رها اسکے بعد ایک دوسرے کے کاندھے پہ سر رکھکے کیسا کیسا پھوٹ پھوٹ کے روئے هین مونہہ سے دونومین سے کسی نے ایک بات بھي نکہي - روتے هی رهے - واہ رونے مین بھی کیا مزا هے ؟

چھیالیسویں فصل

وھي بات

نسگندر جو پوری رام کہانی سننے کے لئے بے چین ھورھا تھا اوسکي بے کلي کو سورج مکھي نے یون مٹا دیا - کہنے لگي " میں مری نتھي بید نے میرے مرنے کي بات جو کچھہ کہا سب جھوٹي بات تھي - اوس بیچارے کو کیا خبر کہ دوا دارو سے جب مجھہ میں ذرا سکت آئی تو تمہارے دیکھنے کے لئے جان پچھاڑیں کھانے لگی - سادھو جی بیچاروں کا ناک میں دم کردیا - بیچارون کو مجھے ساتھہ لیکر گوبندپور آتے ھی بنی - ایکدن شام کا کھانا کھاکے اون کے ساتھہ گوبندپور کو چل کھڑی ھوئی - یہان آکے تمہارے دیس چھوڑکے چلے جانے کا حال سنا - سادھوجی آپ تو تم کو ڈھونڈنے نکلے اور مجھے یہان سے تین کوس پر ایک برھمن کے یہان اپنی بیٹی بناکر چھوڑگئے - پہلے وہ کلکتہ پہنچے اور سریش چندر سے ملے - اون سے معلوم ھوا کہ تم مدھوپور کو آرھے ھو - یہہ سنکے پھر مدھوپور پہنچے - وھان جاکے معلوم ھوا کہ جس دن ھم ھرمنی کے یہان سے چلے آئے اوسیدن رات کو اوسکے گھر کو آگ لگی اور گھر کے ساتھہ بیچاری آپ بھی جلکے بھسم ھوگئی - صبح کو لوگون نے جلی ھوئي لاش دیکھي تو کوئي پہچان نسکا - سب کے جي مین آیا کہ گھر مین دو عورتین رھا کرتي تھین جنمین سے ایک

تو مرگئی اور دوسری کا پتہ نہین - ایک بھاگ نکلي اور
دوسری جل مری - بھاگي وھی ھوگی جو ھتي کتي تھي
بیمار کیسے بھاگ سکتي تھي - اسلئے چکوتا ھوگیا کہ ھرمني
بھاگ نکلي اور مین جل مری - پہلے جو بات اٹکل سے کہي
گئي تھي وھي لوگون کے مونھون مین پڑکر یقیني بات
بندر پھیل گئي - یھي بات رام کرشن نے سنی ھوگي اور
تم سے کہدی ھوگي - اسکے سوا سادھو جي نے یہہ بھي سنا
کہ تم مدھوپور گئے تو تھے مگر سناوني سنکر اسطرف چلے آے
سنتے ھي وہ ھڑبڑا کے تمھارے پیچھے جھپٹے - کل ھي دوپھر
کو پرتاب پور پہنچے ھین - یہہ بھي سننے مین آیا کہ دو ایکدن
ھي مین تم گھر کو آنے والے ھو - اسي امید پر ھم پرسون
یہان آے - تین کوس پیدل چلنا اب ایک بات ھوگیا ھے
یہان آکے سنا کہ تمھارا آنا نہوا تو لوٹ گئے - کل مین پھر
سادھوجي سے کہکے یہان آئي - پھر رات گئے پہنچي - دیکھتي
کیا ھون کہ پچھواڑے کا دروازہ کہلا پڑا ھے - چپکے سے گھس آئي
کسی کی آنکھہ نہ پڑی - سیڑھیون کے نیچے چھپکے بیٹھہ گئی
جب سب سوگئے تو اوپر چڑھی - جی گواھی دیتا تھا کہ ھونھو
تم اسی کمرے مین سورھے ھوگے - یہ دروازہ کہلا پڑا تھا
جھانککر دیکھا تو تم سر پہ ھاتھہ دھرے بیٹھے نظر آے - تمھارے
پاوون پر لوٹ جانے کے لئے جی لوٹ پوٹ ھوا جاتا تھا - پھر ڈر
لگتا تھا کہ نجانے جو قصور کرچکی ھون اوسے معاف کرو یا نکرو

تمھین دیکھہ لیا یھی کیا کم ھے - جی باغ باغ تو ھو گیا - پھر کنواڑ کے پیچھے سے جہانکا - پھر جی چاھا کہ جوھو سو ھو جھٹ مونھہ دکھا دون - آگے بڑھ ھی رھی تھی کہ تم مجھے دروازہ مین دیکھکے بے ھوش ھو کے گر پڑے - اوسوقت سے لیکر ابتک سر گود مین لئے بیٹھی رھی - مین کیا جانتی تھی کہ قسمت مین اتنی خوشی لکھی ھے - مگر جاؤ بھی تمھین میری چاھت نھین - میرے بدن کو ھاتھہ لگا کے بھی نہ پھچان سکے - مجھے تو تمھاری ھوا بھی لگجاتی تو پھچان لیتی *

سینتالیسوین فصل

بھولی بالی اور ناگن

نگندر اور سورج مکھی جسوقت کمرے مین بیٹھے خوشی کے سمندر مین ڈبکیان لے رھے تھے اور پیار چوچلے کی باتین کرر ھے تھے اوسوقت اسی گھر کے ایک اور حصہ مین جان کھونے کی بات چیت ھورھی تھی - مگر اس سے پھلے پچھلی رات کی بات کھنی پڑیگی *

نگندر گھر کو پلٹ کے تو آیا مگر کند سے ملنے نہ گیا - وہ رات بھر تکیہ مونھہ پر رکھے روتی رھی - خالی بچون کا سا آنسو بھانا نھین بلکے دل کے درد سے رویا کی - اوسکا دکھہ کیسا دل مین چھید کرنیوالا تھا اسکو وھی سمجھہ سکتا ھے جو کسیکو دل بچپن مین دیچکا ھو اور جسکو دل دیا ھو اوس سے بدلے مین حقارت ھاتھہ آئی ھو

اوسے پچھتاوا آتا تھا کہ میننے میاں کے درشن کی آس مین جان بچا کے رکھی ھی کیون ؟ ساتھہ ھی دھیان آتا تھا کہ اب کس آسرے پہ جیتی رھون ؟

رات بھر جاگنے اور روتے رھنے کے بعد نور کے تڑکے اوسکی آنکھہ لگ گئی - تھکی ماندی نیندکی گود مین لیٹی تو پھر وھی ڈرونا خواب دکھائی دیا جو چار برس پہلے اوسوقت دیکھا تھا جبکہ باپ کی لاش ٹوٹی پھوٹی کوٹھری مین موت کے بچھونے پر پڑی تھی اور آپ اوسکے پاس ھی پڑی سو رھی تھی - دیکھتی ھے کہ جو چمکتی دمکتی صورت اوسوقت مان کی صورت مین دکھائی دی تھی وھی چمک دمک والی چپ چاپ مورت پھر سر پہ کھڑی ھے - مگر اب کئی بار چاند کے اوجلے سفید گھیرے مین نہین ھے - گھنگھور گھٹا کے کاندھون پر چڑھی ھے جو معلوم ھوتا ھے کہ اب برسی اور اب برسی اور اوترتی چلی آتی ھے - اس اندھیرے گھپ مین بجلی باربار تڑپتی ھے تو ایک اور انسان کی صورت بھی نظر آتی ھے کہ مسکرا رھی ھے یہ دیکھکے کہ مسکرانے والی کی چھب ھیراسے ملتی جلتی ھی. وہ بھچک کے رھگئی - یہ بھی دیکھا کہ مان کا پیارسے بھرا چہرا ذرا بھاری ھو رھا ھے - مان کہنے لگی " کند تونے اوسوقت میری بات نہ سنی میرے ساتھہ نہ گئی - دیکھا کیا آفت جھیلنی پڑی "

کند کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے *

مان بولی " مین کہہ گئی تھی کہ ایکبار پھر آؤنگی اسیلئے

آئی ہون - اب بہی اگر دنیا کے سکھہ چین سے جی بہر گیا ہو تو میرے ساتھہ چلی چل " *

اوس نے جواب دیا " اماں جان مجھے اپنے ساتھہ لے چلئے مین اب یہان رہنا نہین چاہتی " *

ماں یہ سنکے خوش ہو کے بولی " بس تو آ میرے ساتھہ چل " یہ کہکے چمک دمک والی آنکہونسے اوجہل ہوگئی - نیند سے چونکی تو خواب کو یاد کر کے اوس نے دیوتاون سے گڑگڑا کے دعا مانگی کہ اب کا خواب سچا نکلے اور پہل لاے *

ہیرا سویرے سویرے تاو بہاو لینے آئی تو دیکہا کند رورہی ہے *

جب سے کمل منی آئی تہی ہیرا بہیگی بلی بنی ہوئی تہی کیونکہ نگندر کے گہر پلٹ کے آنے کا چرچا ہورہا تہا پہلے برتاؤ کا بدل کرنے کو وہ آگے سے بڑھکر کند کے دمون کی دیوانی اور حکم کی بندی ہوگئی تہی - اور کوئی ہوتا تو آسانی سے اس کپٹ کو تاڑ جاتا مگر کند پرلے سرے کی سیدہی سادی اور ذرا مین خوش ہوجانیوالی تہی اسلئے اوسکی للوپتو پر ایسی بہولی کہ جی مین شک تک بہی نہ آیا - پہلے کیطرح اوسے پہر بہروسہ کے قابل سمجہنے لگی - بلکہ سچ تو یون ہے کہ اوس نے ہیرا کو کبہی دہوکہ باز سمجہا ہی نہین سدا سچی اور کہری مگر ذرا کہری اور اکہڑ سمجہا کی *

ہیرا نے پوچہا " تم کاہے کو اتنی ماں روتی کیون ہو ؟ "

کند نے کچھہ جواب ندیا اوسکا مونہہ تکتی رھی - ھیرا نے دیکھا کہ آنکھین سوجی ھوئی ھین تکیہ سارا تر ابور ھے - کہنے لگی " این ! یہ کیا ؟ کیا رات بھر روتی رھی ھو ؟ کیون کیا بابو نے کچھہ کہا سنا ھے " *

کند بولی " کچھہ بھی نہین " *

یہ کہکے اور زور سے رونے لگی - ھیرا سمجھہ گئی کچھہ دال مین کالا ھے - کند کو دکھہ مین دیکھکر تو اوسکا دل خوشی کے سمندر مین تیر نے لگا مگر سوکھا مونہہ بنا کے بولی " جب سے بابو گھر آے ھین آپ سے بات چیت ھوئی کہ نہین - مین آپ کی لونڈی ھون - لونڈی سے چھپا کے کیا کیجیگا " *

کند نے کہا " کوئی بات ھی نہین ھوئی تو کہون کیا ؟"

ھیرا اچنبھے مین آ کے بولی " این ! یہ کیسی بات - اتنے دنون کے بعد تو ملنا ھوا اورکوئی بات ھی نہین کی - کند نے کہا " مجھسے ملے ھی نہین " اور یہہ ھی کہتے کہتے رونا آپے سے باھر ھو گیا *

ھیرا جی مین پھول کے کپا ھوگئی - ھنسکے بولی " واہ ٹھکرائی مان ! یہ بھی کوئی رونے کی بات ھے - لوگون کے سر سے کیا کچھہ تیر ھوگیا اور آپ ذرا سے ملنے کے لئے روتی ھین " *

کند کی کچھہ بھی سمجھہ مین نہ آیا کہ " کیا کچھہ " اور کیا ھو سکتا ھے - ھیرا بولی " میری سی آفت جھیلنی پڑی ھوتی تو آپ تو کب کی جان پرھی کھیل گئی ھوتین " *

جان پر کہیلنے کا نام کند کے کانون کو بڑا ڈرونا لگا - کانپ تہرا کے اوٹہہ بیٹہی - اوسے آپ رات بہت بار اسی کا دھیان بندہ چکا تہا - مگر ہیرا کے موتہہ سے یہ بات سنی تو ایسا معلوم ہوا کہ شیطان کان میں پہونک رہا ہے *

ہیرا کہنے لگی " اچھا لو کان دھرکے سنو اپنے دکھہ کی کہانی سناتی ہون - میں ایک موے کو اپنی جان سے بڑھکر چاہتی تہی وہ ہیرا کا خاوند نتہا - پاپ کرھی چکی ہون تو تہا کرانی سے چھپا کے کیا ہوگا ؟ صاف ہی کہدینا اچھا ہے " *

یہ بے شرمی کی بات کند کے کان تک پہنچی ہی نہیں کیونکہ اوسکے کانون میں ابتک وہی جان پر کہیلجانے کی بات گونج رہی تہی - ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کوئی بہوت پریت کان میں کہہ رہا ہے " کیون جان دیسکوگی ؟ یہ آفت جہیلنا اچھا کہ مرنا ؟

ہیرا کہنے لگی " وہ میرا خاوند تو نتہا مگر میں اوسے ہزار خاوندون سے بڑھکر پیار کرتی تہی - وہ مجھے نہ چاہتا تہا اور مجھے بہی معلوم ہوگیا تہا کہ وہ مجھے نہین چاہتا ہے بلکہ مجھسے ہزار درجہ گئی گزری ایک پاپن پر مرتا ہے " یہ کہکے اوس نے کند پر جو آنکہہ نیچی کئے بیٹہی ہوئی تہی ایک غصہ کی آگ سے دھکتی ہوئی نظر ڈالی اور پہر کہنے لگی " یہ دیکہکے میں اوس سے کہنچنے لگی - مگر ہونیوالی بات ایک بار ہم دونون سے بے سمجہی ہوگئی " یون شروعات کرکے اوس نے اپنا سارا دکہڑا گول گول کند سے کہدیا - نام کسی کا نہ لیا - اوسکا

اور دیبندر دونون کا نام بیچ مین سے اوڑا گئی - ایسی ایک بہی بات نہ کہی جس سے کوئی تاڑ سکتا کہ اوسکا پیارا چاهیتا کون تہا اور سب باتین تہوڑی تہوڑی مگر کہلی کہلی کہڈالین - آخر مین لات مارنے کا ذکر کرکے بولی " اچہا دیکہون بتائیے تو کہ اسپر مینے کیا کیا ؟ "

کند نے پوچہا " کیا کیا ؟ " هیرا سر مٹکا مٹکا کے کہنے لگی " مین ویسی هی ایک چنڈال بید کے یہان گئی - اوسکے پاس ایسا زهر هلاهل هے کہ کہاتے کے ساتہہ هی دم نکل جاے " *

کند نے جی کو تہیرا کے چپکے سے پوچہا " پہر کیا هوا ؟ "

هیرا بولی " مینے زهر مول تو اسی لئے لیا تہا کہ کہا کے مرجاؤنگی - پہر جی مین آیا کہ دوسرے کے کئے پر اپنی جان کیون کہوؤن - یہ سوچ کے زهر ڈبیہ مین بہر کے بکس مین رکہہ چہوڑا " *

یہ کہکے جہٹ بکس اپنی کوٹہری مین سے اوٹہا لائی دارن دهش اور چوری چکاری کا مال چہپانے کے لئے یہ بکس وہ یہین رکہا کرتی تہی - زهر کی پڑیہ بہی اسی مین رکہہ چہوڑی تہی *

بکس کہول اور زهر کی پڑیہ اوس مین سے نکال کند کو دیکہانے لگی - وہ اوسے اوسیطرح دیکہنے لگی جیسے کوئی لالچی بلی گوشت کی تاک لگاے - هیرا کا جی معلوم هوتا تہا کہ اوسکے ٹکر ٹکر دیکہنے پر بہت هی پسیجا اور اوسکو دلاسا دینے مین ایسی

لگی اور ایسا دھیان بٹا کہ بکس کو بند کرنا بہول ھی گئی
اتنے مین نگندر کے محل سے اچانک سنکھہ اور ھولو (بنگال
مین رواج ھی کہ خوشی کے موقعون پر کنبے پڑوس کی عورتین
ایکسا تھہ ھولولولو پکارتی ھین) کا شور اوٹھا - ھیرا حیران ھوکے
دیکھنے کو دوڑی نصیبون کی ھیٹی کند کی جو شامت آے
ڈبیہ مین سے زھر کی پڑیہ اوڑالی *

اڑتالیسوین فصل

کند نندنی کا جھپا کا

ھیرا نے آکر سنکھہ بجنے کا جو سبب دیکھا وہ پہلے توکچھہ
اوسکی سمجھہ مین نہ آیا - دیکھتی کیا ھے کہ گھر کی سب عورتین
اور بچے ایک بہت بڑے کمرے مین کسیکو گھیرے اور بیچ مین
لئے ھوے ھین اور چیخ پکار مچا رھے ھین - جسکو گھیرے مین لئے
چین پڑک مچا رکھی ھے وہ کوئی عورت ھے مگر اوسکے بابون کے
سوا اور کچھہ نظر نہین آتا - کوسلیا اور دوسری عورتین بالون
مین پھولیل ڈال رھی اور بنا سنوار رھی ھین - جو اوسے گھیرے
کھڑی ھین اون مین سے کوئی ھنس رھی ھے کوئی باتین بنا
رھی ھے کوئی دعائین دے رھی بلائین لے رھی ھے
بچے کچے ناچ رھے ھین گا رھے ھین اور تالیان بجا رھے ھین
سب کے گرد کمل منی چکر کاٹ رھی ھے سنکھہ بجا رھی ھے
اور رہ رھکے ” ھولو “ پکار رھی ھے روتے روتے ھنس پڑتی ھے
اور ادھر اودھر دیکھے مٹکنے تھرکنے لگی ھے *

هیرا یہ سب دیکھکے ھکا بکا رھگئی - جھرمٹ مین سے سر آگے نکالکے دیکھا تو رھے سہے ھاتھون کے طوطے بہی اوڑ گئے - دیکھا کہ سورج مکھی فرش پر بیٹھی میٹھی میٹھی پیار کی ھنسی ھنس رھی ھے - کوسلیا اوسکے زوکھے بھر بالون مین پھولیل لگا رھی ھین بنا سنوار رھی ھین او بتنا ملکے پنڈا صاف کر رھی ھین اور وہ سب گہنے جنہین وہ چھوڑ کے چلی گئی تہی پھر سے پہنا رھی ھین - سورج مکھی سب کے ساتھہ میٹھی میٹھی باتین کر رھی ھے مگر شرمائی لجائی ھوئی - ایسا معلوم ھوتا ھے کہ اپنے کئے پہ شرمندہ ھو کے ھنس ھنس کے سب کو خوش کرنا چاھتی ھے - پیار کے آنسو گالون پر بہ رھے ھین *

هیرا تو سن چکی تہی کہ سورج مکھی مرگئی اسلئے اوسے پلٹ کے آکر براجتے اور ھنستے بولتے اپنی آنکھون سے دیکھکر بہی اوسے ایکا ایکی یقین نہ آیا - ایک انجان عورت سے بدر بدر پوچھنے لگی ” کیون بہن یہ کون ھین ؟ “

کوسلیا کے کان مین بھنک پڑگئی - بولی ” ای ھے سچ کہنا کیا ننہی نادان بنتی ھے - جیسے پہچانتی ھی نہین - نہین پہچانتی تو مجھسے سن کہ کون ھین - ھمارے گھر کی لچھمی اور تیری جان کو جم - اب بہی سمجھی کہ نہین “ کوسلیا هیرا کے ڈر سے جان چراتی دم دباتی پھرا کرتی تہی - آج جو دن پایا تو اوس نے بہی خوب آنکھین دکھائین خوب جلے پھپھولے پھوڑے *

بناؤ سنگھار پورا هو چکا اور سب سے بات چیت پوچھہ کچھہ هو چکی تو سورج مکھی نے چپکے سے کمل کے کان مین کہا " آؤ نا ذرا کند سے چلکے مل آئین - اوس نے نہ میرا کچھہ بگاڑا نہ مین اوس سے ناراض - اور اب تو وہ میری چھوٹی بہن هے " *

کمل آپ یہی چاهتی تہی - دونون کند سے ملنے گئین *

وهان اونہین بہت دیر لگ گئی - آخر اوداس اور اوترا هوا مونہہ لیکے کمل باهر آئی اور آتے هی بڑی گہبراهٹ بو کہلاهٹ کے ساتھہ نگندر کو بلوایا - جب وہ آیا تو کند کے کمرہ کیطرف اونگلی اوٹھا کے کہا بہا وجین بلاتی هین - اوس نے اندر پاون رکہا تو دروازہ کے پاس سورج مکھی کو دیکہا کہ کہڑی رورهی هے پوچھا " کیون ! روتی کیون هو ؟کیا هوا ؟

سورج مکھی بولی " ستیاناس - اب جا کے سمجھہ مین آیا کہ میری قسمت مین ایکدن کی بہی خوشی نہین ' نہین تو خوشی هوتے هی یہ ستیاناس کیون هوتا " *

نگندر نے کہا " تو کچھہ کہوگی بہی کہ هوا کیا ؟

سورج مکھی رورو کے کہنے لگی " کند کو مینے بچپن سے پال پوس کے بڑا کیا - اب تو وہ میری چھوٹی بہن هے - یہی جی مین ٹھان کے آئی تھی کہ اوسے بہن کیطرح پیار کرونگی مگر هاے جی کی جی هی مین رهگئی - کند کو اب کہان پاؤنگی وہ تو زهر کہا بیٹھی " *

نگندر - کہتی کیا ہو !

سورج مکھی - تم اوسکے پاس رہو - مین ڈاکٹر اور بید کو بلواتی ہون *

سورج مکھی تو یہ کہکے ہرن ہوگئی - نگندر اکیلا کند نندنی کے پاس آیا - پاس پہنچتے ہی نظر آیا کہ اوسکا مونہہ کلجھوان پڑ گیا ہے - آنکھون مین آب نہین - بدن سن ہو کے ٹوتا پڑتا ہے *

انچاسوین فصل

کند نندنی پلنگ کی پٹی پر سر رکھے فرش پر بیٹھی تھی نگندر کو پاس آتے دیکھکر اوسکی آنکھون مین آپ سے آپ آنسو ڈبڈبا آئے - وہ پاس آکے کھڑا ہوا تو اوس نے ٹوٹ پڑنیوالی بیل کیطرح اوسکے پاون پر سر جھکا دیا - نگندر نے بھرائی ہوئی آواز مین کہا " کند یہ کیا ؟ کس قصور پر مجھسے مونہہ موڑ چلین ؟

کند کبھی اوسے جواب نہ دیا کرتی تھی مگر آج مرتے دم مونہہ کھل گیا - کہنے لگی " آپ نے کس قصور پر مجھے چھوڑا ؟

نگندر سے کچھہ جواب نہ بن پڑا سر جھکا کے پاس بیٹھہ گیا وہ پھر کہنے لگی " کل اگر آپ اسیطرح آکر ایکبار کند کہکے پکار لیتے یا ذرا میرے پاس بیٹھہ ہی جاتے تو مین کبھی جان نہ کھوتی - مین نے بہت ہی تھوڑے دن آپ کو پایا - آج بھی آپ کو دیکھنے سے جی نہین بھرتا - مین کبھی جان نہ دیتی " *

یہ دلکو چیر دینیوالی پیار کی باتین سنکر وہ ماتہا کہٹنے پر رکہکر چپ چاپ رہگیا *

مگر کند آج بڑی ہی باتون ہوگئی ہے کیونکہ جانتی ہے کہ میان سے باتین کرنے کو اوردن تو پائیگی ہی نہین - کہنے لگی " یون بت بنکے تو نرہجائیے - آپ کا ہنستا ہوا مونہہ دیکہتے دیکہتے نہ مری تو مرکے بہی چین نہ آئیگا " *

سوزج مکہی نے بہی یہی بات کہی تہی - سچ ہے کہ مرتے دم سب ہی ایک سے ہوجاتے ہین *

نگندر کا جی بہر آیا - روتی ہوئی آواز مین بولا " ہاے یہ تم نے کیا کیا ؟ مجہسے بلوا کیون نہ لیا ؟

کند بادلون مین براجنے اور دنیاکو پہونکنے والی بجلی کیطرح ہنسکر دل کہینچنے والی نرم آواز سے کہنے لگی " آپ سوچ بچار نہ کیجئے پچتائیے نہین - میرے مونہہ سے جو کچہہ نکلا جی کی بے کلی سے مونہہ پر آگیا - نہین تو مین آپ کے آنے سے پہلے ہی جی مین ٹہیرا چکی تہی کہ آپ کے درشن کرکے جان دیدونگی - جی مین ٹہان لی تہی کہ باجی کے پلٹ کر آتے ہی آپ کو اونہین سونپ کے مرجاؤنگی - اونہین دکہہ ندونگی - اون کے راستہ مین کانٹا بنکے نرہونگی - مرنے کی تو جی مین ٹہان ہی چکی تہی مگر آپ کو دیکہکر تو اب بہی مرنے کو جی نہین چاہتا " *

نگندر کچہہ بہی جواب ندیسکا - آج وہ الہڑ نموہی کند نندنی کو بہی جواب دینے سے عاجز ہے *

کنند تہوڑی دیرتک چپ چاپ رھی - اوسکی باتین کرنےکی سکت جا رھی تہی - موت اوسکو اپنے پنجہ مین دبوچ رھی تہی *

نگندر کو اوسکے چہرے پر جو موت کی گہٹا چہا جانے سے پہیکا اور کلجہوان پڑ گیا تہا اب بہی پیار کی جہلک دکہائی دیتی تہی - اوسکے کمہلاے هوے چہرے پر جو بجلی کی تڑپ کو شرمانیوالی هنسی اوسے نظر آئی وہ مرتے دم تک اوسکے دلپر پتہر کی لکیر بنی رھی *

تہوڑی دیر سستانے کے بعد وہ پہر بےکل بے چین اوکہڑی اوکہڑی سانسین لے لیکے کہنے لگی " هاے میری باتین کرنے کی پیاس بہی تو نہ بجہی - آپ کو دیوتاهی سمجہاکی مونہہ کہولکے بات هی نکرنے پائی - هاے جي کا ارمان جي هي مین رهگیا - اب بدن سن هو چلا هے - مونہہ سوکہا جاتا هے زبان گنگنائي جاتي هے - مرنے مین دیر نہین " یہ کہکے پلنگ کي پٹي چہوڑ زمین پر لیٹ گئي ، نگندر کي گود مین سر رکہا اور آنکہین میچکے چپ پڑ گئی *

ڈ اکٹر آیا - دیکہا بہالا سب سنا سنایا مگر کچہہ دوا ندی بچنے کے لچہن ندیکہکے اپنا سا مونہہ لیکے چلا گیا - اوسکے بعد وقت برابر هوتا دیکہکر اوس نے سورج مکہي اور کمل منی سے ملنے کي خواهش کی اور جب وہ دونون آگئین تو اونکے پاون پر گر پڑی - وہ دونون دهاڑین مار مار کے رونے لگین *

اسپرکندن نے میاں کے پاؤں میں مونہہ چھپا لیا - اوسے چپ دیکھکر دونوں پھر زور سے رونے لگیں - مگر اوس نے اور کوئی بات نہ کہی - ہوتے ہوتے جان نکل گئی اور میاں کے پاوون میں مونہہ ڈالے ہی ڈالے اوٹھتی جوانی میں دنیا سے اوٹھہ گئی - بے کہلا کندنی کا پھول مرجہا کے اور سوکہکے رہگیا *

سورج مکہی نے پہلے تو رونے دھولے کو تہا مکے سوت کی لاش کیطرف دیکہا اور بولی " بہاگوں والی! تمہاری ہی سی اس چین کی موت مجھے آئے - پرمیشر کرین میں بھی یونہیں اون کے پاوون میں مونہہ ڈالے دم دون " یہ کہکے آنسوون سے مونہہ دھونیوالی خاوند کا ہاتھہ پکڑ کے وہاں سے لیگئی - کچھہ دیر بعد نگندر جی نے پتھر رکھہ کے کندن کی ارتھی ندی کنارے لے گیا - اور سب کریا کرم کے ساتھہ وہ بے نظیر سونے کی مورت پانی کو سونپ کے چلا آیا *

پچاسوین فصل

خاتمہ

کندن نندنی کے مرجانے کے بعد ہر ایک پوچھتا تہا کہ زہر اوسکے ہاتھہ آیا کہان سے ؟ ہر ایک کو شک ہوتا تہا کہ ہو نہو یہ ہیرا کے کرتوت ہین *

جب وہ نظر نہ پڑی تو نگندر نے آدمی بھیجکے باوا یا مگر

اوسکا کہین پتہ نہ چلا - کند کے مرتے ہی وہ اپنا مونہہ کنوا گئی تہی - اوسوقت سے پہر کسی نے اوسے گاؤن مین نہ دیکہا گوبند پور سے اوسکا بیج ہی مارا گیا - ہان کوئی سال بہر کے بعد صرف ایکبار دیبندر سے ملنے آئی تہی *

اوسوقت دیبندر کا لگایا ہوا زہریلا درخت پہل لا چکا تہا - وہ ایک بڑے گہنونے روگ مین پہنس چکا تہا - اوسپر رات دن کے شراب پینے نے روگ کو اور بہی اٹل بنا دیا اور اوسے موت کے بچہونے پر لٹا دیا تہا - کند کے مرنے سے برس دن کے اندر ہی اندر اوسکا وقت بہی برابر ہوگیا - مرنے سے دو چار دن پہلے کہ اوٹہنے بیٹہنے کی سکت بہی نرہی تہی ایکدن گہر مین بیماری کے بچہونے پر پڑا تہا کہ دروازہ پر ایک ہلڑ مچا - پوچہا " کیا ہے ؟ " نوکر بولے " ایک دیوانی آپ سے ملنا چاہتی ہے - روکے نہین رکتی " اوس نے کہا " اچہا آنے دو " *

دیوانی گہر مین گہسی تو اوس نے دیکہا کہ ایک بہت ہی بڑے دن بڑے دہاڑے کی عورت ہے - پاگل پن کے لچہن تو ایسے نظر نہ آے اسلئے سمجہا کوئی بہوکون مونیوالی بہیک منگی ہے عمر تہوڑی ہی اور اب بہی نشان پاے جاتے ہین کہ کسی وقت مین بہت اچہی سانولی سلونی ہوگی - مگر اب بہت ہی بری گت بن رہی ہے - کپڑے نہایت میلے کچیلے ہین - سیکڑون جگہہ سے دہجیان اوڑی ہوئی سیکڑون کا نٹہیان لگی ہوئی ہین اور ایسے چہوٹے اور اوچہے ہوگئے ہین کہ گہٹنونسے نیچے نہین

پھنچتے اور سر پیٹھ بھی نھین ڈھانکتے - بال روکھے بھبر دھول مین اٹے بھورے ھورھے ھین اور کھین کھین چکٹے جٹین بھی بنگئی ھین بدن پر جسکو تیل چھو نھین دیا خاک اوڑتی ھے اور کیچڑ تھپی ھے *

بھیک منگی پاس آ کے ایسی تیز تیز نظرون سے اوسے گھورنے لگی کہ دیبندر سمجھا نوکرون ھی کی بات سچی ھے سچ مچ پاگل ھی ھے - دیر تک ٹکٹکی باندھے گھورتے رھنے کے بعد دیوانی بولی " شاید مجھے پھچانا نھین - مین ھون ھیرا " *

اب اوس نے پھچانا اور بھت اچنبھے مین آکر پوچھنے لگا " ارے ! تمھاری یہ درگت کس نے بنائی ؟ "

ھیرا کی آنکھون سے مارے غصہ کے چنگاریان جھڑنے لگین دانتون سے ھونٹ چباتی گھونسا بنائے دیبندر کی طرف مارنے کو لپکی - پھر ایکا ایکی رککر کھنے لگی " آپ ھی تو میری یہ دشا بنائی اور اوپر سے پوچھتے ھو کہ تمھاری یہ درگت کس نے بنائی - اب تو پھچانتے بھی نھین مگر ایکدن وہ بھی تھا کہ اسی کمرے مین بیٹھکر اور یھی میرے پاون پکڑے (یہہ کھکے پاون پلنگ پر رکھدئے) یون تان سین کی روح کو تڑپایا تھا *

کامدیو آکے مرے سر پہ ھوائے جو سوار * تم اگر چاھو تو دیسکتی ھو زھر اوسکا اوتار
پھول سے پاون مرے سر پہ جو رکھدو اکبار

ایسی ھی اور کئی ایک باتین یاد دلا کے دیوانی کھنے لگی " جسدن سے تم نے مجھے لات مار کے نکالا اور

بھگا دیا ھے اوسیدن سے پاگل ھون - زھر کھا کے مرنے جا رھی تھی کہ ایک ایسی بات سمجھہ مین آئی کہ جی باغ باغ ھوگیا - وہ کیا کہ آپ زھر کیون کھاؤن تمھین یا تمھاری چاھیتی کند کو کیون نہ کھلاون - اسی آسرے مین کچھہ دن تک روگ کو چھپائے رکھا - روگ کبھی ھوتا کبھی جاتا رھتا تھا پاگل ھوتی تو گھر مین پڑی رھتی تھی اچھی ھوتی تو کام کاج بر جایا کرتی تھی - آخر تمھاری چاھیتی کو زھر کھلاکے جی ٹھنڈا کیا - مگر جب سے او سے مرتے دیکھا روگ اور بھی زور پکڑگیا - جب دیکھا کہ اب چھپائے نہ بنیگی تو دیس چھوڑ کے چلدی - کھانے پینے کا ٹھور ٹھکانا نرھا - پاگل کو کون کھلاتا پلاتا ھے - اسوقت سے آبتک بھیک مانگ کر دن کاٹتی ھون - اچھی رھی تو بھیک مانگ لی بیماری نے آدبوچا تو کسی پیڑ کے تلے پڑ رھی - اب سنا کہ تم مرتے ھو تو خوشی مین آپے سے باھر ھوگئی - تمھین دیکھنے چلی آئی دعا کرتی ھون کہ تمھین نرک مین بھی ٹھکانا نہ ملے *

یہہ کہکے دیوانی نے زور سے ٹھٹھا مارا - دیبندر ایسا ڈرا کہ پلنگ کے دوسرے سرے پر جا رھا ھیرا مٹکتی تھرکتی ناچتی گھر سے نکلی اور گاتی چلی *

کامدیو آئے مرے سر پہ ھوائے جو سوا * تم اگر چاھو تو دیکھتی ھو زھر اوسکا اوتار

پھول سے پارن مرے سر پہ جو رکھدو اکبار

اوسوقت سے دیبندر کے موت کے بچھونے پر کانٹے بچھہ گئے

مرنے سے ذرا پہلے سنا گیا کہ بڑبڑا رہا ھے اور " پھول سے پاون مرے سر پہ..." کی رٹ لگا رہا ھے *

اوسکے مرنے کے بعد بہت دنون تک اوسکے باغ کے رکھانے والے سناکئے (اور ڈرکے مارے مر مرگئے) کہ کوئي عورت گا رہی ھے *

کامدیو آکے مرے سرپہ ہوائے جو سوار * تم اگر چاہو تو دیسکتی ہو زہر اوسکا اوتار
پھول سے پاون مرے سر پہ جو رکھدو اکبار

زہریلا درخت تمام ھوا - ھم امید کرتے ھین کہ یہہ گھر گھر امرت کا پھل لائیگا *

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ لیا جائیگا۔